مستند مختصر، جامع، تاریخ شہبازی

STD (0641) ☎ 423274
Shahbazia Spiritual & Educational Centre
KHANQAH SHAHBAZIA
Moulana Chak, Bhagalpur-812002

شانُ العارفین

مؤلف:۔ "خطیب اعظم ہند، حضرت علامہ الحاج، ابوالفرح سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیا شہبازی"

Scanned by CamScanner

الف

باسمہ تعالیٰ

حضرت اقدس، سلطان العارفین، قطب عرش مکان، غوث زماں
مجدد اعظم، مخدوم العالم، مولانا شہباز محمد قدس سرہ

کی

حیات مبارکہ کا مختصر تذکرہ

بنام

سلطان العارفین قدس سرہ

مؤلف

خطیب اعظم ہند، حضرت علامہ الحاج، ابو الفرح
سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیا شہبازی
ولی عہد سجادہ خانقاہ شہبازیہ، ملاچک، بھاگلپور۔ بہار

ناشر

حضرت مولنا ولی العالم اکیڈمی۔ جامعہ شہبازیہ
بھاگلپور۔ بہار

Mohammad Imran
1/7/00
Scanned by CamScanner

انتساب

آسمان ہدایت کے سبع سیاروں کے نام

★ زبدۃ العارفین حضرت مولانا صفی ثانی قدس سرہ

★ سلطان العاشقین حضرت مولانا عابد شاہ نوری قدس سرہ

★ رئیس المتشرعین حضرت مولانا اشرف العالم قدس سرہ

★ شیخ المسلمین حضرت مولانا شریف العالم قدس سرہ

★ قدوۃ العلماو الصالحین حضرت مولانا سعید العالم قدس سرہ

★ سید الصابرین حضرت مولانا ولی العالم قدس سرہ

★ امام المسلمین حضرت مولانا سید شاہ صفی العالم مدظلہ العالی

از منتخبات انتخاب است عطر چمن بو تراب است

ہر اہل کمال ایں ہمی گفت ایں خانہ ہمہ آفتاب است

محتاج دعا

خاک پائے اولیا اشتیاق عالم ضیا

Md. Imran Nasir
Near Tatarpur Mosque
...TARPUR, ...

Scanned by CamScanner

سید المصطفیٰ / محمد عمران

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب سلطان العارفین

مؤلف حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اشتیاق عالم

بار اول مئی ۱۹۹۹ء مطابق محرم الحرام ۱۴۲۰ ھجری

ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولٰنا ولی العالم اکیڈمی، جامعہ شہبازیہ، مولٰنا چک، بھاگلپور

(۲) ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ مولٰنا چک۔ بھاگلپور

(۳) کتاب منزل، تاتار پور، بھاگلپور

1-7-72X

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
۱.	تعارف	۰
۲.	دیباچہ	۱
۳.	اللہ کے نام سے	۲_۳
۴.	حضور سلطان العارفین کے آباؤ اجداد کرام	۴
۵.	مبارک حج	۵
۶.	ولادت سے قبل آمد کی پیشنگوئیاں	۶
۷.	ولادت	۷
۸.	عہد طفلی	۷
۹.	بسم اللہ خوانی	۷
۱۰.	سورج پہ سبق	۸
۱۱.	عادات و خصائل	۸_۹
۱۲.	قیام دیورہ اور آپکی تعلیم	۱۰
۱۳.	سفر جون پور و قنوج	۱۰
۱۴.	سفر حرمین شریفین	۱۰
۱۵.	مقامات مقدسہ کا سفر اور حضرت علیؓ کی زیارت	۱۱
۱۶.	حضور سلطان العارفین کے پیر و مرشد	۱۲
۱۷.	ترتیب اور پیر کی نسبت کا ادب	۱۳_۱۴
۱۸.	حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی نصر اللہ العلویؒ	۱۵_۱۹
۱۹.	حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ	۲۰_۲۶
۲۰.	حضور سلطان العارفین کی بھاگلپور میں آمد	۲۶
۲۱.	آپکا قائم کردہ مدرسہ علم و عرفان کا سب سے بڑا مرکز	۲۶_۲۸
۲۲.	علوم احادیث نبوی میں آپکا مقام تحقیق	۲۸_۲۹
۲۳.	حضرت مخدوم بندگی کا مقام تفقہ	۳۰_۳۱
۲۴.	آپ گیارہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں	۳۱_۳۲
۲۵.	حضور سلطان العارفین کی صلابت دینی	۳۲
۲۶.	شہزادہ خرم کی حاضری اور سلطنت کا حصول	۳۲_۳۴
۲۷.	حضور سلطان العارفین اور اتباع سنت	۳۴
۲۸.	لباس	۳۴
۲۹.	بستر مبارک	۳۴
۳۰.	غذا	۳۵
۳۱.	آپکے پس خوردہ طعام کی برکت	۳۵
۳۲.	حضرت اقدس کے القابات	۳۵
۳۳.	حضرت اقدس کے آسمانی خطابات	۳۶
۳۴.	حضرت اقدس کے مدرسہ کے سند یافتگان	۳۷
۳۵.	حضرت اقدس کے مشہور خلفاو فیض یافتگان	۳۸_۳۹
۳۶.	آپکا مقام فنائیت	۳۹_۴۰
۳۷.	سیر روحانی اور قرب الہی	۴۰_۴۲
۳۸.	آپکی ذات سے حسد	۴۲_۴۳
۳۹.	آپکی بارگاہ میں شہزادوں اور بادشاہوں کی آمد	۴۳_۴۴
۴۰.	حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات	۴۴
۴۱.	حضور غوث اعظم کی تشریف آوری	۴۵
۴۲.	حضور سلطان العارفین کا وصال	۴۵
۴۳.	شجرہ نسب	۴۶
۴۴.	کرامات	۴۷
۴۵.	تذکرہ عمارات و خانقاہ	۵۳
۴۶.	احوال خاندان شاہبازی	۶۰
۴۷.	شجرۂ نسب اہل خانوادہ	۶۳
۴۸.	احوال صاحب سجادہ	۶۵
۴۹.	شجرۂ نسب صاحب سجادہ	۷۴
۵۰.	شجرہ سلسلۂ قادریہ شہبازیہ	۷۵
۵۱.	شجرۂ سلسلۂ چشتیہ شہبازیہ	۷۷
۵۲.	عکس جمیل	۷۹
۵۳.	ترانہ شہبازی	۸۰
۵۴.	سلام	۸۱
۵۵.	فہرست تقاریب و عرس	۸۲
۵۶.	تاریخ وصال بزرگان شہبازی	۸۳
۵۷.	اسمائے مبارک سجادگان خانقاہ شہبازیہ	۸۵
۵۸.	ماخذ و مراجع	۸۶

Scanned by CamScanner

تعارف

"شہبازیہ روحانی وعلمی مرکز" Shahbazia Spiritual & Educational Center کے شعبہ نشرواشاعت، حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی کی پہلی پیش کش "سلطان العارفین" ہے۔ جس کے مؤلف "حضرت علامہ سید شاہ محمد اشتیاق عالم شہبازی" ولیعہد سجادہ خانقاہ شہبازیہ بھاگلپور ہیں۔

"شہبازیہ روحانی علمی مرکز" کا قیام چند دنوں پہلے عمل میں آیا ہے۔ وقت کے اہم تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے، اس کے تفصیلی پروگرامات ہیں جو روحانی ارتقا، صوفی ازم کی ترویج واشاعت، صالح اسلامی نظریات وافکار سے نئی نسل کو آشنا کرنے کی سعی، نیز علم دین اور جدید سائنسی علوم وٹکنالوجی کے حصول کا جذبہ طلبا وطالبات میں بیدار کرنا اور بوقت ضرورت وحالات مختلف شعبہ جات کا قیام، غریب ذہین و شوقین طلبا کی معاونت، غربا کے لیے طبی سہولیات کی فراہمی وغیرہ جیسے غرض و غایت پر مبنی ہیں۔ ان کے علاوہ خانقاہ شہبازیہ کے بزرگوں کے حالات ان کے علمی شہہ پارے و خانوادہ کے دیگر مصنفین کی کتابوں کی اشاعت، صحتمند و صالح لٹریچر نئی نسل کے ہاتھوں تک پہنچانا، مرکز کے شعبۂ نشر واشاعت کا اہم حصہ ہے۔ اہل خیر کا تعاون واشتراک شامل رہا تو عملی شکل میں یہ تمام منصوبے یکے بعد دیگرے دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کریں گے۔ انشاء اللہ۔ فی الحال ـــ چار شعبے ہمارے دائرہ کار میں ہیں ـــ

۱۔ حفظ قرآن مجید، فن تجوید، غریب و نادار طلبا کی کفالت، قیام و طعام کی سہولتوں کے ساتھ۔ "جامعہ شہبازیہ" کی زیر تربیب، جس میں حد درجہ کامیابی ملی ہے اور طلبا فراغت حاصل کر کے سال بسال نکل رہے ہیں۔

۲۔ روحانی ارتقا و صوفی ازم کی اشاعت کے لیے مجلس علمی ہفتہ وار شب جمعہ کو بنام "مجلس سعید" جاری ہے۔

۳۔ دار المطالعہ ـــ صالح عقائد و نظریات پر مبنی دینی کتابیں، رسائل وغیرہ کی فراہمی۔

Scanned by CamScanner

۴۔ حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی شعبۂ نشر و اشاعت جس کے تحت سلسلہ وار کتابوں کی اشاعت کا پروگرام شروع کیا جاچکا ہے۔

سلسلۂ اشاعت: کی پہلی کڑی، مستند مختصر اور جامع سوانح حیات حضور سلطان العارفین مخدوم شہباز محمد بخاری ثم دیوروی ثم بھاگلپوری قدس سرہٗ جو گیارہویں صدی ہجری کے عظیم المرتبت مجدد اور اکابر اولیاء اللہ میں ہیں۔ بنام "سلطان العارفین" آپ کے سامنے ہے۔

عنقریب دوسری کتابیں ہم آپ تک پہنچانے کی سعی پیہم میں لگے ہیں جن میں خصوصی طور پر نعتیہ شعری مجموعہ "سبز حروف کے شجر" اور نثری تخلیقات میں، "مرشد السلوک"، "کیسے یہ اسرار کھلے"؟، "صلّوا علیہ و آلہ" اور "مناہج اشرف" قابل ذکر ہیں یہ ساری تصانیف اشاعتی مراحل میں داخل ہو چکی ہیں جملہ تالیفات و تصنیفات علامہ سید شاہ محمد اشتیاق عالم شہبازی کا قلمی سرمایہ ہے جسے ادارہ نے اشاعت کے لیے حضرت علامہ موصوف سے براہِ راست حاصل کیا ہے۔ ادارہ آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ آپ نے ہماری دلجوئی فرماتے ہوئے اپنا علمی و قلمی سرمایہ اشاعت کے لیے عطا فرمایا۔

حضرت علامہ الحاج ابوالفرح سید شاہ محمد اشتیاق عالم شہبازی کے تعارف میں کچھ لکھنا یا کہنا "کیسے چراغ رکھوں میں سورج کے سامنے" کے مترادف ہے۔ مگر تشکر و امتنان کے جذبہ کی تسکین بھی ضروری ہے۔ اس لیے تعریف و توصیف مدح دور از کار اور تغلیب کی راہ سے ہٹ کر وہی باتیں بیان کرنا چاہتے ہیں جو شب و روز آپ کی صحبت میں دیکھنے کو ملتی رہتی ہیں۔ جس کے تناظر میں آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

علامہ سید اشتیاق عالم انتہائی مصروف شخصیت کا نام ہے۔ خطوط کے ڈھیر، ٹرنک کالوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ، مہینہ مہینہ بھر تقریری دورے کے مرتب پروگرامات، جہاں اس کی شہادت دیتے ہیں وہیں، خانقاہ کے نظم و نسق، جامعہ شہبازیہ کی نگہداشت، مقدمات کی حاضری و پیروی کاشتکاری کے زمینات سے متعلق دیہات کی آمد و رفت، قاضی شہر اور مسلم میرج رجسٹرار کی ذمہ داریاں، خانگی معاملات کی درستگی کے ساتھ ساتھ مریدین و معتقدین کی ضروریات و حاجات کی شنوائی، شہر کے مختلف مجلسوں اور حلقوں میں شرکت ہمارے دعوے کی سچی گواہیاں ہیں۔ آپ کچھ دنوں خانقاہ میں بیٹھ کر دیکھ لیں بیک وقت آپ کو مختلف منظر دیکھنے کو ملیں گے۔ کوئی بیمار ہے دوا کا پیسہ چاہتا ہے، مسافر ہے ٹکٹ کا طلبگار ہے، شادی کرنی ہے مدد کی غرض سے آیا ہے، نکاح پڑھوانا ہے، میرج سرٹیفکٹ کی ضرورت ہے۔ قرآن خوانی کرانی ہے طلبا چاہئے، کتّے نے کاٹا ہے سانپ نے ڈسا ہے علاج کیجئے، غرض ایک ہنگامۂ محشر ہے۔ اس کے باوجود آپ سب

کی ضرورت ومختلف حاجت بیک وقت پوری کرتے نظر آتے ہیں۔

طرفہ تماشہ یہ کہ اسی ہنگامے اور بھیڑ میں آپ سیاست دانوں کو بھی موجود پائیں گے جو وقت اور جلسے کی شرکت کے طلبگار ملیں گے، یا سفارشی خطوط چاہتے ہوں گے۔ سماجی ورکرس اپنی خدمات پر مہر تصدیق لکھوانے بیٹھے ملیں گے۔ انہیں کے درمیان کوئی صاحب نعت، منقبت، گیت، قصیدہ لکھانے بیٹھے مل جائیں گے۔ یا ریڈیائی نشری تقریر کے آرزومند کاغذ پنسل لئے براجمان ہوں گے۔ گویا کہ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد کا نقشہ بھی دیکھ لیجئے اور سب کی تکمیل تمنا کا جلوہ بھی۔

کیا ایسے مختلف الاقسام کیفیت اور حالات میں کسی شخص سے اچھی شاعری اور نثر نگاری کی امید کی جاسکتی ہے وہ بھی مختلف فنون مختلف اصناف اور زبان میں —— مگر اعتراف کرنا پڑتا ہے علامہ سید اشتیاق عالم قبلہ کی خداداد صلاحیتوں کا کہ آپ انہی حالات اور ہنگامہ خیز کیفیات میں بھی اپنے علمی مشاغل سے دست بردار نہیں ہوئے۔

تراجم و تشریحات کے لئے بیٹھ جائیں تو ہم لکھنے والے تھک جائیں آپ نہیں تھکتے۔ منظومات کا بھی یہی حال ہے۔ ایک ہی نشست میں متعدد نعتیں طول وطویل قصیدے کہہ جاتے ہیں۔ کوئی غزل کی فرمائش کردے تو بہترین غزل اسی نشست میں پالے۔ دفتر میں ہر کاغذ اور نوٹ بک یا خطوط اور کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھے سینکڑوں شہہ پارے ملیں گے۔ اکثر تو ضائع ہوگئے اور ہوتے بھی جارہے ہیں۔ انہی مناظر نے رفقائے ادارہ کو مہمیز لگائی کہ پہلی فرصت میں حضرت علامہ موصوف کے منثور و منظوم شہہ پاروں کو محفوظ کرلیا جائے۔ خواہ وہ مکمل ہوں یا نامکمل۔

بحمداللہ ہماری محنت راس آئی اور اس وقت ادارہ کے پاس حضرت علامہ کی مکمل کتابوں میں "سلطان العارفین" سوانح حضرت مخدوم شہباز محمد قدس سرہٗ، "سبز حروف کے شجر" منظوم نعتیہ مجموعہ، "کیسے یہ اسرار کھلے" قصائد کربلا کی تشریحات، "مناہج اشرف" فقہی جوابات براعتراض معمولات خانقاہ، "مرشد السلوک' موجود ہے۔ اول الذکر دونوں کتابیں اشاعتی مراحل سے گزر کر آپ تک پہنچ رہی ہیں، انشاءاللہ باقی کتابیں بھی جلد منظر عام پر آئیں گی۔ آپ کی غزلوں کا مجموعہ بھی ترتیب دیا جارہا ہے۔

اب تک جو کتابیں نامکمل ہیں، ان میں "کوکب دُرّی" شرح متن کے ترجمے و تشریحات، "فضائل اہل بیت"، صلو علیہ و آلہ" وغیرہ ہیں۔

حضرت علامہ موصوف بیک وقت شہرۂ آفاق منفرد لب ولہجہ کے خطیب قلم برداشتہ نثر نگار، باصلاحیت قائد، مختلف موضوعات پر رواں دواں قلم رکھنے والے مصنف ہیں۔

Scanned by CamScanner

دینیات، فقہیات، ادبی، سماجی، موضوعات پر جب لکھنا چاہتے ہیں بہت اچھا لکھتے ہیں۔ طنز و ظرافت کی چاشنی بعض بعض مضمون کا حسن دوبالا کر دیتی ہے۔

اسی طرح آپ کی نعتیں، غزلیں، قصیدے، دوہے، رباعیات، قطعات، نظمیں، سانٹ، گیت، آپ کی قادرالکلامی، جدت طرازی اور حسن بیان کی غمازی کرتے ہیں۔ ہندی، اودھی، بھوجپوری زبان کے ساتھ ساتھ فارسی زبان میں بھی آپ کی نعتیں، غزلیں، منقبتیں بہت خوب ہیں۔ مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے، مضامین، اور کتابچے رسالے، خصوصیت کے حامل ہیں۔ ۱۹۸۹ء کے فسادات کے تعلق سے آپ کا کتابچہ "کیسی آئی کالی رات" جہاں ادبی رعنائیوں سے بھرپور ہے وہیں واقعات کی سچائیوں، حالات کی تلخ حقیقتوں سے بھی ہم رشتہ ہے۔ انشاء اللہ ادارہ اس کی اشاعت کی سعادت حاصل کرے گا۔

حضرت علامہ الحاج ابوالفرح سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیا شہبازی مدظلہٗ العالی فاضل علوم اسلامیہ، ادیب (علیگ) آپ موجودہ صاحب سجادہ حضرت مولانا سید شاہ صفی العالم مدظلہٗ العالی (سجادہ نشیں چہاردہم) کے بڑے صاحبزادہ ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب گیارہ واسطوں سے حضور سلطان العارفین مخدومنا و مولانا شہباز محمد قدس اونوارہٗ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۲۱ر جنوری ۱۹۵۲ء بروز پنجشنبہ ہے۔ ۱۹۶۴ء میں آپ کے والد گرامی جب حج بیت اللہ کے لئے عازم ہوئے تو ۱۲ر سال کی عمر میں آپ کو عارضی صاحب سجادہ نامزد فرمایا تھا حضور سلطان العارفین مخدومنا و مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے بچپنے ہی میں آپ کو اپنی زیارت سے نوازا اور یہ بھی بشارت سنائی کہ "میں تمہیں پڑھاؤں گا" اسی کے بعد سے آپ کے علم و فضل میں بے پناہ ترقی ہوئی اور خطابت میں مقبولیت اتنی زیادہ بڑھی کہ آج ہندوستان کا گوشہ گوشہ آپ کی خطابت سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ اور بڑے بڑے مقررین آپ کے چمنستان خطابت کے خوشہ چیں ہیں۔ بلاشک و شبہ، فیاض المسلمین، خطیب اعظم ہند، وقار العلما، اور ابوالفرح، جیسے خطابات و القابات آپ کی شان کے لائق ہیں۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت کو الفاظ کے دائرہ میں اگر سمیٹنے کی کوشش کریں تو اس کی صورت کچھ اس طرح بنے گی۔

علامہ سید اشتیاق عالم:۔۔۔۔ باغ سیادت کا وہ مہکتا پھول جسے نجیب الطرفین شہبازی زمین نے کھلایا، فیضان شہبازی نے رنگ عطا چڑھایا۔ علم و حکمت سے آراستہ فرمایا، عالم دین بنایا، ولی عہد سجادہ کے منصب پر بٹھایا۔ ہاتھ میں قلم دیا تو نعتیں، غزلیں، منقبتیں لکھنے کے لیے، انشائیے، مقالے، اور مختلف عنوانات پر کتابیں، رسالے، تصنیف و تالیف کرنے کے لیے۔ قوت گویائی دی تو ثنائے خدا، فضائل و کمالات

مصطفیٰ کے گوہر آبدار لٹانے کے لیے، منفرد اسلوب، بے نظیر فکر بخشا تو مختلف عنوان پر حق گفتگو ادا کرتے ہوئے آسمان خطابت پر بادل بن کر چھانے کے لیے ——

آپ کے اہتمام کی مثال "جامعہ شہبازیہ" کی نشاۃ ثانیہ اور تعمیر و ترقی ہے جس کے آپ مہتمم ہیں۔ خانقاہ کے امورات کی درستگی اس کے اعراس کی تجلی، معمولات کی درستگی، آپ ناظم خانقاہ ہونے پر گواہ ہے۔ شہر بھاگلپور کا عہدۂ قضا آپ سے وابستہ ہے۔ بے لوث قیادت آپ کی شان، ریل اور جیل کا سفر آپ کی قائدانہ، مجاہدانہ، خدمات کے عکاس ہیں۔ بعید از مفاد بے لوث خدمات کا جذبہ آپ کی فطرت ثانیہ ہے۔

ان سب کے علاوہ آپ ہمارے وہ شیخ طریقت ہیں جن کے دست مبارک پر گجرات، بمبئی، کرناٹک، مدھیہ پردیش، بہار، بنگال، نیپال وغیرہ کے ہزاروں افراد بیعت ہو کر سلسلۂ شہبازیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ کی ذات سے سلسلۂ شہبازیہ کا فیضان پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ آپ کے ارادتمندوں میں علما، حفاظ، قرا کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ کئی مقامات پر آپ نے مدرسہ شہبازیہ کی شاخیں قائم کی ہیں جو بحمد اللہ مائل بہ ترقی ہیں۔

الغرض آپ کی ذات ہمارے لیے لائق محبت اور قابل عقیدت ہے۔ آپ سے ہماری بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ العالمین اپنے محبوب ﷺ کے طفیل آپ کے علم، عمر، اقبال میں مزید ترقی عطا فرمائے —— آمین

خلوص کار

سید شبیر احمد جعفری و دیگر رفقائے کار

حضرت مولانا ولی العالمؒ اکیڈمی، شعبہ نشر و اشاعت

شہبازیہ اسپریچول اینڈ ایجوکیشنل اسٹیٹ

خانقاہ شہبازیہ، بھاگلپور۔ بہار

دیباچہ

موجودہ دور پستی کا آئینہ دار ہے ۔ علوم واعمال، عقیدہ اور عقیدت سب مسموم فضا سے متاثر ہیں مطالعہ کا شوق کتب بینی کا ذوق برائے نام ـــــ عربی اور فارسی کا تو ذکر ہی چھوڑ دیجئے بیچاری اردو کی جانب بھی خود "اردو گھرانے" مڑکر دیکھنے کو تیار نہیں..........

ایسی حالات میں مختصر رسالے کا عام فہم زبان میں لکھا جانا ایک موہوم امید سے کچھ زیادہ نہیں، شاید مصروف دور کے نیم اردو خواں احباب چند لمحے یوں بھی گزار لیں مختصروقت، مختصر کتابچہ۔

اس کتابچہ میں دور و دراز سے آنے والے عام زائرین کی سہولت کا خیال کرتے ہوئے آسان زبان کا استعمال کیا گیا ہے اختصار کی پوری کوشش کی گئی ہے،

حضرت صاحب سجادہ مدظلہ العالی کی اجازت سے احباب کے اصرار اور عزیزم طیفور شاہی سلمہ، نیز قاری حافظ محمد منصور صاحب مدرس جامعہ کی تحریک پر اس رسالہ کی ترتیب عمل میں آئی ہے۔ نیز مخلص گرامی عبدالسلام صاحب ایڈوکیٹ کے مخلصانہ دباو نے قلم برداشتہ تحریر پر مجبور کر دیا۔

آج محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کی پانچویں شب ہے، پارک سرکس کا علاقہ، عبدالسلام ایڈوکیٹ کا دولت کدہ، انکے بچوں کی خدمت، اور اس مبارک رسالہ کی تالیف میری محنت کا بہترین اجر بارگاہ سلطان العارفین میں شرف قبولیت ہے۔

ماقصہ سکندر و دارانہ خواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

خاک کوئے شاہباز
سید محمد اشتیاق عالم ضیا

"اللہ کے نام سے"

اللہ کے دوستوں کا تذکرہ اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے تو پھر کس نام سے....... ؟

اللہ والوں کی زندگی کا ہر پل، ہر لمحہ، ہر سانس صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ کی محبت اور معرفت ہی انکی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد ہے، اسی محبت وایثار کا ثمرہ رضائے الٰہی کی صورت میں یوں دیا گیا ہے۔ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ رنج۔ (قرآن) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ انسان کا حشر آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت ہوگی (حدیث)

اللہ پاک نے انسانوں کی ہدایت کے لئے تین بنیادی اصول مقرر فرمائے ہیں (۱) ایمان (۲) تقویٰ (۳) سچوں کی صحبت ارشاد باری ہے، اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (قرآن) گویا قرآن و حدیث کا مطالبہ یہ ہے کہ ایمان اور نیک عمل کیساتھ ساتھ اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ دنیا میں انکی رہنمائی خوف و رنج و ملال سے آزادی کا ذریعہ ہو اور قیامت کے دن انکی معیت عذاب الٰہی سے نجات کا سبب بنے۔ نیز اللہ والوں کی محبت کا دعویٰ صرف زبانی نہ ہو بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی ہو، اور اسکا عملی ثبوت یہ ہے کہ ہم انکی تعلیمات پر عمل کریں، اور انکے نقش قدم پر چلیں۔

تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ پاک کی جانب سے دو نظام مقرر فرمایا گیا۔ پہلا بنوت و رسالت جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی آخر الزماں حضور سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام و کمال ہوا۔

دوسرا نظام ولایت ہے، جسکے تاجدار حضرت مولائے کائنات، باب العلم، علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ ہیں۔ اور اہلبیت کرام اسکے منصب دار و تقسیم فرمانے والے۔ قیامت تک یہ سلسلۂ ہدایت جاری رہیگا۔ انسانیت کی رہنمائی ہوتی رہیگی، یہ دروازہ خلق خدا کی ہدایت کیلئے ہمیشہ کھلا رہیگا۔ یہاں تک کہ قیامت کا ظہور ہو......

کشور شریعت کے شہنشاہ، ملک طریقت کے بادشاہ، حضرت سلطان العارفین م مخدومنا و مولنا شہباز محمد عرش پرواز کی ذات گرامی تاریخ میں محتاج تعارف نہیں۔

آپکی ایسی منفرد المثال شخصیت ہے، جس پر علوم و عرفان تقویٰ و طہارت، ولایت و بزرگی، شہنشاہی و فقیری درسگاہ و خانقاہ سب کو ناز ہے۔

گروہ علمائے حق کے تاجدار، جماعت اولیاء اللہ کے امیر دسویں صدی ہجری کے مجدد، امام ابو حنیفہ سے

Scanned by CamScanner

ملقب، رشد و ہدایت کا آفتاب، شہنشاہیت کو کرم کی بھیک دینے والے سخی، ڈوبتے کو ترانے والے ناخدا، ضلالت و گمراہی سے نجات دلانے والے رہنما، گل گلستان مصطفائیؐ، بلبل لبستان مرتضائیؑ، بہار باغ زہراؑ یادگار خون شہید کربلاؓ، مظہر جمال پنجتنی، حضرت مخدوم مولنٰا شاہباز محمد قدس سرہ کی ذات آج بھی سرچشمۂ ولایت وہدایت اور دریائے فیض و رحمت ہے۔ دنیا آج بھی ان کی پیروی کے ذریعہ فیضیاب ہو رہی ہے۔

حضرت شہباز محمد بھاگل پوری اسلام کے اس مایہ ناز فرزند کا نام ہے جسکی علمی جلالت کا سکہ علمائے اسلام کے دلوں پر نقش دوام بن کر چمک رہا ہے۔ ہندوستان کے عظیم المرتبت علماو فقہا، مفتی دین ومشائخین جسکی آغوش تعلیم و تربیت کے پالے ہوئے ہیں ــــ

حضرت شہباز محمد بھاگل پوری دسویں صدی ھجری کے اس مجدد کا نام ہے جسکی شان تجدد کا اعلان حضرت شیخ محقق مولنٰا عبدالحق محدثؒ دہلوی یوں فرماتے ہیں ــ "شہباز محمدؒ ہمارے دور کے امام ابو حنیفہ ہیں" حضرت شہباز محمد بھاگل پوری ــ اس کریم ابن کریم کا نام ہے جس کے آستانۂ عظمت پر شاہجہاں بادشاہ بنام خرم سلطنت کی بھیک لینے آتا ہے اور دل کی مراد پاتا ہے۔

حضرت شہباز محمد بھاگلپوری اس آفتاب ولایت کا نام ہے جس نے ہزاروں خلق خدا کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت دکھائی، اور طالبان راہ خدا کو اپنی رہنمائی سے اولیا اللہ بنا دیا حضرت شہباز محمد بھاگلپوری کی ذات وہ ہے جس نے کفر و الحاد فسق و فجوز، ارتداد و گمراہی کی اندھیری فضاؤں میں اپنی قوت علم حسن تبلیغ، مستی کردار، اور جلوہ اخلاق سے چراغاں کر دیا۔

قصبۂ بھاگلپور علماؤ صلحا اور سلاطین وقت کی زبان و قلم پر "مطلع النور" بھاگل پور شریف کہا اور لکھا جانے لگا۔ دربار شاہی سے فتوے طلب کئے جانے لگے۔ دعائے خیر کی درخواست کی جانے لگی۔ علمائے دین درس لینے حاضر ہونے لگے۔ علم تفسیر و حدیث کا شہرہ ہونے لگا۔ علم فقہ کے پیاسے سیراب کئے جانے لگے، منطق و فلسفہ، عقائد و علم کلام، لغت و معانی کے جواہرات تولے جانے لگے، دور و دراز سے اولیاالله کا گروہ صفائے قلب اور جلائے باطنی کیلئے آپکی خدمت میں آنے لگا ــ اور آپ دونوں ہاتھوں سے علم و عمل، فلاح و خیر، ایمان و یقین کے موتی لٹاتے رہے۔

سینکڑوں برس گزر جانے کے باوجود آج بھی یہ حالت ہے کہ جو شخص محبت و یقین کیساتھ مصیبت کے وقت آپکو یاد کرتا ہے تو آپ اسکی مدد فرماتے ہیں۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں رات دن کا مشاہدہ ہے۔ بادشاہ عارفاں، غوث دو جہاں، حضرت مخدوم بندگی مولنٰا شہباز محمد بندہ نواز عرش پرواز، قدس سرہ

Scanned by CamScanner

گمراہوں کے رہنما ، مصیبت زدوں کے دست گیر، شریعت و طریقت اور روحانیت و معرفت کے روشن مینار ہیں۔ دربار خداوندی سے آپ کو وہ عظمت ملی ہے اور بزرگی کی وہ دولت عطا ہوئی ہے کہ بہت سارے اولیائے کرام کو آپ ہی کے دربار سے روحانی سرمایہ عطا ہوتا ہے اور سند ولایت پر آپ کا دستخط ثبت کیا جاتا ہے اور آپکی مہر لگتی ھے ....

اس مختصر کتاب میں مستند تذکروں قلمی بیاضوں اور حوالوں کیساتھ آپ کی حیات مبارک کے تقریباً سارے اہم گوشوں کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ھے، اس رسالہ میں حالات زندگی کے علاوہ آپکی روشن تعلیمات کا عکس بھی شامل ھے۔

مقام عرشِ بریں شاھبازؒ نام ترا
تو بادشاہِ زمانہ ھے فیض عام ترا

حضور سلطان العارفینؒ کے آباؤ اجدادِ کرام

خاندانی حالات

حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا۔
انا مظلوم ابن مَظلوم .. (میں مظلوم کا بیٹا مظلوم ہوں)

یہی مظلومیت سادات ہاشمی کا اوڑھنا بچھونا رہی ھے۔ خاندان رسالت اور ہجرت کی جملہ وجوہات میں ایک بڑی وجہ اُن پاک نفوس کا ستایا جانا اور اُن پر ظلم و ستم کا دروازہ کھولنا ھے خواہ وہ حکومت وقت کی جانب سے ہو یا کسی اور کی طرف سے ....

بخارا شریف کا ایک مشہور قصبہ جسکا نام " جرُوحہ " ہے حسینی سادات کا خاندان وہاں آکر آباد ہوا اُسی خاندان کی ایک تروتازہ شاخ کا نام نامی ہے۔ الحاج سید خیرالدین حسینی. بخاری قدس سرہ ہے آپ نے حکومت وقت کے ظلم وستم سے تنگ آکر تقریباً ۹۲۷ھ میں. بخارا کو خیرباد کہا اور ہجرت فرماکر مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہوئے۔

حضرت مولنا الحاج سید خیرالدین حسینی. بخاری قدس سرہ۔

آپ حضرت سید جلال الدین. بخاری قدس سرہ کی نسل سے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشتؒ اور حضرت سلطان العارفین شہباز محمد کا خاندان یک جدّی ھے۔

Scanned by CamScanner

سہہ مخدوماں بہ سادات بخاری یک جدّی

نظام الدین وجلال وشہباز دیوروی

خَیرُ المِلَلِ وَالحَقِّ وَ الدِّینِ، حَاجِیُ الحَرَمَینِ، سَیِّدُ العُلَماءِ، کُنُوزُ الشَّرِیعَۃِ، اَمِینَ النَّسَبِ الحُسَینُ، سَلامُ اللّٰہِ جیسے القابات و خطابات سے نوازے گئے وہ بزرگ ہیں حضرت مولٰنا الحاج سید خیر بخاری؄ ـ آپ زبردست عالم و فقیہ یکتائے زمانہ مبلغ اسلام تھے، علوم تفسیر پر ملکہ حاصل تھا۔ عقائد جبریہ و قدریہ کی زبردست تردید فرماتے تھے، علوم روحانی سے مالامال تھے۔ کشف قبور فرماتے تھے ـ بخارا سے ترک وطن فرماکر جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو آپکے اہل خاندان بھی آپکے ہمراہ آئے۔

<u>مبارک حج</u> ـ حاجی الحرمین حضرت مولٰنا سید خیرالدین حسینی بخاری؄ نے جب آخری مرتبہ حج ادا فرمایا تو آپکے ہمراہ آپکے بڑے صاحبزادہ راس الفقہا، بحرالعلوم، سید محمد خطّابؒ (علیہ الرحمۃ) نے بھی حج بیت اللہ ادا فرمایا، اور آپ حضرات مدینہ منوّرہ حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر پہنچ کر جب سلام محبت پیش فرمایا تو جواب میں "وَعَلَیکَ السَّلامُ یَا وَلَدِی یَا قُرَّۃَ العَینِی" "اے میرے بیٹے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک تم پر بھی سلامتی ہو" کی آواز گنبد خضریٰ سے آئی۔ پھر بارگاہ رسالت سے یہ حکم ملا، تمہارے بیٹے سید محمد خطاب کی صلب میں ایک نور امانت ہے وہ میری شریعت کا امین، <u>ملک طریقت کا</u> سلطان ہے اور ملت حنیف کا امام وہ جب ظاہر ہو اسکا نام شہباز محمد رکھنا (ایک دوسری روایت کے مطابق اسکا لقب شہباز ہوگا نام محمد رکھنا)

خیرالدین؄ ! "اپنے بیٹے محمد خطاب کو ہند کی جانب سفر کی اجازت دو"

اس مژدہ جاں فزا سے سرشار ہوکر آپ مکہ معظمہ واپس ہوئے۔ کچھ ایام مکہ معظمہ میں گزرانے کے بعد آپکا وصال ہوگیا، آپکا مزار مبارک جبل بو قبیس کے دامن میں ہے، اسی جگہ آپکی اہلیہ مکرمہ حضرت بی بی سیّدہ جمال؄ عرف بی بی جمالو کا مزار ہے۔ (مگر اب ان مزارات کا کہیں نشان نہیں ملتا ہے)

<u>حضرت الحاج مولٰینا سید محمد خطاب قدس سرہ</u>ـ آپ حامل اوصاف ظاہری و باطنی، عالم علم نبوی، جامع کمالات روحانی تھے۔ آپ نے جملہ علوم و فنون کی تکمیل والد مکرم الحاج مولٰینا سید خیرالدین سے فرمائی۔ لغت، صرف و نحو، علم معانی و بیان میں ید طولیٰ رکھتے تھے، ئیت و ہندسہ، لوگارزم، ارثماطیقی، فلسفۂ یونانی اور علم کلام میں بڑا درک حاصل تھا ـ ۱۳ سال کی عمر ہی میں جملہ علوم متداولہ کے عالم ہوگئے۔ ۷۰ سال تک حرم شریف میں علوم قرآن، تفسیر و حدیث کا درس دیتے رہے۔

خلاصۃ العلوم، امام الحدیث، کوکب الھدایۃ، بدر الشریعۃ النبویۃ، سید الصادقین

Scanned by CamScanner

آپکا القاب و خطاب ہے۔

آپ کے ساتھ ایک سو ساٹھ جلدیں مختلف علوم و فنون میں جو انکے والد کی تصنیف تھی۔ مکہ معظمہ سے ہند کی طرف تشریف آواری کے دوران اہل قافلہ کی غفلت سے مسلسل بارش میں تباہ ہو گئیں۔ جسکا آپکو تا عمر افسوس رہا۔ ہندوستان وارد ہونے کے بعد آپکا قیام کچھ دنوں بنارس میں رہا۔ جہاں پہلے ہی اشرلف عرب آکر آباد ہو چکے تھے۔ پھر آپ نے صوبہ بہار کے مشہور شہر گیا کے ایک چھوٹے سے قصبہ "اساس دیورہ" میں مکمل سکونت اختیار کی جہاں سادات عباسیان کا خاندان قبل ہی آباد ہو چکا تھا، اور عہدہ قضا کی ذمہ داری اسی سے سپرد تھی۔

حضرت کی زوجہ مکرمہ، حضرت سیدہ فاطمہ، ام الورع، رابعہ ثانیہ علیہا الرحمۃ نہایت نیک نفس، پاکیزہ اطوار، بلند کردار تھیں۔ عبادت و ریاضت زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ نے اپنے شوہر کی رفاقت لمبی عمر تک کی۔

حضرت مولٰنا خطاب علیہ الرحمۃ کا وصال ۱۰۱۵ ھجری میں ہوا، آپ کے وصال کے تین ماہ بعد آپکی اہلیہ مکرمہ حضرت مخدومہ سیدہ فاطمہ علیہ الرحمۃ نے وصال فرمایا آپ دونوں کی قبریں محلہ ملا چک نزد چھوٹی مسجد اونچے ٹیلہ پر ہے۔

نوٹ:- (وہاں صرف ایک مزار سلطان العارفینؒ کے والد گرامیؒ کی ہے، والدہ کی مزار پانی ٹینکی کے نزدیک ہوگی) جگہ معلوم نہیں۔

سلطان العارفین کی ولادت سے قبل آپکی آمد کی پیشنگوئیاں

حضور سلطان العارفین بندگی مولٰنا شہباز محمد قدس سرہ، پیدائشی طور پر مادر زاد ولی تھے، جسکا ثبوت آپکے دادا جان حضرت مولٰنا حاجی سید خیرالدین اور والد گرامی حضرت مولٰنا سید خطابؒ کو دربار رسالت کی بشارت سے مل چکا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ رحمۃ اور حضرت مخدوم شاہ علاء الحق پنڈوی علیہ رحمۃ کے درمیان بھاگلپور کی ولایت پر گفتگو ہوئی۔ ہر ایک کا دعویٰ تھا یہ میری ولایت میں ہے۔ عالم روحانیت میں دونوں بزرگوں نے بارگاہ رسالت میں حاضری دی اور اپنا مدعا پیش کیا۔ حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھاگلپور کی ولایت میرے فرزند شہباز ولی اللہ کیلئے نامزد ہو چکی ہے۔

نیز اسکی تائید حضرت بو علی شاہ شرف قلندر پانی پتیؒ کے اس مبارک قول سے بھی ہوتی ہے۔ جسے آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا اور اپنی نیاز سہ منی میں حضرت مخدوم شہبازؒ کا نام شامل کرنے کی وصیت کی

تھی .... مریدوں کے پوچھنے پر کہ یہ بزرگ کون ہیں........ ؟ آپ سے پہلے ہیں یا آپ کے بعد...؟
حضرت قلندر صاحبؒ نے اشارہ اس طرح کیا کہ نام بھی بتا دیا اور آپکا زمانہ اور مقام بھی سمجھا دیا۔ فرمایا
(آں شہباز یست کہ بر کنگرہ عرش می کند پرواز) وہ ایسا شہباز ہے منتہائے عرش تک جسکی پرواز ہے۔
(درمیان خفاو ظہور بعد دوصدوسی سال است)

میرے چھپنے اور اسکے ظاہر ہونے کے کے درمیان دوسو تیس سال (۲۳۰) کی مدت ہے۔
معلوم ہوا کہ عالم روحانیت میں بھی آپکے مادر زاد ولی ہونے کا شہرہ تھا۔ اور صدیوں سے اولیاء اللہ اس بشارت کو جانتے تھے۔

حضرت کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ علیہا الرحمۃ فرماتی ہیں، آپ جب شکم میں آئے تو میں طرح طرح کی خوشبو محسوس کرتی۔ آنکھوں میں نور کی موجیں لہراتی نظر آتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ ایک بار موضع اساس دیورہ میں زبردست کالی آندھی آئی۔ لوگ قہرالٰہی جان کر چیخ پکار کرنے لگے، گاؤں کی عورتیں بدحواسی میں ادھر ادھر بھاگ دوڑ کرنے لگیں۔ کچھ بدحواس ہوکر میرے مکان میں بھی گھس آئیں۔ میں نے کہا گھبراؤ نہیں میرے پیچھے چلی آؤ، عورتیں جب میرے ہمراہ ہولیں تو میں نے اپنے شکم سے ذرا سا کپڑا ہٹا دیا، کپڑا ہٹانا کیا تھا نور کا ایک سیلاب امڈ پڑا، سارا راستہ روشنی میں نہا گیا۔ عورتیں اطمینان و عافیت سے اپنی منزل تک پہنچ گئیں۔

بیان کی گئی ساری حقیقت اس پر گواہ ہے کہ حضور اقدس سلطان العارفین بندگی مولٰنا شہباز محمد قدس سرہ مادر زاد ولی بھی ہیں۔ اور شہباز عرش پرواز بھی ــــ

ولادت:- سلطان العارفین مخدوم شہباز قدس سرہ کی پیدائش صوبہ بہار کے مشہور شہر گیا کے ایک قصبہ اساس دیورہ میں (جواب اورنگ آباد میں شامل ہے)۔ بہ عہد سوری ۹۵۶ ھجری ہوئی سوری خاندان کے آخری بادشاہ سلیم شاہ سوری ابن شیر شاہ سوری کا زمانہ تھا۔ بشارت نبوی کے تحت آپکا نام "شہباز محمد" رکھا گیا

عہد طفلی:- حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ بچپن ہی سے نہایت وجیہہ و شکیل، خوبصورت پیکر نور و ندرت تھے۔ نسل کی شرافت، نسب کی بزرگی، خاندانی وقار چہرے سے ہی عیاں تھا۔ ذہانت و فطانت بشرے سے پھوٹتی تھی، جب آپکی عمر چار سال چار ماہ چار دن مکمل ہوئی خاندانی دستور کے مطابق بسم اللہ خوانی کے لئے پاس کے ایک درویش صفت، عالم دین کی خدمت میں لے جایا گیا۔

بسم اللہ خوانی:- بزرگ عالم دین نے آپکو روبرو بٹھاکر فرمایا صاحبزادے! پڑھئے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آپ خاموش رہے ۔ شفیق استاد نے پھر دہرایا، آپ پھر چپ رہے، اور استاد کی طرف دیکھ کر یکایک بول پڑے اللہ کون ہے؟ استاد نے کہا ـ صاجزادے میں جتنا کہتا ہوں وہی کہئے، یہ سب باتیں آپ بڑے ہوکر سمجھ جائیں گے استاد کی یہ باتیں سن کر آپ بول اٹھے علم کے معنی کیا ہے؟ استاد نے کہا "جاننا" ـ آپ نے فوراً کہا پھر وہ علم کیا کہ پڑھا بھی اور کچھ جان بھی نہ سکے، آپکے اس جملہ پر استاد آپکی طرف بغور دیکھنے لگے، اور آپ سے کہا ـ آپ نے اللہ، رحمن اور رحیم سے کیا سمجھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو صرف اتنا ہی سمجھا ہے کہ اللہ سب سے بڑی ذات کا نام ہے، رحمن اور رحیم اس کی دو صفتیں ہیں ۔ استاد یہ سن کر حیران ہوگئے اور آپکے والد گرامی سے کہا، انکی اچھی تربیت فرمائیں کہ ان میں جوہر قابل دیکھتا ہوں ۔ (حسن تربیت خوب کنید کہ ایں جوہر قابل شئے دگر است)

سورج پہ سبق :- آپ اور دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے تھے، بلکہ اکثر کھوئے کھوئے سے رہتے، معلوم ہوتا کسی سوچ میں گم ہوں ـــ ۴/۶ سال کی عمر شریف میں آپ مکتب جانے لگے تھے۔ ایک دن آپ درس میں شریک تھے ۔ مگر خاموش کسی سوچ میں گم آسمان کی طرف مسلسل تکے جارہے تھے۔ استاد کی نظر آپ پر پڑی تو تادیباً کہنے لگے، شہباز محمد! یہ کیا...... تم پڑھنے آئے ہو یا سورج سے آنکھ مچولی کرنے........ اچھے بچے کیا ایسا ہی کرتے ہیں........؟ آپ نے سکوت توڑا اور بھولپن سے پوچھا اچھے بچے کیا کرتے ہیں۔ استاد نے کہا..... ہمیشہ اپنی نگاہ اپنے سبق پر رکھتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا وہی تو کر رہا ہوں ۔ یہ اور بات ہے جسکا سبق جہاں لکھا ہے وہاں دیکھ رہا ہے ۔ استاد نے آپکی باتوں کو شوخی پر محمول کرتے ہوئے کہا، ذرا مجھے بھی دکھاؤ۔ جب نگاہ سورج پہ پڑی تو حیرت میں ڈوب گئے۔ جو سبق کتاب کے ورق پر تھا وہی سورج کے طبق پر........

انکے شہزادوں کا یہ عالم طفلی اللہ
پڑھنے بیٹھے ہیں تو سورج پہ سبق روشن ہے

عادات و خصائل :- آپ کا بچپن، راستی، خوش گفتاری، حلم و بردباری، اطاعت و فرمابرداری، حسن سلوک تمیز و ادب کیساتھ ساتھ داد و دہش، شفقت و انسیت کا مجسمہ تھے، ساری اچھی خصلتیں، اور نیک عادتیں آپ میں یکجا تھیں۔

اپنے ہم سبق بچوں کو غم زدہ پاتے تو غمگساری فرماتے ۔ بزرگوں کے آداب کا ہمیشہ خیال رکھتے، خشک روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو بچوں کو بانٹ کر خود کھاتے ۔ کبھی کوئی ہم سبق بچہ مکتب میں نہ آتا تو اسکا حال دریافت فرماتے۔

Scanned by CamScanner

ایک ہم سبق کئی دن مکتب میں نہ آیا۔ پتہ چلا وہ بیمار ہے۔ آپ اسکی عیادت کو گئے۔ حال پوچھنے پر معلوم ہوا مکتب آتے وقت راہ میں ایک بگولہ چکر کھانے لگا۔ اس نے۔ بچوں سے کہا مٹھائی کھلاؤں۔ بچوں نے کہا وہ کیسے۔ آگے خود کہتا ہے میں نے ایک ٹکڑے پر لکھا شہباز محمد کا حصہ لاؤ اور گھومتے بگولے میں ڈال دیا۔ بس مصیبت ہوگئی ہم پر پتھر پڑنے لگے۔ ہمیں کوئی پٹخنے لگا۔ اسی روز سے بخار ہے۔ آپ نے کہا بھائی تو نے جھوٹ کیوں لکھا؟ تو شہباز محمد تو ہے نہیں، بچے نے کہا یاد کیجئے ایک بار آپ نے بھی یہی کیا تھا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کیا تھا۔ مگر سوچ سمجھ کر، اس دن جنات دلہن کی رخصتی لے کر جارہے تھے۔ یہ خوشی کا موقع تھا میں نے اپنا حصہ مانگا۔ انہوں نے بخوشی بھیج دیا ___ مگر تو نے تو موقع بھی غلط ڈھونڈا اور حوالہ بھی غلط دیا۔ جسکی سزا بھگتنی پڑی۔ نہ تم شہباز محمد تھے نہ وہ بارات کی ڈولی ___ وہ جنات کے بچے کی میت تھی ___ جسکی وجہ سے غضب و غصہ کا تم سب شکار ہوئے۔ آپ نے اسے سچ بولنے کی نصیحت کی اور دعائے صحت بھی دی وہ بھلا چنگا ہوگیا۔

قیام دیورہ اور آپکی تعلیم:- ۹۶۸ ھجری سے ۹۷۸ ھجری تک آپکا قیام جائے پیدائش دیورہ شریف میں رہا۔ مکتب کی ابتدائی تعلیم کے بعد، آپ نے اپنے والد گرامی حضرت مولانا سید محمد خطاب[رح] سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی کتابیں تمام و کمال پڑھیں۔ اور سترہ علوم و فنون میں کمال حاصل کیا۔ صرف و نحو، منطق و فلسفہ، معانی و بیان تفسیر، حدیث، اصول حدیث، ہیئت و ہندسہ، لوگارثم وارتماطیقی علم فلکیات پر آپ حاوی تھے۔ والد گرامی کے علاوہ اس وقت کے مشہور عالم دین ماہر علوم و فنون، قاضی القضاۃ حضرت مولانا مفتی قاضی شاہ محمد عباسی دیوری قدس سرہ سے جملہ علوم متداولہ کی تکمیل کی، حضرت قاضی شاہ محمد عباسی[رح] صوبہ بہار کے ناظم مہمات قضا اور صدر الصدور ایوان شرعیہ تھے۔ فقہ میں زبردست صلاحیتوں کے مالک تھے۔ دیگر علوم فنون میں ید طولی رکھتے تھے۔ اہل علم آپکی علمی صلاحت و عظمت کے معترف تھے۔

حضرت اقدس شہباز محمد قدس سرہ کی ذہانت و فطانت اور خداداد قوت و صلاحیت نے والد مکرم اور استاد محترم دونوں بزرگوں کے علمی جواہرات کو اخذ و قبول کرنے میں سونا پر سہاگا کا کام کیا۔ جسکے نتیجے میں صرف ۱۵/ سال کی عمر میں آپکی قابلیت ولیاقت کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے اہل علم آپ سے کتراتے تھے۔

خود آپکے استاد محترم فرماتے تھے (شہباز محمد منتہائے علوم من است) استاذ محترم سے گیارہ علوم و فنون کی سند پائی جن میں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم الانساب، علم کلام و عقائد، فلسفہ، منطق، لغت وغیرہ پر مہارت تامہ رکھتے تھے۔

Scanned by CamScanner

سفر جون پور و قنوج :۔ اتنی ہمہ گیر سیرابی کے باوجود آپکے علم کی پیاس کم نہ ہوئی ، والدین کی اجازت لے کر گھر سے نکل پڑے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ دنوں آپ نے جون پور اور قنوج میں بھی قیام فرمایا۔ یہ علاقہ اس زمانے میں علوم و فنون کا مرکز بنا ہوا تھا۔ آپکے جذبات حصول علم میں اتنے تیز ہو چکے تھے کہ بڑی سے بڑی مشکلوں کو بھی آپ خاطر میں نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ غربت فقر و فاقہ اور تنگ دستی بھی علم کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی۔ جون پور کے قیام کے دوران کئی ماہ تک آپ نے ایک بقال (بنیئے) کی دکان کی رکھوالی اس شرط پر قبول کرلی کہ وہ دکان بند کرنے کے بعد چراغ جلتا ہوا چھوڑ دیگا تاکہ اس کی روشنی میں آپ مطالعہ کر سکیں

شہر قنوج کے قیام کے دوران آپ کے مطالعہ اور علمی انہماک کا یہ عالم تھا کہ کتابوں میں ڈوب جاتے تو ہر طرف سے بے نیاز ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک امیر زادہ کی بارات قنوج کے سرائے میں آکر ٹھہری، رات بھر ناچ رنگ ہوتا رہا۔ سارا شہر تماشہ دیکھنے ٹوٹ پڑا، دوسری صبح جب دکان دار نے آپ سے رات بھر کے تماشے کی کیفیت پوچھی تو آپ نے فرمایا کیسی بارات؟ کیسا تماشہ؟ میں نے تو ایک آواز بھی نہیں سنی۔

حضور سلطان العارفین کا سفر حرمین شریفین :۔

حضور سلطان العارفین قدس سرہ نے کچھ زمانہ جون پور اور قنوج میں گزارا اور وہاں کے ائمہ علوم و فنون سے استفادہ فرمایا مگر جوں جوں علم و عرفان کا دریا سینے میں یکے بعد دیگرے اترتا گیا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ بالآخر ۹۷۰ ھجری کے قریب ہند کے علمی نگار خانوں کو چھوڑا اور کوئے حجاز میں جادہ پیمائی کے لئے بیچین ہو اٹھے، یہاں تک کہ راہ کی تکلیفوں اور مشکلوں کو جھیلتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ اس زمانے میں علامۃ الکلام، حافظ الاحادیث کثیرہ، خاتم المحدثین علامہ ابن حجرؒ مکی کے درس حدیث کی دھوم ہر چہار طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ایک عالم آپکے حلقۂ درس میں ٹوٹا پڑ رہا تھا۔

حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ نے آپکے حلقۂ درس میں شرکت کی، حضرت علامہ ابن حجرؒ نے آپکو اپنے پہلو میں جگہ دی۔ اور خاص توجہ فرمائی۔ تقریباً ۴ سال اس جوار مقدس میں یکسو ہو کر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اتنا اکتساب فیض حاصل کیا کہ علوم و معارف کا سمندر آپکے سینے میں ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ یہاں تک کہ اس یکتائے روزگار مربی اور مشفق استاد نے راس المحدثین، قوت الیقین، مجدد فی الدین، فقیہ الاسلام جیسے القابات و خطابات سے نوازتے ہوئے مکمل سند حدیث عطا فرمائی۔ اور کعبہ کی چوکھٹ کے قریب آپکو لے گئے اپنے ہاتھ میں آپکا ہاتھ لیا باب کعبہ کی

Scanned by CamScanner

جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔

یاباب بیت اللہ، انت شاھدی فی الدنیاو لآخرۃ حتی بلغت امانت النبی الامین الی الامین۔

اے باب کعبہ تو گواہ رہنامیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت امین تک پہنچادی ہے۔

حضور سلطان العارفین یہی سند حدیث عطا فرماتے تھے ،اور آپکے بعد آپکے خلفا وشاگردان اور سجادگان تکمیل و فراغت کے بعد یہی سند حدیث عطا فرماتے رہے۔

مقامات مقدسہ کا سفر اور حضرت علیؑ کی زیارت :-

حضور سلطان العارفین نے تقریباً ۷۵ ہجری میں حج ادا فرمایا اور بارگاہ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں حاضر ہوئے۔ کئی مہینے جوار مقدس میں گزارے ہیں۔ کھجور سے افطار فرماتے زم زم سے پیاس بجھاتے۔ ادھر ایک پیاس کی شدت ذرا کم ہوئی تھی کہ دوسری جانب سے پیاس پیاس کی صدا آنے لگی آپ چشم گریاں (روتی آنکھ) سینۂ بریاں (پھنکتا ہوا سینہ) کی سراپا تصویر بن گئے۔ عشق الٰہی کی چنگاری بھڑک اٹھی، دل جذبات محبت سے دہکنے لگا۔ کچھ دنوں بعد مدینہ شریف سے رخصت لی ،اور جد کریم ،امام الکونین سیدنا، امام حسین علیہ السلام کی طرف رخ کیا، کربلائے معلی نجف اشرف، کاظمین، بیت المقدس کی زیارت سے سرفراز ہوئے۔ اسی سفر کے دوران کا ایک اور واقعہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ہرات کے ایک جنگل سے گزر رہا تھا، بھوک سے نڈھال تھا۔ آس پاس کوئی آبادی نہ تھی، میں جذبۂ شوق میں مسلسل چلا ہی جارہا تھا کہ اچانک ایک نقاب پوش سوار آتے دکھائی پڑے وہ میرے بالکل قریب آکر رکے، انہوں نے زنبیل نکالی اور ایک خشک خرما میرے قریب کرتے ہوئے فرمایا کھاؤ میں نے خرما لے کر کھالیا، پھر فرمایا کھاؤ اور دوسرا خرما سامنے کر دیا، پھر میں نے کھالیا، تیسری مرتبہ انہوں نے ایک خرمہ میرے منہ کے قریب لاکر فرمایا، اسے بھی کھاؤ میں نے اسے بھی کھالیا۔ وہ نقاب پوش آگے بڑھ گئے۔ میں فکر مند ہوا۔ خرما دینے والا شخص کون ہے......؟ پتہ نہیں یہ خرما کیسا ہے...؟ میں نے جوں ہی بڑھ کر پوچھنا چاہا۔ آنے والے نقاب پوش نے چہرے سے نقاب الٹ دی۔ میں وہ روشن چہرہ دیکھ کر حیران ہو گیا، سوال کرنا ہی بھول گیا۔ مگر تسلی کا ہاتھ اپنے سینے کے قریب پایا۔ آنے والے نقاب پوش نے میری طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ لاتحزن یاولدی، انا جدک علی "اے میرے بچے کوئی غم نہ کرو میں تمہارا جد کریم علی مرتضیٰ ہوں" تقریباً ۸،۷ سال کے اس اہم ترین سفر نے آپکے ان مقامات کی تکمیل میں حد درجہ آپکا ساتھ دیا جسکے لئے خدانے آپ کو دنیا میں بھیجا تھا۔ بشارت بنوی کے مطابق، شریعت مطہرہ کا امین، ملک طریقت کا سلطان، دسویں صدی کے مجدد، اور ملت بیضا کا امام بننے کی ساری خوبیاں آپ میں جمع ہو چکی تھیں۔ ھذا من فضل ربی ....

حضور سلطان العارفینؒ کے پیرو مرشد

حضور اقدس عرش مکانی مولنٰا شہباز محمد قدس سرۃ النورانی کے پیر و مرشد کا اسم گرامی، سید یٰسینؒ سامانی ثم جونا گڑھی ہے۔ لقب سید السادات ہے آپ سادات حسینی میں ہیں۔ اور سید شاہ میر قدس سرہ کے خاندان سے ملتے ہیں۔ حضرت سید شاہ میر قدس سرہ کے صاحبزادے سید کمال الدین شیرازی کا روضہ مسجد آدینہ کے عقب اساول کہنہ میں ہے ۲۵/ ربیع الثانی کو عرس ہوتا ہے۔

حضرت میر سید شاہ یٰسین کا خاندان کئی القاب سے مشہور ہوا ہے انہیں سادات سلامیہ، سادات صفویہ، نیز سادات سبزپوش بھی کہا جاتا ہے۔ اس خاندان کے اکثر افراد کی حاضری روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سلام کا جواب روضۂ پاک سے ملتا رہا ہے اس لئے سادات سلامیہ کہتے ہیں۔ سبز لباس استعمال کرنے کی وجہ سے یہ حضرات سبزپوش کہے جانے لگے۔

بقول حضرت شیخ محقق مولنٰا عبدالحق محدثؒ اس خاندان میں بہت سارے محدث پیدا ہوئے، دوسرے خاندان سادات میں ایسا کم دیکھا گیا ہے۔

آپکے آباؤ اجداد دراصل سادات شیراز ہیں ہجرت کے بعد سامانہ آئے پھر جوناگڑھ گجرات میں سکونت پذیر ہوئے۔ حضرت مولنٰا میر شاہ یٰسین سامانی قدس سرہ زبردست عالم علم دین فقہیات کے ماہر، علم حدیث کے امام تھے، ابتدا میں علوم متداولہ کی جملہ تعلیم، حضرت مولنٰا شیخ وجیہہ الدین گجراتی نصراللہ العلوی قدس سرہ سے لی، پھر زیارت حرمین سے مشرف ہوئے اور علم حدیث کی سند و اجازت لے کر ہندوستان واپس آئے۔ حضرت علویؒ سے مرید ہو کر خرقۂ خلافت حاصل کیا، پنجاب کی طرف روانہ ہوئے، کچھ دنوں لاہور میں قیام کیا، اس کے بعد سرہند پہنچ کر رشد و ہدایت خلق میں مشغول ہوئے۔ بعد میں بنگال کی جانب تشریف لائے ۱۵/ محرم الحرام ۱۰۱۷ ھجری میں آپکی وفات ہوئی۔ حضرت مخدوم مولنٰا شہباز بھاگلپوری آپکے خاص خلیفہ ہیں۔

آپ مدینہ شریف جب حاضر ہوئے اور روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونا چاہا تو خادم روضہ نے روک دیا، اور کہا، اندر صرف سادات کرام ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "میں بھی سید ہوں" خادم نے کہا سید کا چہرہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس جملے سے آپ بے چین ہو اٹھے۔ روضۃ النبی کی طرف چہرہ کر کے پکار اٹھے، یاجدی یاجدی فوراً آواز آئی یاولدی قرہ العینی حجرہ شریف کا تالا خود بخود کھل کر گر پڑا اور آپ

اندر داخل ہوگئے۔ آپ نے مدینہ شریف میں بارہ سال قیام کیا اور حجرۂ پاک کے اندر بارہ سال تک اپنی ریش مبارک (داڑھی) سے جاروب کشی فرماتے رہے۔ بشارت نبویؐ پاکر ہندوستان واپس آئے، مختلف علاقے میں تبلیغ فرماتے ہوئے مونگیر کے مقام پر تشریف لائے او۔ وہاں قیام پذیر ہوگئے۔ حضور سلطان العارفین شہباز محمد قدس سرہ سے آپکی ملاقات مونگیر کے قلعہ کے بیرونی دروازہ پر صبح صادق کے وقت ہوئی۔ حضرت شاہ یٰسین نے آپ سے دریافت فرمایا۔ شہباز محمد نام کے بزرگ کو جانتے ہو؟ آپ نے فرمایا بزرگ کو تو نہیں جانتا البتہ شہباز محمد آپکے سامنے موجود ہے۔ حضرت یٰسین بغل گیر ہوئے اور قیام گاہ پر لایا فرمایا مجھے بشارت نبوی ملی ہے، آپ مجھے اپنا مرید کرلیں، حضرت سلطان العارفین نے فرمایا بشارت تو یہ بھی ہے کہ خود مرید ہوجاؤ یا شہباز محمد کو اپنا مرید کرلو۔ الغرض کافی بحث کے بعد عمر کی شرط رکھی گئی جو عمر رسیدہ ہوگا وہ پیر ہوگا۔ جسکی عمر کم ہو وہ مرید، اکثر مسائل میں حضورنے صلی اللہ علیہ وسلم عمر کا بھی لحاظ فرمایا ہے۔ اس طرح حضرت مخدوم شہباز محمد قدس سرہ نے حضرت شیخ میر سید شاہ یٰسین سامانی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔ حضرت شیخ نے بیعت کے بعد فرمایا میری تمام اولاد اور اہل خاندان کو آپ مرید کرلیں، حسب الحکم آپ نے تمام اولاد گان شیخ کو اپنا مرید کرلیا۔

حضرت شیخ الشیوخ سید السادات میر سید شاہ یٰسین سامانیؒ نے تمام سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت آپکو عطا فرمائی۔

بقول حضرت مولٰنا خواجہ علیؒ خلیفہ اول حضور سلطان العارفین طریقت کے ایک سو ستائیس سلسلے حضور اقدس پر منتہی ہوئے اسی سبب سے آپ کا خطاب، بحرالسلاسل (سلسلوں کا سمندر) ہوا۔

تربیت اور پیر کی نسبت کا ادب

۹/سال متواتر آپ شیخ کامل کی خدمت میں رہے۔ اور آداب بندگی بجالاتے رہے۔ آپ بجز ضرورت دین کے کبھی پیر کے سامنے بیٹھتے نہیں تھے۔ ہمیشہ استادہ (کھڑے) رہتے، آپ کے باغ کی نگرانی کرتے، پانی ڈالتے، پھول چن کرلاتے، خس و خاشاک بہار اکرتے۔

آپکے پیر آپ سے بہت خوش رہتے۔ فرمایا کرتے تھے "جس کسی کو ایسا ایک مرید مل جائے اس شیخ کیلئے دین و دنیا میں یہی کافی ہے" آپ اپنے پیرزادوں کا حد درجہ احترام فرماتے تھے۔ گرچہ یہ سب آپکے مرید تھے، مگر اپنی نسبت کے بجائے پیر کی نسبت کا ہمیشہ خیال فرماتے۔

حضرت مولٰنا نظام الدین حیدرؒ یہ شیخ سامانی کے بھتیجا تھے۔ جب آپ حلقۂ درس میں تشریف لاتے تو آپ احتراماً کھڑے ہوجاتے اپنی مسند چھوڑ دیتے خود شاگرد کی طرح دوزانو انکے سامنے بیٹھتے، درس دیتے وقت

کہیں ٹوکنے کی ضرورت ہوتی تو انکے نام کی جگہ اپنا نام لیتے اور فرماتے "شہباز محمد یوں پڑھوں)

حضرت مولیٰنا نظام الدین حیدر، اور حضرت مولیٰنا رضی الدین صفدر دونوں اورنگ زیب عالمگیرؒ کی ایما پر حیدر آباد دکن تشریف لے گئے اول کچھ دنوں تک شہزادے کے اتالیق رہے پھر مجلس فقہائے دکن کے صدر الصدور ہوئے۔

دوم فتاویٰ عالمگیری کے محتسب میں سر فہرست رکھے گئے۔ حضرت مولیٰنا نظام الدین حیدرؒ نے دکن میں وصال فرمایا۔ حضرت مولیٰنا رضی الدین صفدرؒ نعل پاک نزد باغ ہمایوں (مہرولی) گنج شہیداں میں مدفون ہوئے۔

حضور سلطان العارفین مخدوم شہباز محمد قدس سرہ کے پیرو مرشد آخر عمر شریف میں بہار شریف (ضلع نالندہ) جاکر مقیم ہوئے اور مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاریؒ کے جوار میں کچھ دنوں گذار کر سفر آخرت فرمایا۔ تاریخ وصال ۱۵/ محرم الحرام ۱۰۱۷ ھجری ہے۔ آپ کا مزار مبارک نیم کے درخت کے نیچے ایک بلند ٹیلے پر محلہ خندق میں ہے۔ جو بر بیگھ روڈ کے قریب ہے۔ غیروں کے ناجائز قبضہ نے حالات کو افسوس ناک بنا رکھا ہے فقیر شہبازی ہر سال حاضر ہوتا ہے، کوشاں ہے اسکی حفاظت کا صحیح انتظام ہو سکے۔

حضرت شیخ سامانی کے خطابات میں سے چند یہ ہیں

سید السادات، مخذن العلوم والعرفان، المشرف بمخاطب النبی یاولدی قرۃ العینی، سد المحدثین قوۃ الدین، ناصر الاسلام، حاجی الحرمین، وغیرہ

Scanned by CamScanner

حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی بن نصراللہ العلوی قدس سرہ
حضور سلطان العارفین قدس سرہ کے دادا پیر ہیں

ولادت:- آپکی ولادت ۲۲ محرم الحرام ۹۱۰ھ بمقام احمد آباد چانپانیر گجرات میں ایک علمی گھرانے میں ہوئی

نام مبارک:- سید احمد

القاب:- وجیہ الدین، رئیس المحققین، زبدۃ المدققین، وغیرہ

آسمانی خطاب:- "علی ثانی" آپ مذہباً حنفی، مشرباً شطاری تھے۔ تمام مذاہب میں ماہر اور ہر مشرب کے فیض یافتہ۔

نسب:- آپکا نسب ۲۷ واسطوں سے سیدنا امام حسینؑ سے مولا علیؓ تک پہنچتا ہے آپ حسینی سید ہیں۔ علوی فقہا کی اصطلاح کے مطابق کہا جاتا ہے جس سے مراد صرف اولاد حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ ہی ہے

حفظ قرآن:- آپ نے خوردسالی کے دنوں ہی میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ مدت حفظ تین سال ہے، پھر علوم و فنون کی تحصیل میں مشغول ہوئے ۲۵/ سال کے درمیان فارغ ہوگئے۔ حفظ کے بعد آپکے والد نے آپکو اپنے بھائی قاضی شمس الدین کے سپرد کیا آپ نے اپنے چچا سے اکثر فنون عربی کی کتابیں پڑھیں اور اپنے ماموں شاہ بڑا ابوالقاسم سے بھی اکثر علوم کا استفادہ کیا۔ حدیث کا دور شیخ المحدثین ابوالبرکات بنیانی عباسی سے لیا، جو محدثین میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اور حدیث کی سند دینے کا مجاز تھے۔

اسی (۸۰) علوم عقیلہ عالم و کامل علامہ عماد طارمی سے حاصل کئے یہ علمائے زمانہ میں سب سے زیادہ عالم اور بیشمار علوم و فنون کے ماہر تھے۔ یہاں تک کہ علم سیمیاء و کیمیاء کے بھی ماہر تھے۔ علامہ سخاوی کے ارشد تلامذہ محمد بن محمدؒ سے آپ نے دوبارہ سند حدیث لی۔ مفسر قرآن علامہ خطیب ابوالفضل گازرونی کی خدمت میں رہ کر دوسرے علوم سے فیضیاب ہوئے حضرت علویؒ علامہ گازرونیؒ کو مولائے محقق کہہ کر یاد فرماتے تھے علامہ طارمیؒ کے انتقال کے بعد حضرت وجیہہ الدین علویؒ افسوس کرتے کہ شاید کچھ علوم باقی رہ گئے ہیں۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں، اے فرزند، مغموم نہ ہو، جتنے علم تمہارے استاد کو معلوم تھے اس سے زیادہ ہم تمہیں عنایت کرتے ہیں۔ اور ایک کاغذ دکھایا جس پر علوم کے نام تحریر تھے۔ حضرت شاہ وجیہہ الدین فرماتے ہیں اس کے بعد میں جس علم کی طرف

Scanned by CamScanner

متوجہ ہوا ایسا معلوم ہوتا کہ میں بخوبی ماہر ہوں حضرت شاہ وجیہ الدین کو ساٹھ سے زیادہ علوم پر دسترس حاصل ہو گئی۔ ۲۵ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد درس کا سلسلہ جاری کیا۔

مدرسہ علوی :- آپ علوم عقلیہ و نقلیہ میں استاد وقت مانے گئے، بالخصوص علوم دینیہ کی تدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، یہ مدرسہ آپنے سلطان بہادر شاہ کے وقت میں قائم کیا۔ اس مدرسہ میں جملہ علوم و فنون کی تعیم دی جاتی تھی۔ درس کے ساتھ ساتھ آپ سے ارشاد و طریقت کا بھی سلسلہ جاری تھا۔ ہر طرف مشتاقان علم بیشمار تعداد میں آئے اور فیض پاکر واپس چلے گئے، جنکی علمی معلومات اور روحانی کیفیات کے اسرار ہند سے لیکر عرب تک چمکے۔ زندگی ہی میں استاد البشر، استاد امت محمدیہ، جیسے معزز خطاب آپکے اسم گرامی کیساتھ وابستہ ہو گئے۔ فقہا میں بے نظیر فقیہہ، اور محدثین میں ملک المحدثین کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔

مصنف یاد ایام مولانا عبدالحیٔ لکھتے ہیں کہ علامہ وجیہہ الدین علویؒ گجرات کے ان برگزیدہ علما میں ہیں جنکے احسان سے اہل ہند کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ شیخ وجیہہ ۹۳۴ ھجری سے آپکے مدرسے کی تاریخ بنیاد نکلتی ہے اور دین سے (۶۴) سال مدت درس و تدریس ظاہر ہوتی ہے

تدریس میں انہماک :- شاہ وجیہہ الدین علوی نے ۶۴ سالہ مدت درس و تدریس میں بڑے ہی انہماک کا ثبوت پیش کیا ہے۔ جب سے آپ نے درس دینا شروع کیا آخر عمر تک صرف چار مرتبہ ایسے مواقع پیش آئے جس سے چند روز آپکا درس موقوف رہا۔ جسکی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔

فتویٰ نویسی میں کمال احتیاط :- فتویٰ نویسی میں حضرت شاہ علویؒ کمال احتیاط برتتے تھے کہ کہیں انکے قلم سے کسی مسلمان کی گردن فتوئے کفر کی زد میں آکر کٹ نہ جائے اور وہ بے چارہ بے گناہ ہو۔ فرقۂ مہدویہ جو سید محمد جونپوری کی طرف منسوب ہے۔ جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ آپ مہدی ہونے کے مدعیٰ تھے اس زمانے کے بعض علما نے انکے قتل کے واسطے محضر تیار کئے مولٰنا ابوالکلام آزاد اپنے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ بعض حق پرست علما اور اہل اللہ کا گروہ ایسا بھی تھا جو سید محمد جونپوری اور انکی جماعت کیساتھ حسن ظن رکھتا تھا۔ جب حضرت شاہ علویؒ کے سامنے سید موصوف اور انکے بعض اتباع کی تکفیر کا فتویٰ پیش کیا گیا تو آپ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور کہا جو جماعت دنیا چھوڑ کر وقف حق پرستی ہے میرا قلم ان کی مخالفت میں نہیں اٹھ سکتا۔ اس کے علاوہ ہزاروں فتوے آپکے حکم سے لکھے گئے مگر کبھی بھی آپ نے کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہ لکھا آپکا ارشاد تھا کہ اگر کسی

Scanned by CamScanner

شخص میں سو باتوں میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اس کو مسلمان سمجھو اور کسی کلمہ گو کو کافر نہ سمجھو۔

تصنیفات و تالیفات :- آپؒ کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد چھ ہے۔

(۱) اوراد وجیہہ (۲) مکتوبات (۳) مختصر تلخیص (۴) المختصر المولود الامام الجزری (۵) حقیقت محمدی (۶) وافیہ شرح کافیہ دیگر علوم و فنون پر شروح کی تعداد پندرہ (۱۵) ہیں اکثر درسی و غیر درسی کتابوں پر حواشی کی تعداد تینتیس ۳۳ تک پہنچی ہے۔ رسائل آپکے تصنیف کردہ بارہ ہیں۔ آپکی کل تصنیفات و تالیفات کی تعداد ۶۶ تک پہنچی ہے سب سے پہلی تصنیف حاشیہ ضریری ہے جو پندرہ سال کی عمر میں آپ نے تصنیف کی۔

آپکی اکثر تصانیف و تالیف تو ضائع ہو چکی ہیں اور کچھ موجود ہیں تلاش کی جائے تو کہیں ضرور ملیگی کچھ کتابیں کتب خانہ پیر محمد شاہ احمد آباد میں موجود ہیں۔

سلسلہ طریقت :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ وجیہ الدین علوی کو تصوف میں انتساب و اعتقاد شیخ محمد غوث گوالیری سے تھا اگر چہ شیخ علوی کی ارادات کسی دوسری جگہ سے تھی۔ اور صاحب تحفۃ الکرام لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ علوی کو ارادت شیخ قاذن چشتی سے تھی جو پٹن میں آسودہ ہیں۔ اور ارشاد شیخ محمد غوث گوالیریؒ سے منازل طریقت میں کمال تک رسائی بھی انہی کے طفیل ہوئی۔

حضرت شاہ وجیہ الدین علویؒ نے ابتداء اپنے والد بزرگوار سے چشتیہ اور مغربیہ طریق کو حاصل کیا، اور سہروری طریق اذکار و اشغال اپنے ماموں بدرالدین عرف شاہ بڑا ابن ابوالقاسم سہروری، اور شیخ نجم الدین صدیقی سہروری سے حاصل کئے۔ کچھ دنوں کے بعد شاہ شطاری عطاری غوث گوالیاری احمد آباد تشریف لائے ان سے آپ نے مشرب شطار حاصل کیا۔ غرض کہ حضرت شاہ وجیہ الدین علویؒ کو چشتیہ، سہوردیہ، مغربیہ، قادریہ، شطاریہ وغیرہ سلاسل کی نعمتیں حاصل تھیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آپ سے اکتساب فیض فرمایا ہے۔ وہ حج بیت اللہ اور زیارت کیلئے احمد آباد کی راہ سے چلے تو حضرت علویؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضرت علویؒ نے انہیں سلسلۂ قادریہ کے بعض اذکار و اشغال عطا کئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو جواہر خمسہ جو حضرت علوی کے مرشد غوث گوالیریؒ کی تصنیف ہے اسکی اجازت بھی شاہ علویؒ کے واسطے سے ملی۔

حضرت شاہ وجیہ الدین علویؒ کا روئے زیبا ایک ایسا آئینہ تھا جس میں کبھی جمال الٰہی نظر آتا اور مرشد

Scanned by CamScanner

غوث کی شبیہ اور کبھی جمال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلیاں۔ شاہ بلج جی کے ایک مرید شیخو نامی کپڑونج میں رہتے تھے اور کبھی کبھی احمد آباد بھی آتے تھے ایک دفعہ ان کے دل میں یہ بات آئی کہ احمد آباد میں آنا اور حضرت شاہ علویؒ سے ملاقات کئے بغیر لوٹ جانا کم نصیبی کی نشانی ہے اس بناء پر ملاقات کے لئے ایسے وقت گئے جب حضرت درس سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے گئے تھے۔ جب آپکو اطلاع ہوئی کہ فلاں درویش دروازے پر کھڑا قدمبوسی کا منتظر ہے حضرت شاہ علویؒ باہر آئے۔ مصافحہ کے بعد میاں شیخو نے کہا ملاقات کا ثمرہ ظاہر ہونا چاہئے، فرمایا شیخو روبرو دیکھو۔ پھر دریافت کیا فقیر کی صورت کیسی نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا حضرت غوث گوالیری کا حلیہ نظر آتا ہے آپ نے فرمایا اور نظر کرو جب دیکھنے والے کی نظر آپ پر پڑی تو دریافت کی اب کس کی صورت درویش کی صورت سے ظاہر ہوتی ہے، عرض کیا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا جمال باکمال ظاہر ہے، تیسری بار فرمایا اور غور کرو اس مرتبہ کس کی تجلی ہے اور کیا ہے؟ انہوں نے بے اختیار ہو کر سبحان اللہ کہا اور بارگاہ ایزدی میں سر رکھ دیا اور تسبیح کے الفاظ جاری ہو گئے۔

عمر پاک:- حضرت علوی کی عمر پاک ۸۸ سال ہوئی

وصال:- ۲۹/ محرالحرام ۹۸۸ ھجری بروز یکشنبہ بوقت صبح صادق آپکا وصال ہوا۔

مزار مبارک:- احمد آباد کے محلہ خانپور میں آپکا مزار فیض گاہ خاص و عام ہے۔ ایک وسیع گنبد میں آپکا روضہ ہے اور اسکے مشرقی جانب آپکی اولاد و احفاد کے مزارات ہیں۔ مزار کے مغربی جانب ایک مسجد جہاں نماز پنجگانہ و جمعہ ادا کیجاتی ہے۔ لکنت والے آپکے آستانہ عالیہ میں شکر رکھ کر اسے چاٹتے ہیں اور فصاحت و بلاغت حاصل کرتے ہیں۔

اولاد:- حضرت شاہ وجیہ الدین علویؒ کے نو صاجزادے تھے، ہر ایک علم و تقویٰ اور پرہیزگاری میں بے مثال تھے۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) شاہ محمد (۲) شاہ عبداللہ (۳) شاہ حبیب اللہ (۴) شاہ عبدالشکور (۵) شاہ عبدالحق (۶) شاہ عبدالواحد (۷) شاہ غالب (۸) شاہ حامد (۹) شاہ غضنفر

اور دو صاجزادیاں تھیں، جو نیک و خدا ترس تھیں (۱) راجی پارسا (۲) امۃ الحبیب

خلفا و تلامذہ:- آپکے خلفاء کی ایک عظیم فہرست ہے، مختصراً چند کے ذکر کئے جاتے ہیں۔ (۱) شیخ فرید محدث قدس سرہ (۲) مولنا صبغت اللہ بھروچی حسینی مدنی (۳) مولنا عثمان بن عیسیٰ صدیقی (۴) علامہ محمد کمال عباسی گجراتی (۵) مولنا شیخ یوسف بنگالی (۶) حضرت علامہ میر سید یاسین سامانی گجراتی محدث دانشمند (۷) حضرت سید ابو تراب (۸) شاہ علی (۹) متقی بیابانی (۱۰) قاضی عبداللہ (۱۱) مولنا یونس (۱۲) مولنا سید شاہ

Scanned by CamScanner

عبدالغفور (۱۳) مولانا عبدالمغنی جونپوری (۱۴) حضرت شیخ صالح (۱۵) مولانا سید عبدالعزیز (۱۶) مولانا حسن فراغی (۱۶) حضرت سید عیسیٰ مدنی (۱۷) محمد فضل اللہ (۱۸) شیخ عبدالقادر بغدادی (۱۹) مولانا عبداللہ شطاری (۲۰) سید ضیاء اللہ شطاری

حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے شاگردوں کی بھی کثیر تعداد ہے تقریباً اسی ہزار تشنگان علوم نے آپ سے علم و عرفان کے بے بہا دولتیں پائیں۔

وجیہہ الدین کہ سر نحن اقرب

کہ رمز شہ وجیہہ الدین از رب

سلطان الموحدین حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ
آپ سلطان العارفین مخدوم شہباز محمد قدس سرہ کے پردادا پیر ہیں

رئیس الکاملین سلطان الاولیا حضرت شاہ محمد غوث قدس سرہ،ہندوستان کے مشہور اولیائے کرام سے ہیں ۔ آپ خواجہ فریدالدین عطارؒ کی نسل سے ہیں ۔ ولایت محمدی کے وارث تھے ،انوار صمدانی کا نزول اور اسرار الٰہی کا ظہور آپکی ذات بابرکات سے تھا۔ تمام یزدانی کمالات آپ میں موجود تھے ۔ابتداء میں آپ نے بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ جاں سوز مجاہدے کیئے ۔ خصوصاً دعوت اسمائے الٰہی کو کمال تک پہنچایا۔ آپ بے نظیر زمانہ مانے گئے ۔ آپ نے پیر جہاں سلطان الموحدین حضرت ظہور الحق والدین شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہ سے چہاردہ خانوادہ کی خلافت واجازت حاصل کی ،حضرت شیخ ظہور حاجی حضورؒ بڑے جلیل القدر اور باعظمت بزرگ تھے ۔ ایک سو ساٹھ سال کی عمر پائی تھی ۔ اکثر سیرو سیاحت کرتے ۔ہند و عرب کے اکثر مقامات پر چلہ کشی کی اور ہر شہر کے عارف و کامل سے معنوی سلوک اور حقیقت شناسی کا خزانہ پایا۔ فخر دو جہاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ کی جاروب کشی چالیس سال کامل بڑے ذوق وشوق سے کی۔ حضرت محمد غوث گوالیریؒ مرشد سے خلافت و اجازت پاکر قلعہ چنار میں جاکر ریاضت و مجاہدے میں مشغول ہوئے اور تیرہ سال درخت کے پتے کھاکر یاد الٰہی میں بسر کی۔ پہاڑی اور جنگلی لوگ اور وحشی درندے پرندے آپ کے مطیع اور فرماں بردار تھے ۔ چنانچہ ایک مرتبہ شیخ خدا بخش غازی پوری آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہیبت ناک شیر بیٹھا ہوا ہے ۔ یہ جھجھک کر ڈرے ۔ غوث العالم نے نظر اٹھاکر دیکھا۔ فرمایا خوف نہ کرو۔ سیر تمکو نقصان نہ پہنچائے گا۔ شیخ نے جب یہ سنا تو مطمئن ہوکر آگے بڑھے اور قدم بوسی سے مشرف ہوئے ۔ آپ نے شیر کو اشارہ کیا۔ جا۔ وہ سر جھکاکر جنگل کی طرف چلاگیا۔ اہل ہند آپ کے بہت معتقد تھے ۔

سلاطین زمانہ اپنے امور و مہمات میں آپ سے رجوع کرتے تھے ۔ بابر و ہمایوں اور اکبر کے شاہانہ دربار کو آپ نے اپنے فیوض و برکات سے معمور فرمایا۔ آپ کی قدر و منزلت شاہانہ دربار میں فقیرانہ اور فقیہانہ حیثیت سے بہت زیادہ تھی۔ خصوصاً گجرات و دکن خاندیش مالوہ کے سربر آوردہ مشائخ آپ کے دامن حقیقت سے وابستہ تھے ۔ آپکے حالات مولینا شاہ فضل اللہ شطاری نے مناقب غوثیہ فارسی میں تحریر کئے ہیں۔ جب شیر شاہ سوری اور ہمایوں کا مقابلہ ہوا۔ اور ہمایوں شکست کھاکر ایران چلاگیا اور

گوالیر بھی شیر خاں کے قبضے میں آگیا۔ شیر خاں کے مصاحبوں نے حضرت غوث کی طرف سے اسے بدظن کر دیا۔ شیر خاں نے اپنے ہمشیرہ زادہ اختر جنگ کو جو افسر فوج تھا حکم دیا کہ گوالیر جاکر شیخ کا سر اتار لو اور خاندان کو تباہ و برباد کردو۔ آپ گجرات کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں جو کچھ گزرا اس کو مصنف "کلیات گوالیر" لکھتے ہیں۔ حضرت شیخ کو مع اہل و عیال قید کر لیا۔ جب عورتوں کو اسیر کرنے کا ارادہ کیا۔ آپکی والدہ نے حضرت کی پشت پر دونوں ہاتھ مار کر کہا اب مستورات کی بے حجابی تک نوبت پہنچ چکی ہے شیر شاہ کے لشکری جب سے زیادہ بے ادبی کرنے لگے ہیں تمہاری غوثیت وولایت کس وقت ظاہر ہوگی۔ آپنے اپنی زبان معجز بیان سے فرمایا۔ (مریخ تو کجائی تا کار خود نمائی) مریخ تو کہاں ہے آ اور اپنے کام دکھا۔ آپ کے فرمانے کے ساتھ ہی مشرق سے مغرب کی طرف آتی ہوئی ایک تلوار ظاہر ہوئی۔ آپ نے شرعی حجت پوری کرتے ہوئے افسر سے کہا تم سب واپس جاؤ درویشوں کا شیوہ بادشاہ کے حق میں دعا کرنا ہوتا ہے۔ اور اس فقیر کا بھی یہی شیوہ ہے۔ اختر جنگ نے کہا شیر خاں کا حکم ہے کہ حضرت کے قتل میں دیر نہ کرو یہ سنتے ہی حضرت کو غصہ آگیا اور فرمایا "اقتل یا مریخ" اے مریخ قتل کر۔ اس آواز کے ساتھ ہی اکثر آدمیوں کا سر تن سے جدا ہونے لگے۔ اور فوجی بیہوش ہوکر گرنے لگے۔ یہ دیکھ کر وہ لوگ فرار ہوگئے۔ اور آپ گجرات کی طرف روانہ ہوئے۔ شیر خاں اس معاملہ سے بہت برہم ہوا اور گجرات تک آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ آخر کار آپ نے شیر خاں کی اذیت اور ظلم پر صبر اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ۹۵۲ھ میں جب شیر خاں نے کالنجر کا محاصرہ کیا اور خود حملہ میں فوج کے ساتھ شریک ہوا۔ جہاں خود کھڑا تھا اسی جگہ پر بارود بھرے ہوئے ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ جن میں آگ لگا کر قلعہ میں پھینکتے تھے۔ اتفاقاً ایک ڈبہ قلعہ سے ٹکرا کر بارود بھرے ہوئے ڈبوں پر پڑا جس سے سب میں آگ لگ گئی۔ جس میں شیر خاں اور دو تین فوجی افسر جل گئے۔ اس تکلیف میں اسی روز شیر خاں دنیا سے کوچ کر گیا۔ جب آپ گجرات آئے تو جنت آشیانی شہنشاہ ھمایوں کی طرف سے خط پہنچا۔

اصل خط مکمل اور اسکا جواب اذکار الابرار میں تحریر ہے۔ یہاں طوالت کی وجہ سے نقل کرنا مشکل ہے۔

خط کا مفہوم یہ تھا کہ ھمایوں نے لکھا تھا کہ حضرت غوث اور دیگر درویشوں کی دعاؤں سے بخیر ایران پہنچ گیا اور دشوار راستہ بھی آسان ہوگیا۔ اور کوئی پریشانی کا سبب نہیں ہے۔ بجز آپکی خدمت کی محرومی کے اور ہردم ہر قدم پر یہ اندیشہ کہ دیکھا چاہیئے وہ دیوزاد لوگ حضور کی ذات ملکوت صفات کیساتھ کیا برتاؤ کرتے ہوں گے۔ یقین رکھتا ہوں صدق دلی کیساتھ کہ جس طرح خدا نے پریشانیوں سے رہائی دلائی اس

ظاہری مفارقت سے بھی نجات بخشے گا۔ قافلۂ دعائے خیر کی راہ آمد و رفت ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے۔
حضرت شاہ گوالیری نے جواب نامہ تحریر فرماکہ بھیجا " سلطانی نامۂ نامی اور ھمایونی صحیفۂ گرامی پہنچا۔ یہاں کے مخلصوں کو زندگانی کی مبارکبادی دی۔ اور جواب اصحاب ملازم رکاب دولت میں انکی خیرو عافیت بھی معلوم ہوئی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ خداوند افسر کو واقعات کے غم واندوہ سے خدا کرے پریشانی نہ ہو۔
" در طریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست " جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ اپنے کسی بندہ کو درجہ کمال پر پہنچادے تو جلالی اور جمالی دونوں قسم کے اسمائے سے اسکی پرورش فرماتا ہے۔ یہ ایک دور جو گزر گیا وہ جمالی کا تھا۔ اب چند روز دور جلالی کی باری ہے۔ بحکم
فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ط ۔ جلد پھر جمال کی نوبت آئی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اول بھی آخر بھی ۔ مولانا علی شیر بنگالی جو نور الھدیٰ ابوالبرکات کی نسل سے ہیں آپ اپنی تصنیف شرح نزہتہ الارواح میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت غوث گوالیری نے افغانان سور کی بدباطنی دیکھ کر گجرات کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہ درویش بھی بھروچ تک آپ کے ہمراہ گیا۔ (بھروچ سے پیشتر آپ نے چانپا نیر میں قیام کیا اور وہاں ایک کتاب " اوراد غوثیہ " لکھی ہے) چند روز کے بعد مجھے احمد آباد قیام کرنے کی اجازت ملی۔ میں احمد آباد آیا اور عمادالملک رضوی کی مسجد میں مقیم ہوا۔ چند دن بعد حضرت شیخ محمد غوث بھی احمد آباد تشریف لے آئے۔

یہاں بعض کوتہ اندیش عالم اور چھوٹی نظر والے خرقہ پوش آپ کے ساتھ دشمنی کا بہانہ ڈھونڈھنے لگے۔ اور آپکی نسبت جھوٹی تہمتیں بیان کرنے لگے۔ آپ کی مخالفت کی ابتدا شیر خاں سوری سے ہوئی جیساکہ ھمایوں کے خط سے بھی ظاہر ہے۔ اس مخالفت کا سلسلہ گجرات میں بھی کچھ دنوں قائم رہا۔ آپ نے بعض " شطحیات " یعنی بلند حقائق کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دیا تھا جن کا سمجھنا کم علم لوگوں کو بہت دشوار تھا۔ (شطحیات) عارف اور موحد لوگوں سے جو بلند سخن صادر ہوتے ہیں انکو سمجھنا مطبخی علما اور دستار بند گروہ کا کام نہیں ہوتا، اس کے ظاہری معنی کچھ اور ہوتے ہیں باطنی کچھ اور دنیادار ظاہر بیں علما صرف ظاہر کو دیکھ کر مخالف ہو جاتے ہیں۔ کہ انکا سینہ علم باطنی سے خالی ہوتا ہے ایسے ہی کلام کو شطحیات کہا جاتا ہے۔ شہزادہ داراشکوہ نے " حسنات العارفین میں ایسے کلمات جمع کئے ہیں ")
وہ لوگ نافہمی کی بناپر اس قدر مخالف ہوگئے کہ آپ کے قتل کا محضر تیار ہوگیا۔ جس کے بانی شیخ علی متقی اور عبدالمقتدر بنبانی ملک زین الدین وغیرہ تھے۔ جب یہ محضر سلطان کی خدمت میں پیش کیا گیا تو سلطان نے پوچھا کہ اس پر سید غیاث الدین قادری اور دوسرے علماء دانش مند اور شاہ وجیہ الدین کے دستخط

کیوں نہیں ہوئے۔ اس پر افضل خاں بنیانی نے کہا سید غیاث الدین کے دستخط کرنے کا سبب معلوم نہیں لیکن شاہ وجیہ الدین خود اھل سلسلہ ہیں انکا دستخط نہ کرنا اسی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ سلطان نے فرمایا حضرت پناہ عالم ہیں اور میں یقینی جانتا ہوں کہ آپ اکابر علما کے مقتدا ہیں۔ اس صورت میں کسی کا پاس نہ کریں گے۔ لہٰذا میں خود حضرت کی خدمت میں جاتا ہوں۔ اور سلطان نے خود حاضر ہوکہ کہا کہ علما نے شیخ محمد غوث کے متعلق محضر تیار کیا ہے۔ اور اسکے اجرا کے بارے میں بیجد مصر ہیں حضرت نے فرمایا ہاں! شیخ علی متقی اور دوسرے علما نے محضر تیار کیا ہے مگر مجھکو اسمیں کفر یا کذب کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ جملہ ارکان اسلام پر آپکا اعتقاد ہے۔ بعض شطحیات جو آپ سے سرزد ہوئے ہیں تو یہ اکثر مغلوب الحال بزرگوں سے سرزرد ہوچکے ہیں۔ ان کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔ اور آپ نے دستخط کرنے سے صاف انکار فرمادیا بلکہ اس قسم کی تکفیر کی سخت مخالفت کی اور اس مسئلہ پر ایک مفصل رسالہ تحریر فرمایا جس میں قول فقہا اور سنداً احادیث و صوفیائے کرام کے اقوال تکفیر کے مسئلہ کو سمجھایا ہے۔ الغرض وہ محضر چاک کر دیا گیا۔ جب مخالف علما نے دیکھا کہ حضرت نے شیخ کے معاملہ میں بادشاہ کو مطمئین کر دیا اور دوسرے سربر آوردہ علما و فضلا مثلاً مولانا بڑا ابوالقاسم سہروردی، سید جمال پنہری ؒ ، مولنٰا سید یحییٰ، قطب الاولیا حسن محمد چشتی ؒ، شیخ محمد ماہ چشتی ؒ، خواجہ عبدالواحد ؒ نقشبندی، مولانا عبدالملک ؒ محدث، مولنٰا سید عالم ؒ، نبیرہ شمع برہانی، شیخ الہداد متوکل ؒ، حضرت سید عرب شاہ ؒ نبیرہ قطب عالم ؒ، مولانا میر عبدالاول ؒ ، شارح بخاری، مولنٰا ابو اسحٰق مودود ؒ ....

سید کمال الدین شیرازی ؒ، شیخ کمال ہمدانی ؒ کو آپکے طرفدار و ہم نوا دیکھ کر مخالفین خاموش ہوگئے۔ یہ سب اپنے دور کے متبحر عالم تھے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت شیخ محمد غوث ایڈر چلے گئے۔ مگر سلطان محمود ثانی آپ کا بڑا عقیدت مند تھا۔ اس نے شاہ وجیہ الدین ؒ سے کہا کہ حضرت شیخ کو آپ میری طرف سے احمد آباد میں قیام کرنے کیلئے کہیں۔ سلطان کا یہ اصرار دیکھ کر آپ احمد آباد تشریف لے آئے اور یہاں قیام کرتے ہوئے ایک خانقاہ اور مسجد تعمیر کی جس کی تاریخ یہ ہے

حضرت غوث جہاں شاہ محمد خطیر　　　مظہر اسرار حق معدن سرمدی
کعبہ صدق و صفا قبلۂ اہل فیوض　　　ساخت چوں بہر خدا مسجد حاجت روا
مسجد ضو بخش شد در دل عبادزاں　　　سال بنائش بگو معبد اہل ضیا

یہاں آپکے فضل و کمال کا شہرہ ہوگیا اور کئی علما و مشائخ آپ کی فیض رسانی نے انسانی کمالات کو پہنچ گئے۔ تقریباً اٹھارہ سال احمد آباد میں آپ کا قیام رہا۔ اور جب شہنشاہ اکبر نے تخت سلطنت پر جلوس

Scanned by CamScanner

فرمایا تو حضرت شیخ محمد غوثؒ نے احمد آباد سے آگرہ اور آگرہ سے مع اہل و عیال کے گوالیر کی طرف مراجعت کی۔ جب آپ آگرہ میں مقیم تھے۔ تو خود شہنشاہ آپکے مکان پر حاضر ہوا اور مراسم تعظیم و تکریم بجالایا۔ آگرہ میں آپ منڈی شیخ میں جو آپ ہی کے نام سے آباد ہوئی تھی مسکن گزیں رہے۔ عام و خاص سب آپکے گرویدہ تھے۔ اور بڑی عزت و توقیر سے آپکے ساتھ پیش آتے تھے۔ آگرہ سے آپ گوالیر تشریف لائے اور ایک خانقاہ تعمیر کی جو غوث پورہ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نحیف البدن و ضعیف الجسم تھے۔ ہر شخص سے خندہ روئی و شگفتہ پیشانی سے گفتگو کرتے اور جوادنیٰ اعلیٰ آپ کے حضور میں آتا اس سے حسن سلوک سے پیش آتے۔ یہ آپکے اخلاق کا اثر تھا کہ بکثرت لوگ آپکے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپکی مجلس قال اللہ و قال الرسول پر منحصر تھی۔ آپکی خانقاہ میں محفل سماع منعقد ہوا کرتی تھی۔ جس میں معرفت و حقیقت کی غزلیں گائی جاتی تھیں۔

ہندوستان میں آپ سلسلۂ شطاریہ کے مقتدا مانے گئے۔ اور اس سلسلہ سے ایسے باکمال مشائخ نکلے جن کے انفاس متبرکہ سے بے شمار لوگ فیضیاب ہوئے۔

جمعہ کی شب ۱۴ رمضان ۹۷۰ھ میں بمقام آگرہ رحلت فرمائی اور نعش مبارک گوالیر لے جاکر دفن کی گئی۔ جہاں آپکے روضہ پر ایک شاندار عمارت بنائی گئی "غوث بے لوث" سے آپکی تاریخ برآمد ہوتی ہے آپکا مزار گوالیر میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

کلیات گوالیر میں ہے کہ اکبر بادشاہ کو قطب الاقطاب سے بہت عقیدت تھی۔ حضرت شیخؒ کے تمام صاجزادوں کے لئے الگ الگ جاگیر مقرر کر دی تھی۔ اور مقبرہ غوثؒ کے خرچ کے لئے دیہات اور برگنات کی جاگیر سے قریب تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ مقرر کیا اور نصف شہر دریا کے کنارے غوث پورہ کے نام سے آباد کیا۔

حضرت محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز نے پینتس (۳۵) محل دیگر نذر و نیاز کیلئے فرمان شاہی کے مطابق بنام قطب الاقطاب شاہ عبداللہ عرف بڑے صاحب نافذ کرادیا۔

مولنا ذکاء اللہ اپنی تاریخ ہندوستان جلد پنجم میں بحوالہ ماثر الکرام کہتے ہیں کہ شیخ کی خانقاہ کیلئے نو لاکھ روپیہ کی جاگیر مقرر تھی اور سو ہاتھی انکی فوج میں تھے اور اکبر بادشاہ انکا مرید تھا۔

آپکے بے شمار خلفا ہوئے جن سے اہل ہند کو بے انتہا فیض پہنچا۔ چنانچہ گوالیر میں مولنا شیخ مبارک دانش مند۔ مولنا بدیع الدین جیلانی سمرقندی، شیخ اللہ بخش شطاری۔ آگرہ میں شیخ نورالدین ضیاء اللہ آپکے فرزند، شیخ عبداللہ صوفی شطاری۔ برہان پور میں، شیخ اکمل الدین برہانی، مولنا لشکر محمد

عارف باللہ، قاضی سراج محمد بنبانی، شیخ نظام گنجوی، شیخ ابراہیم سندھی، شیخ ولی محمد، مولانا شیخ میاں ابا شطاری احمد آباد میں، شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی، مولانا علی شیر بنگالی، شیخ یعقوب صدیقی، مولانا یحییٰ صدیقی، شیخ پیر بن شیخ جلال شطاری، شیخ نور محمد خلیل چاپانیری۔ بڑودہ میں، شیخ صدرالدین محمد ذاکر، شیخ جبیب شطاری، شیخ نظام الدین نارنوی۔ اجمیر میں، مولانا عبدالفتاح ناگوری، شیخ عبداللطیف۔ سنبھل میں، شیخ محمد عاشق شطاری۔ بیرپور میں، خواجہ عالم چشتی۔ ناگور (مدراس) میں، سید عبدالقادر المعروف قادر ولی گنج سوائی بیجاپور (دکن) میں، شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی۔ محمد آباد میں (چاپانیر سے مشہور) شیخ پیر محمد بن شیخ جلال۔ محمود آباد میں، سید حسین ترمذی۔ سرہند میں، شیخ محمد جمالی۔ دہلی میں، شیخ مبارک دانشمند۔ کالپی میں، شیخ جلال واصل۔ بدولی میں، شیخ جیو عبدالحی۔ اجین مالوا میں، شیخ احمد متوکل، مولانا شیخ عالم۔ جامود مالوا میں، شیخ وددواللہ شطاری۔ منڈو (مالوہ) میں، شیخ محمود جلال۔ سارنگ پور (مالوہ) میں، شاہ منجھن شطاری، شیخ عمر، شیخ محی الدین۔ کنتور میں، علامہ سید محمود محقق نیشاپوری، سید ضیا کنتوری۔ بنگال میں، شیخ ابوالفتاح بنگالی، شیخ ابراہیم بنگالی، شیخ حسن بنگالی۔ نارنول میں، شیخ غوث شطاری۔ محمود آباد میں، سید حسین بن سید محمد، شیخ محمد جونپوری، شاہ رند بخاری، خواجہ معین الدین خرابانی، شیخ حسن صاحب دعوت شیخ فرید سوختہ، سید رضی الدین بن سید صفی حسینی، شیخ نور طبقاتی، سید احمد عاشق، شیخ عطاء اللہ گنج نشیں شیخ کمال شاعر، شیخ ابو جنید ابراہیم اوچی، سید فتوح ماورالنہری، شیخ ابوالخیر خراسانی ـــــ ان کے علاوہ بھی آپکے بے شمار خلفا اور کامل مرید تھے۔ میاں تان سین جو فن میں موسیقی میں یکتائے زمانہ تھے آپ ہی کے مرید تھے۔ اور اکبری عہد کے سب سے بڑے گانے والے تھے۔ جن کا شہرہ اب تک ہندوستان میں ہے۔ علامہ ابوالفضل لکھتے ہیں کہ ایسا گویا اس ہزار سال میں پیدا نہیں ہوا۔ اسی تان سین نے کئی قسم کے نئے راگ ایجاد کئے تھے۔ اکبر نے ایک راگ کا نام "درباری"، دوسرے کا "شاہانہ" رکھا۔ تانسین نے جو اقسام "سارنگ" اور "ٹوری" کے ایجاد کئے وہ میاں تان سین کی ٹوری اور میاں کے سارنگ کے نام سے مشہور ہیں۔ ساتویں جلوس اکبری کو راجہ رام چند حاکم باندہ نے اکبر کے دربار میں گانے کے واسطے پیش کیا۔ چونتیسویں جلوس میں انتقال ہوا۔ ان کا مزار اپنے شیخ کے پائین گوالیر میں ہے۔ جہاں بے شمار گویے عرس کے مواقع پر جمع ہوتے ہیں۔

تصانیف:۔ آپکے مصنفات میں "جواہر خمسہ" مشہور و معروف ہے۔ جو مشائخ و صوفیا کا دستورالعمل ہے۔ مولانا صبغۃ اللہ بھروچی نے اسکا عربی میں ترجمہ کیا اور آپکے شاگردوں نے اس پر حاشیہ لکھا۔ جو عرب میں بہت مشہور ہوئی۔ "کلید مخازن" علامہ شاہ وجیہ الدین نے اسکی شرح لکھی۔ اس میں تصوف

Scanned by CamScanner

کے مسائل ہیں۔ " بصایر وضمائر " یہ بھی تصوف میں چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔
"کنزالوحدت ، اوراد غوثیہ ، بحرالحیات ، جواہر سبعہ ، رسالہ صغیر، رفیع الدرجات، سبیل المحققین والمجذوبین، حسن الاخلاق، شرح نودونہ نام، رسالہ جفر"

"حضور سلطان العارفین مخدومنا مولنٰا شہباز محمدؒ کی بھاگلپور میں آمد"

حضرت اقدس ، مخدوم زماں ، غوث جہاں ، شہباز محمدؒ عرش مکاں نے جب بشارت نبوی کے تحت "بھاگلپور" کو اپنے قدم پاک سے عزت بخشی وہ ۹۸۵ھ کی مبارک گھڑی تھی ، جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا دور حکومت تھا ، حضرت اقدس کی عمر شریف ۳۰/ سال تھی۔ (بروایت دیگر ۳۲ سال تھی) آپکے ہم عصر بزرگوں میں دو مشہور زمانہ شخصیت ایک حضرت شیخ سرہندی مجدد الف ثانیؒ کی دوسری حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تھی......

بھاگلپور میں دو بزرگوں کی موجودگی کا پتہ تاریخ سے چلتا ہے۔ اول نیک نام شاہ بندگی (مزار محلہ بھیکن پور) دوسرے حضرت پیرن شاہ بندگی (مزار محلہ اسانند پور)

آپکی آمد سے قبل بھاگل پور ہندوستان کے جغرافیہ پر ایک نقطہ کی صورت میں تھا۔ مگر آپ کے قدم کی بدولت علما، صلحا، سلاطین وقت کا مرکز توجہ بن گیا، اور ہندوستان کی علمی، روحانی، سیاسی فضا پر ابر رحمت بن کر پھیل گیا، اور بر صغیر کا عظیم الشان علمی و روحانی مرکز بن گیا۔ آپ نے آتے ہی ایک عظیم الشان مدرسہ کی بنیاد رکھی۔

آپ کا قائم کردہ مدرسہ علم و عرفان کا سب سے بڑا مرکز

آپ کے حلقہ درس کی وسعت کا یہ عالم تھا بیک وقت پانچ سو طلباء شریک درس ہوا کرتے تھے۔ لاہور ، دہلی ، پنجاب ، سرہند ، بہار بنگال ، اڑیسہ ، جونپور ، قنوج ، غازی پور وغیرہ سے طالبان علم و عرفان علم کی پیاس بجھانے ٹوٹے پڑرہے تھے۔ اس حقیقت کا اعتراف ہر ایک نے کیا ہے۔ کچھ تفصیل آپ بھی دیکھ لیں

(۱) حضرت مولانا محمد شاہبازؒ جو ایک بہت بڑے عالم و فاضل ، صوفی اور مسلم شریعت و روایات پر سند مانے جاتے ہیں انہوں نے بھاگلپور میں ایک مدرسہ ۹۸۵ھ/۱۵۷۶ء میں اکبر کے عہد میں قائم کیا، یہ

مدرسہ اور مولنٰا شہبازؒ کی عبادت گاہ اب بھی مسجد کے نزدیک موجود ہے، جو ریلوے اسٹیشن کے دکھن جانب واقع ہے۔

انہوں نے بہت ہی سخت ضابطۂ حیات تشکیل کیا انکے مقدس سلسلے کے ماننے والے اب تک اسی پر عمل کرتے ہیں محلہ مولناچک جہاں یہ سب زیارت گاہیں ہیں، ایک زمانہ میں عربی و فارسی کے مشہور عالموں کی بستی تھی جو مولنٰا شہباز رحمۃ اللہ کے مدرسہ میں استاذ کا کام کرتے تھے۔"

اس میں دو سو طلباء فارسی اور عربی کی تعلیم پاتے تھے۔ ان کے لڑکے حضرت مولانا سلامؒ کے سامنے اس مدرسہ کی بہت ترقی ہوئی...... جہانگیر سے لیکر مغل شہنشاہوں کے دور حکومت کے آخیر تک

(۲) جہانگیر کے زمانہ میں بہار کے مشہور عالم مولانا شہبازؒ محمد نے بھاگلپور شہر میں ایک بڑا مدرسہ قائم کیا اس مدرسہ کی بہت شہرت تھی۔ اور اس میں ہندو طلبا بھی تھے" (ص ۱۰۷)

" بہار تھروی دی ایجز" نامی کتاب کے مصنف آر۔ آر۔ دیواکر، سابق گورنر آف بہار اور " کمپری ہن سو ہسٹری آف بہار" کے مصنفین سید حسن عسکری اور قیام الدین احمد لکھتے ہیں۔

شاہجہاں اور اورنگ زیب کے دور حکومت میں مشہور عالم بھاگلپور کے مولنٰا شاہباز (رحمۃ اللہ علیہ) تھے وہ مسلم شریعت و روایت پر سند مانے جاتے تھے۔ جب دلی کے علما میں کسی مذہبی مسئلے کی تشریح پر اختلاف رائے ہوتا تھا تو معاملہ انکی رائے معلوم کرنے کیلئے انکے پاس بھیجا جاتا تھا۔

" آخری کتاب کے مختلف صفحات پر حضرت مخدوم کی خانقاہ کے کتب خانے، مدرسہ، آستانے، یہاں تک کہ آپ کے محلے تک کی اہمیت و تعریف اہل نظر، اہل دل کے لئے سامان محبت ہے۔ سب کو ایک جگہ کر کے پیش کرتا ہوں ـــ

" دو نہایت کتب خانوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو بھاگل پور شریف اور پھلواری شریف کی خانقاہ سے منسلک ہیں (ص ـ ۳۹۰) بہار میں ایک اہم علم کا مرکز بھاگلپور تھا۔ سبھی مدرسوں میں سب سے مشہور مدرسہ جہانگیر کے دور میں حضرت مولنٰا شہبازؒ کا قائم کردہ مدرسہ تھا۔ مولنٰا شہبازؒ بہت زبردست مذہبی جذبہ رکھنے والے بے پناہ قابلیت کے مالک تھے (س ـ ۳۹۲ ـ ۳۹۳) بہت سے عربی مدارس یعنی اعلی تعلیم والے کالج تھے مگر ان میں خاص مدرسہ بھاگلپور میں حضرت مولنٰا شہبازؒ کا مدرسہ تھا (ص ـ ۳۷۷) بھاگلپور میں بہت سے اہم محلے ہیں۔ جن میں ایک محلہ ملاچک ہے جہاں سترہویں صدی کے بزرگ حضرت شہبازؒ کا آستانہ ہے (ص ۴۰۷) حضرت مولانا شہبازؒ کا مدرسہ بہار کے پانچ اہم مدارس میں سے ایک تھا (ص ۵۵۵)

یہ وہ اقتباس ہے جو دریا سے قطرے کی مثال ہے، عہد مغلیہ سے لیکر انگریزوں کے دور حکومت

تک تمام مورخ، محقق اس بات پر متفق ہیں اور ہر ایک کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ حضرت اقدس مخدوم مولٰنا شہباز محمد قدس سرہ برصغیر کی فقید المثال شخصیت کا نام ہے، آپکا علمی و روحانی مقام بہت بلند ہے اور آپکا قائم کردہ علمی مرکز برصغیر کا اہم ترین علمی و روحانی مرکز رہا ہے جس نے ہزاروں علم و عرفان کے پیاسوں کو سیراب کیا ہے۔ یہ عربی و فارسی کے جمیع علوم و فنون کی یگانہ روزگار یونیورسیٹی رہی ہے جسے ہم "جامعہ شہبازیہ" کے نام سے جانتے ہیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے نامور علما، فضلا، مقتیان کرام اور مشائخ اس مدرسہ کے سند یافتہ ہیں، جو بعد میں بڑے بڑے علمی و روحانی مراکز کے مالک ہوئے

آپ کے ذریعہ جن علوم و فنون کا درس ملا اور جنکی ترویج و اشاعت ہوئی اس پر ایک نظر ڈالئے تو سمندر موجیں مارتا نظر آئے گا۔ ۱۔ حفظ قرآن ۲۔ فن قرات سبعہ ۳۔ فن تجوید ۴۔ علوم قرآن ۵۔ تفسیر ۶۔ اصول تفسیر ۷۔ حدیث ۸۔ اصول حدیث ۹۔ اسانید حدیث ۱۰۔ اسماء الرّجال ۱۱۔ جرح و تعدیل ۱۲۔ تخریج احادیث ۱۳۔ لغت احادیث ۱۴۔ فقہ ۱۵۔ اصول فقہ ۱۶۔ رسم المفتی ۱۷۔ عقائد ۱۸۔ مناظرہ ۱۹۔ فرائض ۲۰۔ سیر ۲۱۔ کلام ۲۲۔ معانی ۲۳۔ بدیع ۲۴۔ بیان ۲۵۔ منطق ۲۶۔ فلسفہ ۲۷۔ حکمت ۲۸۔ ہیئت ۲۹۔ اخلاق ۳۰۔ تاریخ ۳۱۔ علم الانساب ۳۲۔ لغت ۳۳۔ ادب ۳۴۔ ریاضی ۳۵۔ توقیت ۳۶۔ اوفاق ۳۷۔ رمل ۳۸۔ جفر ۳۹۔ نجوم ۴۰۔ علم فلکیات ۴۱۔ تعبیر ۴۲۔ تکسیر ۴۳۔ عروض ۴۴۔ بلاغت ۴۵۔ معانی ۴۶۔ صرف ۴۷۔ نحو ۴۸۔ حساب ۴۹۔ ہندسہ ۵۰۔ جبر و مقابلہ ۵۱۔ سلوک ۵۲۔ تصوف۔

اوّل ان جملہ علوم کی تعلیم و تدریس خود حضرت اقدسؒ فرماتے رہے۔ اک زمانہ بعد اپنے خلفا و شاگردان میں تدریس کی خدمت تقسیم فرمادی اور شعبے بانٹے جس کو جس فن میں ماہر جانا اسکے ذمہ اُس فن کی تعلیم دینی مقرر کی ان سب کے باوجود ہر ایک فن پر آپ ہی نگراں رہے اور مشکل و دشوار مقامات کو حل فرماتے رہے۔ درس و تدریس ہی آپکی زندگی کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ تقریباً ستر سال متواتر آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ اپنے وصال سے کچھ لمحہ پہلے تک آپ نے درس حدیث مشکوٰۃ المصابیح کا دیا۔ مختلف درجات اور مختلف علوم کیلئے آپ نے اوقات بانٹ رکھے تھے البتہ علوم حدیث اور علوم فقہ سے آپکو عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ علوم و عرفانِ حدیث نبوی میں آپ اُس مقام پر پہنچ گئے جہاں آپکا ثانی دکھائی نہ پڑتا تھا۔

علوم احادیث نبوی میں آپکا مقام تحقیق

علم حدیث سے آپکا عشق اور قلبی لگاؤ اس حد تک تھا کہ آپ اسمیں ایک حرف کم و بیش گوارہ نہیں

Scanned by CamScanner

فرماتے تھے۔ آپکی خواہش رہتی کہ جو الفاظ زبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلے ہوں وہی ہو بہو ہم تک پہنچیں۔ ایک دفعہ آپ مشکوۃ شریف کا درس دے رہے تھے شاگرد بحث ایمان پڑھ رہے تھے جب اس حدیث پر پہنچے الحیاء شعبة من الایمان تو حضرت اقدسؒ کے سامنے جو نسخہ تھا اسمیں من الایمان لکھا تھا اور شاگردوں کے نسخے میں " ھی الایمان " آپ نے شاگردوں سے پوچھا تم میں ایسا کوئی ہے جو بارگاہ رسالتؐ سے استفسار کر سکے کہ صحیح عبارت کیا ھے حضورؐ نے من الایمان فرمایا ہے کہ ھی الایمان؟ سب کے سب سکتے میں آئے اور بیک زبان کہنے لگے

(یا شیخ ایں مرتر ابا ید) حضور ہم اس لائق کہاں یہ خصوصیت تو آپ ہی کو زیبا ہے۔

آپ مراقب ہو گئے اتنا طویل مراقبہ فرمایا کہ سارا جسم پاک پسینے میں ڈوب گیا مسلسل بارہ گھنٹہ مراقبہ کر کے پوری کتاب مشکوۃ المصابیح کی درستگی فرمادی۔ اپنے خاص مرید حضرت باب اللہ چشتی کے اصرار پر دربار سرور کونینؐ کی کچھ نادر تفصیلات بھی بتائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی دہرایا صاحب مظہر العجائب مولانا اشرف بہاریؒ نے خوب بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضور اقدسؒ جب بارگاہ رسالت میں مشکوٰۃ شریف لے کر پہنچے تو سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں مخاطب کیا، محمد شہباز! تو نے اپنے آپ کو ہماری نبوت وولایت کے یقیں میں کیا خوب سنوارا ہے اسی وجہ سے اس عالم روحانیت میں حاضری کی بعد ہماری خدمت میں (حدیث کی) سماعت اور میری زیارت کی اجازت تجھے دی گئی۔ تو پوری مشکوٰۃ المصابیح کو درست کرلے۔ سبحان اللہ..........

بارہ گھنٹہ کے مراقبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری مشکوٰۃ المصابیح سنی اور رحمت عالمؐ کی زبان اقدس سے جو کلمات نکلے تھے اسکی تصدیق کرائی۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ (۲) رخصت ہونے کے وقت اپنی انگشت مبارک سے ایک انگشتری نکال کر خود سے آپکو عطا فرمائی جس پر "الحق" کی عبارت کندہ تھی۔ حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ کو بارگاہ رسالت سے یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ نے بالمشافہ ساٹھ حدیثیں بلا واسطہ راوی خود صاحب حدیث پیغمبر کون و مکاںؐ سے سماعت کیں عالم روحانیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے آپ تک پہنچائیں۔ جسے آپ نے ستین شریف کے نام سے جمع کیا اسکی شرح کوکب دُرّی کے نام سے حضرت ملا احسن اللہ عباسی دیوروی نے کی ہے

۱۔ محمد شاہباز در یقین نبوت وولایت ماخوب خود را آراستہ، تا تر ادریں عالم محسوس قلبی و مشهود سمعی و بصری بسعادت ملازمت ما جا دادند و تو تمام مشکوٰۃ المصابیح درست کن

۲. بوقت رخصت انگشتری از دست خاص خود کہ نور بین اصبعین الحق از دست خود مرحمت فرمودند۔

حضرت مخدوم بندگی قدس سرہ کا مقام تفقہ

حضرت اقدس مولٰنا شہباز محمد قدس سرہ کی ذات پر اتنی روشن و تابناک ہے کہ " جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے کی دلیل نظر آتی۔ جس طرح " محدث " کی حیثیت سے آپ ممتاز ہیں۔ اسی طرح " فقیہ " کے منصب پر بھی بیشمال و بے نظیر ہیں ـــــ

دلی کے دربار[1] شاہی میں جب " حقہ پینے " پر علمائے دربار کا اختلاف ہوا تو آپکے پاس استفتا آیا اور آپکی رائے دریافت کی گئی، حضرت نے دلائل دیئے اور حرمت کارد فرمایا آخیر میں فارسی اردو کی آمیزش سے جو جملے استعمال کئے ہیں اسے نقل کرتا ہوں تاکہ اردو خواں حضرات بھی دیکھیں کہ اردو کی نشوو نما میں خانقاہ شہبازیہ کا کتنا حصہ رہا ہے۔

آپ لکھتے ہیں ـــ " کف کافر چوں گلو میں اٹک کر یاد الٰہی کے مانع ہوتا ہے بنا بریں تدبیر دفعیہ کیلئے عندالفقیر دود کشی جائز ہے " کف کافر کے معنی حکمت و طب کی نعت میں بلغم کے ہوتے ہیں اور بلغم گلے میں اٹک کر ذکر سے روکتا ہے۔ مگر کف کافر اور یاد الٰہی سے روکنا کیا خوب جملہ ہے اہل علم ہی اسکا مزا جانتے ہیں۔

بہر حال آپ نے فرمایا کہ بلغم گلے میں اٹک جاتا ہے اور اس سے ذکر الٰہی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اسکو دور کرنے کی تدبیر کے لئے حقہ کا دھواں کھینچا جاتا ہے۔ اور یہ فقیر کے نزدیک جائز ہے۔

پنجاب کے ایک سید زادے مسجد میں بھنگ گھونٹ رہے تھے۔ آپ کو اطلاع ملی تو آپ نے انہیں منع فرمایا اور مسجد سے باہر نکال دیا۔ رات میں آپ نے خواب دیکھا کہ وہی سید زادے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوئے مبارک پر سر رکھے رو رہے ہیں اور آپ کی شکایت کر رہے ہیں۔ کہ شہباز محمد نے ہمیں ذلیل و رسوا کیا ہے، آپ صبح کو بیدار ہوئے تو پھر اسی سید زادے کو مسجد میں بھنگ گھونٹتے ہوئے دیکھا آپ نے اور زیادہ سختی سے منع کیا۔ دوسری رات پھر وہی منظر خواب میں سامنے آیا۔ تیسرے دن پھر سید زادے کو اسی کام میں مشغول دیکھا۔ آپ نے سختی سے ڈانٹ کر پھر مسجد سے باہر نکال دیا۔ تیسری رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے پھر مشرف ہوئے آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے حکم ہوا۔ " اے شہباز محمد ! اس شخص کو کچھ مت کھو کہ میں اس کا شفیع ہوں "

(اے شہباز محمد ایں کس راچیزے مگو کہ من ایں کس را شفیع ام)

---

[1] بعہد بادشاہ جہانگیر

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں انتہائی ادب کے ساتھ عرض کیا۔ اے ہم غلاموں کے مالک ! حضرت اعلیٰ واقدس ! جو کچھ آپ فرماتے ہیں بالکل صحیح اور درست ہے لیکن ایسی شفاعت تو صرف آپ ہی کی ذات کو زیبا ہے یا پھر اسے جو شریعت کی فرماں روائی، تبع گزاری اور عدل گستری میں حضور کی ان صفتوں کا مظہر ہو۔ ہم ایسے لوگ تو زمین شریعت کی غلامی کے پروردہ ہیں، ہم مجال نہیں رکھتے کہ آپ کی شریعت مطہرہ سے ذرہ برابر دوری اختیار کریں اور اس کام کا حکم دیں جو آپکی شریعت میں ناپسندیدہ ہے کہ ہم لوگ شاعت کبریٰ کے درجے میں نہیں اور آپکی شریعت و تقویٰ کے ملک کے حاکم تخت نشیں اور اولیٰ الامین نہیں ہیں......

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اس مودبانہ، نیاز مندانہ جواب سے بہت خوش ہوئے ،اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی جانب رخ انور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا.........

شہباز محمد شریعت کے احکام کو نافذ کرنے میں بہت خوب ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔ آپ انہیں شریعت پاک کے دارالسلطنت میں محاسبہ کی خدمت سپرد فرمائیں، نیز صاحبان اولی الامر کے دستور کے مطابق ولایت و معرفت کی سند بھی عطا کریں۔ [نوٹ :- ۱. آنچہ جناب بندگان، حضرت اعلیٰ اقدس فرمودند عین صواب است و مسئلہ لاجواب۔ ولیکن ایں شفاعت کبریٰ بر ذات ھمایون تست یا بر کسے کہ ہم صفت تو باشد در فرماروائی و تبع گزاری و معدلت سنجی وازما مردم کہ پروردہ زمین عبودیت شرع ایم نمی توانیم کہ ذرہ از مراسم شریعت عزائے تو تفاوت نمائیم کہ در عرف شرع تو ناپسندیدہ باشد بامر نتوانم کرد کہ ما مردم بدرجۂ شفاعت در زمین شرع و ورع حاکم تخت نشین و اولی الامین نباشم

۲. شاہباز محمد! برائے تقدیم امور شرعیہ خوب است بہ علی مرتضیٰ فرمودند کہ سند خدمت احتساب ایں دارالملک شریعت عزا بہ دستور اولی الامران ولایت و معرفت بہ او دہانند۔]

صاحب مقام بزرگوں نے اسی لئے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کی ولایت کی سند پر آخری دستخط سلطان العارفین ؒ کا ثبت ہوتا ہے اور آپکی مہر منقش کی جاتی ہے۔

آپ گیارہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں ــــ آپکے مقام تفقہ کی بلندی پر اس سے روشن ثبوت اور کیا ہوگا اور آپ کے مجدد ہونے سے کوئی اہل علم اہل نظر کب انکار کر سکتا ہے۔

حضرت عالمگیر شہنشاہ ہند نے آپکے شان تفقہ تقوی و طہارت اور آپکے مجدد اعظم ہونے کا اعتراف س خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ حضرت اورنگ زیب نے فرمایا ــ شہباز محمد ابو حنیفۂ وقت ماست و

بر تشرع و تورع و طریقت وے ہر کسے را اقرار است

شہباز محمد ہمارے دور کے ابو حنیفہ ہیں، انکی علوم شریعت کی آگہی، تقوی کی بلندی، اور طریقت کی سلطانی کا ہر شخص کو اقرار ہے ہر شخص کا مطلب ہے ہر اہل علم اور اہل نظر قائل ہیں اور اعتراف کرتے ہے کہ بلا شبہ آپ گیارہویں صدی میں اس شان کے حامل مجدد اعظم فقیہ واحد النظیر اور عارف باکمال ہیں۔

حضرت علامہ مفتی درویش محمدؒ فرمائے ہیں میرے استاذ الاساتذہ جامع علوم و فنون ہیں اور جمیع علوم میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہیں، فقہ میں نعمان ابن ثابت، حدیث میں ابن حجر عسقلانی ہیں۔ ہزارہا فتاوے آپ کی بارگاہ میں آتے رہتے ہیں ہر ایک کا جواب شافی عطا فرماتے ہیں۔

سلطان العارفین کی صلابت دینی

احکام شریعت میں کسی کی رعایت نہیں فرماتے، سنت سے انحراف سر مو گوارا نہیں۔ حضرت مفتی محمد درویشؒ فرماتے ہیں کہ مرزا رستم قندھاری جہانگیر کے زمانے میں صوبۂ بہار کے ناظم مہمات تھے زیارت کی غرض سے حاضر ہوئے اور دعا کے طالب۔ آپ درس میں مشغول رہے اسکی جانب کوئی توجہ نہ کی۔ گھنٹوں وہ بیٹھا رہا۔ آخر اس نے عرض کیا، کہ دعا کا طالب ہوں اور حضرت کوئی توجہ نہیں کرتے حالانکہ مجھے سیادت کی جزویت حاصل ہے۔ سید کی نسبت کا تو خیال کریں۔ آپ نے فرمایا تمہاری نسبت سیادت کا خیال ہی تو کیا گیا کہ تمہیں مدرسہ میں آنے کی اجازت دی۔ تم بہت ساری بدعتوں اور بری حرکتوں کے مرتکب ہو جب ان سے توبہ کر لوگے تو تمہاری نسبت کی قدر افزائی کی جائیگی اور خوب نوازا جائیگا۔ ہرچند وہ اصرار کرتا رہا لیکن حضرت اقدسؒ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ درس مکمل کیا اور مسند سے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے حق کا اظہار فرمانے میں کبھی دشواری محسوس نہیں کی، دین کے معاملات میں انتہائی بیباکی کا اظہار فرماتے۔

شاہزادہ خرم کی حاضری، اور ہندوستان کی سلطنت کا حصول

۱۰۳۵ھ میں شاہجہاں ابن جہانگیر بادشاہ آپکی خدمت میں راج محل ہوتا ہوا بھاگلپور حاضر ہوا۔ نور جہاں کی سیاسی عتاب کا ذکر کیا۔ ہندوستان کی بادشاہی سے ناامید ہونے کا سبب بتایا، اپنے والد جہانگیر کی بے اعتنائی کا تذکرہ سنایا، داماد کو تخت نشین کرانے کی ضد نور جہاں کئے بیٹھی تھی۔ جہانگیر اس کے ہاتھ مجبور تھا۔ الغرض فیصلہ کن لہجہ میں آپ سے عرض کیا۔ ”اب آپکی دعا چاہے تو بادشاہ بناوے ورنہ کوئی

Scanned by CamScanner

تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی" آپ نے خاموشی سے اسکی روداد سنی پھر فرمایا تمہیں ہندوستان کی سلطنت چاہئے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تمہاری عبا کا دامن زمین پر لوٹ رہا ہے۔ جو سراسر شریعت کے خلاف ورزی ہے جب خود بادشاہ شریعت کا پابند نہ ہو گا تو رعایا کتنی گمراہ ہو گی۔ آپ نے قینچی منگوائی اور شہزادہ خرم کو حکم دیا دامن کا زائد حصہ تراش کر طلبا کو دیدو تاکہ وہ ٹوپیاں بنالیں تاکہ بادشاہ کے لباس کی عزت بھی ہو جائے اور بچوں کی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ خرم نے نہایت ادب سے آپکے حکم کی تعمیل کی، حضرت اقدس رح کو شہزادہ کی اتباع شریعت مہربان کر گئی کہ جب اس نے آپ کی طرف دیکھ کر عرض کیا۔

"کیا ہندوستان کا تخت و تاج میرے مقدر میں ہے؟"

آپ نے برج بھاشا اور اردو کی ملی جلی تہذیب سے اپنا تاریخی جملہ ارشاد فرمایا، جو خرم کی تقدیر بدل گیا۔ اور وہ شاہجہاں بن کر تخت نشین ہو گیا۔ آپ نے فرمایا "لچھن ہی ایسے ہیں"

شہزادہ خرم آپ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے اس جملہ کو سن کر جھوم اٹھا اور عرض کیا اب مجھے بادشاہ بننے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

خرم سیدھے لاہور پہنچا جہاں جہانگیر علیل تھے۔ امراء اور وزرا شہزادہ پر مہربان ہو گئے۔ اور جہانگیر کے انتقال کے بعد سب نے مل کر شہزادہ خرم کی بالاتفاق لاہور میں تاج پوشی کی اور بادشاہ بن گیا۔

ڈاکٹر لطف الرحمن نے تحریر کیا ہے کہ:۔

اس ناخرم شہزادہ خرم کے لچھن نے آستانۂ شہباز کی قدم بوسیوں سے فروغ پایا اور حد شریعت کی تلقین پاکر جلوس شاہی کے بعد اس شہزادہ شادکام کا پہلا فرمان جو کشور ہند کے تخت شاہی سے نافذ ہوا وہ یہ تھا کہ سرکار دوعالم ؐ کے اخلاف اور سادات کو سجدہ شاہی کی بدعت سے بریت بخشی جائے۔ بظاہر یہ ایک فرمان تھا مگر اس کی تہہ میں حکومت ہند کے سینے پر بھاگلپور کا نقش اجاگر ہے (ص ۵۲)

تذکروں میں آیا ہے کہ بعد تخت نشینی شاہجہاں نے اپنے قاصد کو دستاویز جاگیر اور مراسلہ کے ساتھ حضور سلطان العارفین رح کی خدمت میں بھیجا۔ حاضری کی اجازت طلب کی اور دعائے خیر کی التجا۔

قاصد جس وقت پہنچا آپ حقہ نوش فرما رہے تھے۔ خط پڑھا تو آپ کے روئے مبارک پر ناگواری ظاہر ہوئی جاگیر کے سارے دستاویز کو چاک کر کے حقہ کے چلم پر ڈال دیا۔ اور جواباً آپ نے تحریر فرمایا۔

(ترجمہ) تم بادشاہ ہو گئے اللہ کا شکر ہے۔ تم نے یہاں دوبارہ حاضری کی اجازت طلب کی ہے۔ جان لو اس وقت تم حاجتمند شہزادہ تھے۔ فقیر سے تمہاری ملاقات جائز تھی اب تم بادشاہ ہو گئے تم سے ملاقات جائز نہیں "العلماو ورثۃ الانبیا مالم یخالطون الملوک" (علمائے حق انبیا کے وارث ہیں وہ بادشاہوں

Scanned by CamScanner

سے میل جول نہیں رکھتے) اور تم نے یہ جاگیر کی سند کیوں بھیجی ہے۔ کہا تمہارا رازق کوئی اور ہے......؟ اور میرا رازق کوئی اور......؟ جان لو میرا اور تمہارا رازق ایک ہی ہے اگر اس کے خلاف ہوتا تو شاید میں تمہاری سند قبول کرنے کی سوچتا۔

شاہ مارا داہ دہد منت نہد

رازق ما رزق بے منت دہد

(بادشاہ مجھے دس دیتا ہے تو احسان جتاتا ہے، ہمارا رازق بغیر احسان جتائے رزق عطا کرتا ہے)

ہاں تم نے دعائے خیر کی گذارش کی ہے۔ "البتہ علماؤ فقرائے سلوک را باید کہ بحق سلطان عادل دعائے خیری کنند" (البتہ علماء اور راہ سلوک کے فقیروں کو چاہئے کہ انصاف ور بادشاہ کے حق میں دعائے خیر کیا کریں)

تمہارے حق میں ہماری دعا ہے۔ جب تک تم میں عدل کی صفت باقی رہے گی میری دعا تمہارے حق میں ہوتی رہے گی۔

حضرت سلطان العارفین اور اتباع سنت

حضور سلطان العارفین قدس سرہ وحدت الوجود کے قائل تھے۔ اور مقام ولایت میں محمدی المشرب تھے۔

آپ نشست و برخاست، لباس، غذا، گفتگو میں سنت کا بڑا لحاظ فرماتے تھے۔ تا حیات آپکی زبان مبارک پر صراحی کا لفظ اس لئے نہیں آیا کہ عموماً اسکا ذکر یا استعمال شراب کے ساتھ ہوتا ہے۔

لباس:- پیراہن، تہبند، دستار، کبھی۔ پیچ گوشہ کلاہ۔ (ٹوپی)۔ وقت درس وامامت، عبا ایام جوانی میں جس طرح ایک تہہ والا پیراہن استعمال فرماتے تھے۔ خواہ گرمی ہو یا سردی اسی طرح پتلا سا پیراہن ضعیفی میں بھی استعمال فرماتے تھے۔ سردی کے زمانے میں بھی دست مبارک میں پنکھا رہتا تھا اور آپ جھلتے رہتے تھے یہ عشق الہی کی تپش اور حرارت تھی کہ سردی کے موسم میں بھی ایک ہی لباس زیب تن فرماتے تھے۔ اور پنکھے کو دست مبارک سے جھلتے رہتے تھے۔

بستر مبارک:- آپ چارپائی پر بغیر بستر اور خاصہ کے استراحت فرماتے، یہاں تک کہ نشانات ظاہر ہوجاتے تھے۔ اکثر زمین پر بھی سوتے تھے۔

فرماتے تھے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابگاہ میں نہ چارپائی ہوئی نہ بستر۔ میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا کرنے سے بدعت کا ارتکاب نہ ہوجائے..........

Scanned by CamScanner

آپ جب قیلولہ فرماتے (تھوڑی دیر آرام)اس وقت بھی اس انداز میں لیٹتے کہ آپ کا جسم مبارک لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)کی شکل بن جاتا۔ یعنی اپنے دونوں پاؤں کو سمیٹ لیتے دونوں کہنیاں سر اقدس کے نیچے رکھتے......

غذا :- آپ صائم الدہر تھے۔ ہمیشہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ہفتہ میں صرف ایک دن غذا فرماتے تھے جسے "مقطعی" کہا جاتا ہے۔ چالیس سال تک متواتر حضرت اقدسؒ کا یہ معمول رہا۔ مخصوص خلفا کے بیحد اطرار پر آپ نے اخیر عمر شریف میں دوبارہ ہفتہ کے اندر مقطعی تناول فرمانے کا معمول بنالیا۔ بقیہ دنوں روزے میں گزارا کرتے۔ اتنی ریاضت شاقہ کے باوجود آپکے چہرہ مبارک اور پیشانئ کرامت پر کبھی ملال ظاہر نہیں ہوا۔

آپکے پس خوردہ طعام کی برکت

جب آپ "مقطعی" (یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو چاول باریک، صاف روٹی اور مرغ کے گوشت، دہی سے تیار ہوتا ہے)تناول فرماتے تو آپکے دسترخوان کا بچا ہوا کھانا اہل خاندان اور مخصوص خلفا میں بطور تبرک تقسیم کیا جاتا۔ حضرت قدوۃ العلما زبدۃ العرفا مولانا خواجہ علیؒ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کے الش (بچے ہوئے کھانے)کو بطور تبرک ساتھ لے جاتے۔ مایوس، لاعلاج، مریضوں کو کھلاتے وہ شفا یاب ہوجاتے۔ جذامی، برص والے، ایسے ہی دیگر امراض والوں پر ہم نے اسے آزمایا اور سب کے حق میں داروئے شفا پایا۔ البتہ وہ جو یقین کامل سے محروم ہوا شفا سے دور ہوا............

نوٹ :- آج بھی مقطعی کی نذر کا سلسلہ جاری ہے، بڑی سے بڑی پریشانیوں سے چھٹکارے کے لئے یہ نذر مانی جاتی ہے۔ مقصد و مراد کی تکمیل کے بعد حضرت صاحب سجادہ کے ذریعہ یہ نذر گزاری جاتی ہے۔ اسکے مجاز صرف صاحب سجادہ ہی ہوتے ہیں کہ وہ جملہ آداب اور طریقوں کو بہتر جاننے والے ہیں۔

حضرت اقدسؒ قدس سرہ کے القابات

۱. محی السنة ۲. ماحی البدعة ۳. مولوی المعنوی ۴. الشیخ العالم ۵. الفقیه الذاهد ۶. مجدد رمائة حادی عشر ۷. سلطان العارفین ۸. نائب النبی ۹. امام الاولیا ۱۰. ناصر المسلمین ۱۱. قوة الدین ۱۲. سند المحدثین ۱۳. ابوحنیفه زماں ۱۴. عرش پرواز ۱۵. بحر السلاسل ۱۶. تاج الشریعة ۱۷. معجزة من معجزات النبی ۱۸. کنز العلوم والمعارف ۱۹. رحمة الله ۲۰. افضل الناس ۲۱. امام لائمة ـــــ

Scanned by CamScanner

(معانی) ۱. سنت کو زندہ کرنے والے ۲. بدعت کو مٹانے والے ۳. پوشیدہ علوم کے مالک ۴. عالم کے شیخ ۵. پرہیزگار فقیہ ۶. گیارہویں صدی کے مجدد ۷. عارفوں کے بادشاہ ۸. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ۹. اولیا کے امام ۱۰. مسلمانوں کے مددگار ۱۱. دین کی قوت ۱۲. محدثین کے لئے سند ۱۳. وقت کے ابو حنیفہ ۱۴. عرش کی بلندی پر پہنچنے والے ۱۵. سلسلوں کے سمندر ۱۶. شریعت کا تاج ۱۷. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ۱۸. علوم و معارف کا خزانہ ۱۹. اللہ کی رحمت ۲۰. دنیا کے لوگوں میں افضل ۲۱. اماموں کے امام ۔ حضرت مخدومنا و مولنٰا شہباز محمد قدس سرہ کے یہ وہ خطابات ہیں جسکے ایک ایک لفظ آپکے علوم فنون و معارف کی سچی عکاسی کر رہے ہیں ۔ نیز یہ خود ساختہ خطابات نہیں بلکہ اپنے دور کے بلند بالا ہستیوں کے عطا کردہ ہیں جن میں ہر ایک خود علوم و معارف کے آفتاب و ماہتاب ہیں ۔ جیسے حضرت مولنٰا قاضی شاہ محمد عباسیؒ ، حضرت علامہ ابن حجرؒ حضرت مولنٰا سید شاہ میر یٰسن سامانی محدثؒ ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ، حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ حضرت مولنٰا خواجہ علیؒ ، حضرت مفتی محمد رد رویشؒ حضرت میر سید احمد لاہوریؒ وغیرہ ہیں۔

حضرت اقدس کے آسمانی خطابات

۱. قطب ۲. غوث ۳. فقیر ۴. ھادی ۵. مسکین ۶. معین ۷. غفور ۸. کریم ۹. رحیم ۱۰. مخدوم ۱۱. ولی ۱۲. مولانا

حضرت اقدس محو عبادت تھے کہ ندائے غیبی نے پیہم سلام سے آپکو اس طرح مخاطب فرمایا۔

اسلام علیک یاقطب شہباز محمد — اسلام علیک یاغوث شہباز محمد

السلام علیک یافقیر شہباز محمد — السلام علیک یاھاری شہباز محمد

السلام علیک یامسکین شہباز محمد — السلام علیک یامعین شہباز محمد

السلام علیک یاغفور شہباز محمد — السلام علیک یاولی شہباز محمد

السلام علیک یاکریم شہباز محمد — السلام علیک یارحیم شہباز محمد

السلا علیک یامخدوم شہباز محمد — السلام علیک یامولنا شہباز محمد

اسی آسمانی نداء و خطاب کو مندرجہ ذیل رباعی میں حضرت مولنا سید محمد راحق شہبازی علیہ الرحمۃ نے سہولت کی خاطر یکجا فرمادیا ہے تاکہ یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ اجازت لیکر اس کا ورد کرنا حل مشکلات کے لئے و دیگر امور میں کشائش اور بلندی مقامات کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

Scanned by CamScanner

شہباز قطب وغوث فقیر است دھادیم — مسکین، معین، غفور، کریم است دائمم
مخدوم جملہ عالم وبیشک ولی، رحیم — مولانا ایست در صف مردان خالقم

حضرت اقدس کے مدرسہ سند یافتہ شاگردان

حضرت سلطان العارفین کا مدرسہ دور مغلیہ میں علوم و فنون کا وہ بحر بیکراں تھا جس سے سیراب ہونے والوں کا احاطہ کرنا بڑا مشکل کام ہے نیز اس دور میں آج کی طرح نہ داخلہ رجسٹر ہوا کرتا تھا نہ حاضری بہی۔ ہزاروں ہزار آتے رہے اور نعمت علم سے سیراب ہوکر جاتے رہے پھر بھی مشتے نمونہ از خروارے ان شاگردوں کے نام تاریخ، قلمی نسخے وغیرہ میں محفوظ ہیں جنہیں خصوصی تعلیم آپ کی بارگاہ سے ملی۔ اور سند فراغت پائی۔

کچھ خوش نصیب صاحب مقام طلبا و شاگردان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔

۱. حضرت علامہ ابوالفیض رح (۲) حضرت علامہ محمد بیگ رح (۳) حضرت علامہ شیخ حسین سرہندی رح (۴) حضرت علامہ میر محمد جان لاہوری رح (۵) حضرت علامہ شاہ باب اللہ چشتی رح (۶) حضرت علامہ خوب اللہ چشتی رح (۷) ملا محمد یوسف بنگالی رح (۸) حضرت مولنٰا محی الدین مصطفیٰ پوری رح (۹) حضرت علامہ شیخ غلام محی الدین لاہور رح (۱۰) ملا قطب الدین رح بن مولنٰا شمس الدین رح برادر کلاں مولنٰا محی الدین رح مفتی اکبر نگر عرف راج محل (۱۱) ملا محمد صادق عباسی رح قاضی القفاۃ اڑیسہ (۱۲) حضرت علامہ مفتی محمد درویش رح استاذ حضرت علامہ افضل رح الہٰ آبادی بانی دائرہ شاہ اجمل الہٰ آباد (۱۳) حضرت مولنٰا بالمجد اولنٰا خواجہ علی تیگھڑا رح بیگو سرائے (۱۴) حضرت ملا عبدالباقی رح صدیقی جونپوری صاحب شرح ملا باقی (۱۵) حضرت العلام سید راجہ رح المعروف راجی چندن شہید میدنی پور بنگال (۱۶) حضرت شاہ نعمت اللہ رح نیم تلہ کلکتہ (۱۷) حضرت العلام مولنٰا ابوالبرکات محمد فائض رح صادق پور ننموہیہ (۱۸) حضرت مولانا رضی الدین رح صدر مرتب و محتسب فتاویٰ عالمگیری (۱۹) عالم عامل شیخ احمد رح قصبہ غازی پور (۲۰) حضرت مولانا سید معین الدین رح برگنہ بلیا (۲۱) حضرت علامہ عبدالرحیم بیگ پٹنہ (۲۲) حضرت مولانا میر سید نظام الدین حیدر صاحب مسند مجلس فقہائے دکن بعہد عالمگیر رح برادر زادہ حضرت پیر و مرشد مولنٰا شاہ یٰسین سامانی قدس سرہ (۲۳) حضرت العلام مولنٰا عبداللطیف صاحب رح خلف ثانی حضور سلطان العارفین (۲۵) حضرت العلام مولنٰا تقی صاحب خلف ثالث حضور سلطان العارفین رح (۲۶) حضرت العلام مولنا صفی سیالکوٹی رح خلف اصغر حضور سلطان العارفین رح (۲۷) حضرت مولنا باز علی ارولی رح (۲۸) حضرت مولنٰا شیخ بہاء الدین رح ۔۔۔ یہ چند نام سمندر کے چند قطروں کی طرح ہیں مگر ہر ایک قطرہ اپنے دامن میں ہزاروں دریا سموئے ہوا ہے۔

اس مرکز علم کے خوان نعمت سے حصہ پانے والے ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ (چوں یک ہزار چند کسان خلفایان شجرہ نویسان بودند) ایک ہزار چند خلفاو شجرہ نویسان کا تذکرہ بہت مشکل امر ہے۔
(سعید الکلام مصنفہ مولنٰا سید محمد ناطق شہبازیؒ مطبوعہ ۱۸۷۰ء مطبع نول کشور)

حضرت اقدس کے مشہور خلفاو فیض یافتگان

(۱) حضرت مولنٰا خواجہ علی فاروقیؒ	تگھڑہ، بیگوسرائے
(۲) دیوان سید راجی السلیخی مشہور بہ چندن شہیدؒ	میدنی پور بنگال
(۳) مولینٰا کمال الدین بردوانیؒ	
(۴) شاہ مرتضیٰؒ	سہوہ
(۵) شاہ کمالؒ	پورنیہ
(۶) شیخ اکبر علیؒ	پورنیہ
(۷) شاہ مہر علیؒ	میدنی پور
(۸) مولانا مولوی محمد احمدؒ	دیناج پور
(۹) شاہ نوریؒ	ڈھاکہ
(۱۰) شاہ باگھوریؒ	ڈھاکہ
(۱۱) شاہ قطبؒ	پنڈوہ
(۱۲) شاہ ارزاںؒ	عظیم آباد
(۱۳) شاہ نعمت اللہؒ	بنگال
(۱۴) مولانا سید ابوابرکات فائضؒ	صادق پور ننموہیہ پٹنہ
(۱۵) حضرت مولنا سید رضی الدین حیدرؒ	دکن
(۱۶) حضرت مولنٰا رضی الدینؒ مرتب فتاویٰ عالمگیری	دھلی
(۱۷) حضرت قاضی ملا محمد صادق عباسیؒ	ملا شاہی بھارک اڑیسہ
(۱۸) حضرت مولنٰا شاہ کمال الدینؒ	پیرپائیتی بھاگلوپر
(۱۹) حضرت شیخ بہاء الدین اروَلیؒ	اروَل
(۲۰) حضرت مولنٰا عبدالباقی صدیقیؒ جون پوری	جون پور

Scanned by CamScanner

(۲۱)حضرت مولنٰا میاں محی الدینؒ مصطفےٰ پور، بھاگل پور

(۲۲)حضرت مولنٰا عبدالسلام دیوانؒ صاحب سجادہ اول، بھاگلپور

(۲۳)حضرت مولنٰا عبداللطیفؒ صاحب سجادہ دوم بھاگلپور

(۲۴)حضرت مولنٰا تقیؒ صاحب سجادہ سوم بھاگلپور

(۲۵)حضرت مولنٰا صفی سیالکوئیؒ سیالکوٹ (خلف اصغر حضرت اقدس)

(۲۶)مولنٰا شہاب الدینؒ شاہ پور، کھڑگپور، بنگال

(۲۷) حضرت مولنٰا عبدالرشید جون پوری رحمۃ اللہ علیہ کو چند مخصوص تعلیم واشغال و شغل سی پایہ کا عمل خاص کر حضور سلطان العارفین سے عطاہوا۔ (نوٹ)۔یہ عمل روحانی آسمان میں پرواز کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

(۲۸)شاہ مجیب اللہ پھلوارویؒ و شاہ نعمت اللہؒ پھلواروی کے عہد میں فیضان خلافت حضور سلطان العارفین قدس سرہ و بعض اشغال و تعلیمات روحانی پھلواری کی خانقاہ میں آپ کے خلفاء سے بھی پہنچے

(۲۹)صوفی شاہؒ دائم ڈھاکہ (۳۰)دائرہ شاہ اجملؒ الہٰ آباد (۳۱)مولنٰا شادمان بیگؒ پٹنہ وغیرہ۔ان کے علاوہ نہ جانے کئی سو خلفاو مسترشدان وفیض یافتگان ہیں جو بر صغیر میں پھیلے۔ جنکا ذکر تاریخوں کو کھنگالا جائے تو ملیگا۔

آپ کا مقام فنائیت

حضرت سلطان العارفین کی خدمت میں جہاں علما، حکما اور اولیاء اللہ کی آمد ہوتی رہتی تھی وہی دور و دراز سے بڑے بڑے جوگی اور استدراج والے کبھی امتحان لینے کے غرض سے اور کبھی اصلاح پانے کی خاطر آتے ہی رہتے تھے۔

مشہور ہے کہ ایک جوگی ایک پاؤ خاک اکسیر لایا اور آپکو تحفہ دیا حضرت اقدس نے خاک اکسیر کو مٹی کے گارے میں ڈال دیا جو مدرسہ کی دیوار کے لئے بنایا جارہا تھا۔ جوگی یہ دیکھ کر تڑپ اٹھا اور کہا حضرت آپ نے ہماری بارہ سال کی محنت مٹی میں ملادی۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں نے تو سمجھا ساری دیوار سونا بن جائیگی۔ پھر فرمایا تو اپنی بارہ سال کی تپسیا کا حاصل اسی کو جانتا ہے اور سونے چاندی کی تجھے بہت حسرت ہے تو جا ایک مٹی کا ڈھیلا لے آ۔ آپ نے استنجا فرمایا، اور کلوخ کا ڈھیلا جوگی کے ہاتھ میں دے کر کہا جس پر چاہے مار سامنے ایک پانچ سو من کا پتھر پڑا تھا جوں ہی اس پر مارا سونا ہوگیا۔ جوگی آپ

کے قدموں میں گرا اور مسلمان ہو گیا۔

اسی طرح ایک جوگی جو استد راج اور جوگ میں بڑی قوت اور کمال حاصل کر چکا تھا۔ آپکی خدمت میں آیا ۔اور کہنے لگا آپ بتائیں کہ فنا کیا ہے اور بقا کیا ہے؟

آپ نے فرمایا یہ مداری کا تماشہ نہیں، جوگی کہنے لگا مگر میں نے ۳۶ سال پہاڑوں میں رہ کہ جوگ اور تپسیا سے یہ قوت حاصل کر لی ہے کہ میں فنا کا مقام بھی جانتا ہوں اور بقا کا بھی۔ آپ نے فرمایا پھر تو ہی دکھا۔ جوگی خانقاہ کے حوض میں اتر گیا جو خشک تھا، آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھتا رہا کچھ گھنٹے گزر گئے اسکا سارا جسم پانی بن کر بہہ گیا، حضرت اقدس نے ایک طالب علم سے کہا ایک شیشی میں پانی بند کر لو۔ طالب علم نے حکم پر عمل کیا کچھ دیر بعد وہ اصلی شکل و صورت میں آگیا۔ حضرت اقدس سے کہا دیکھا میری تعلیم و میرے مذہب کا کمال! آپ نے خدام کو حکم دیا حوض اچھی طرح دھو ڈالو، دھلنے کے بعد آپ حوض میں اتر گئے اور چند لمحہ ہی گزرا تھا کہ ضرب کی ایک آواز آئی لا الہ الا اللہ اور آپکا سارا جسم مبارک پانی بن کر تحلیل ہو گیا اور ہر قطرے سے ہی صدا نکلنے لگی کچھ دیر بعد ان قطروں سے ایک بلند آواز اٹھی محمد رسول اللہ اور آپ کا وجود اصل حالت میں آگیا۔ حضور کی ہدایت پر شاگردوں نے تھوڑا پانی آپکے وجود کا بھی نکال کر ایک شیشی میں محفوظ کر لیا تھا۔

جوگی سامنے آیا کہا ہاں آپ کا عمل مجھ سے طاقتور ہے آپ جلد مقام پر آگئے میں بہت دیر میں مگر کام وہی ہے۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ پہلے والے طالب علم کو بلایا اور کہا جوگی کے وجود کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا جیسے ہی شیشی کا منہ کھلا عجیب سی بدبو ساری فضا میں پھیل گئی اور ابکائیاں آنے لگیں ___ حضرت نے واپس لوٹایا پھر دوسرے طالب علم کو بلایا کہا میرے وجود کا پانی لاؤ_ لایا گیا۔ شیشی کھلتے ہی ساری فضائیں خوشبو سے معطر ہو گئیں۔ جوگی نے پوچھا ایسا کیوں ہے۔ کہ ساری طاقت پانے کے بعد میرے من کا تالا نہیں کھلتا ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کنجی کہاں ہے........ کہا وہ کنجی کیا ہے آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے من کا دروازہ بھی کھل جائیگا اور وجود کی خوشبو بھی مل جائیگی وہ قدموں پر گرا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

سیر روحانی ،اور قرب الٰہی

حضور اقدس کے قدموں میں زمین سمٹ جاتی تھی اور لمحے میں ہزاروں میل دور پہنچ جاتے تھے اور لمحوں میں واپس آجاتے تھے۔ اکثر آپ مکہ معظمہ میں اور مدینہ منورہ میں نماز ادا فرماتے تھے۔ اور چند لمحے بعد اپنی خانقاہ میں نظر آتے تھے کبھی آپ اپنے وجود مبارک کے ساتھ نظر آتے لیکن قرب الٰہی اور جلوہ خدا میں گم

Scanned by CamScanner

رہتے تھے۔

آپکے خلیفہ اول حضرت مولانا خواجہ علیؒ فرماتے ہیں کہ حضور سلطان العارفین کی خدمت میں پنج شنبہ کو حاضر ہوتا اور دیگر خلفا بھی حاضر ہوتے یہ معمول تھا۔ حضور اقدس تین شب مخصوص روحانی محفل و ربانی مجلس میں شریک رکھتے اسرار و رموز الٰہی اور حقائق و معارف کے دروازے کھولتے مجلس برخاست ہونے پر سب کو ایک ایک طباق عطا فرماتے ایک شب بندہ خدمت عالی میں حاضر ہوا۔ دو شب کی حاضری کے بعد آخری شب شنبہ کی تھی۔ حضرت کے روئے مبارک سے انوار تجلیات کی شعائیں پھوٹ رہی تھیں کسی کو چہرہ انور پر نظر اٹھانے کی جرات نہ تھی اچانک مجلس برخواست ہوئی۔ بندہ قدم بوسی اور اجازت کے لئے قدموں میں جھکا۔ جیسے ہی قدم بوس ہونا چاہتا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کون ؟ عرض کیا بندہ خواجہ علی، پھر آواز آئی کون خواجہ علی....؟ عرض کیا غلام خواجہ علی! پھر اور تیز آواز آئی کس کا غلام خواجہ علی؟ عرض کیا شہباز محمد کا غلام خواجہ علی، آواز اور تیز ہوگئی کون شہباز محمد ؟ میں مارے خوف کے تھرا گیا۔ سکتے میں آگیا زبان کھلتی ہی نہ تھی۔ آنکھوں سے آنسو ابلنے لگے..... اسی حالت میں خاموشی طاری رہی..... کچھ دیر بعد خود حضرت اقدسؒ نے میری جانب نگاہ ڈالی..... اور فرمایا ارے خواجہ علی تو کب آیا؟ میں خوف سے کانپ رہا تھا۔ فرمایا یہ کیا تیرا حال ہے۔ بدن میں لرزش کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا...... بندہ نواز تین شب سے حسب معمول غلام حاضر خدمت ہے۔ طباق بھی پا رہا ہے۔ قدم بوسی کی سعادت کے لئے قدموں میں جھکا تو حضرت اقدس کے سوال نے لرزہ براندام کر دیا سوچتا ہوں کہیں کوئی لغزش تو نہیں ہوئی۔ اسلئے خوف سے کانپ رہا ہوں...... حضرت اقدس نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی گزرا تھا کہ حضورؐ کے حجرے سے نکل کر کہیں باہر گئیں کچھ دیر میں لوٹیں تو دروازہ بند پایا۔ زنجیر ہلائی تو حضور نے پوچھا کون؟ کہا عائشہ حضور نے کہا کون عائشہ ؟ عرض کیا ابو بکر صدیق کی بیٹی۔ حضور نے فرمایا کون ابو بکر؟ عرض کیا محمد رسول اللہ کے صحابی۔ حضور نے فرمایا کون محمدؐ ؟ حضرت عائشہ تھرا گئیں اور دروازہ پر سر رکھ کر بیٹھ گئیں کچھ دیر بعد حضور نے دروازہ کھولا تو عائشہ سے دریافت کیا عائشہ تیرا یہ کیا حال ہے کیوں چہرے پر ملال ہے؟ عائشہ صدیقہ نے سارا واقع بیان کیا تو حضور نے فرمایا۔

”لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل“

عائشہ! ہمارے اور خدا کے درمیان (رویت و دیدار الٰہی کا) ایک ایسا وقت بھی گزرتا ہے جہاں نہ کوئی مقرب فرشتہ ہوتا ہے نہ کوئی نبی اور رسولؐ۔ خواجہ علی، ہم محمدی المشرب ہیں اور صفات محمدیؐ کے مظہر

ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا سے کبھی ہم پر کچھ ایسا وقت گزرتا ہے کہ بظاہر جسم کے ساتھ ہم یہاں ہوتے ہیں لیکن روح جلوہ الٰہی میں گم ہوتی ہے ...... اچھا جاؤ تین طباق اور لے لو!
مولٰنا خواجہ علی فرماتے ہیں میں قدم بوسی کر کے اٹھ ہی رہا تھا کہ حضرت نے فرمایا خواجہ علی ان دنوں تم کون کون سے اعمال واشغال کرتے ہو بندہ خواجہ علی نے عرض کیا " تسبیح چیزے نمی کنم. بجز ورد یا سلطان العارفین " اور تو کچھ نہیں کرتا ہوں سوائے یا سلطان العارفین کے ورد کے۔
حضور سلطان العارفین نے فرمایا " بخدا اگر بصدق ویقین می کنی ایں ہمی ترا در دو جہاں کافیست " خدا گواہ اگر صدق اور یقین سے تو کرتا ہے تو یہی تجھکو دونوں جہاں میں کافی ہے ....

دنیا دار عالم، ظالم راجہ کرن، اور جوگی نرمل ناتھ کا آپکی ذات سے حسد

تاریخ گواہ ہے کہ اولیاء اللہ کو ان گروہ کی مخالفتوں کا سامنا ہمیشہ کرنا پڑا ہے اور حتی الامکان اسی تین گروہ نے چراغ حق کو اپنی جھوٹی شان کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے پھونکنے اور بجھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ حضور اقدس رح جب بھاگلپور تشریف لائے اور آپ کے فضل و کمال کا ہر طرف شہرہ ہوا بادشاہ کے دربار سے فتوے طلب کئے جانے لگے، دعا خیر کی التجا کی جانے لگی۔ تو دنیا دار علماء کا طبقہ بوکھلا اٹھا اور اسے اپنی ذلت سمجھتے ہوئے درپئے آزار ہوئے کی سوچنے لگا اتفاق سے ایک موقع ہاتھ آگیا۔
دربار شاہی کا قاصد ایک استفتا کا جواب لینے جہانگیر کے حکم سے بھاگلپور آیا حضرت نے فتویٰ دیکھا کچھ کتابوں کے حوالے درکار تھے۔ دو ایک کتابیں ایسی بھی تھیں جو اس وقت آپ کے پاس موجود نہیں تھی۔
حضرت نے شیخ پورہ خادم کو خط لکھ کر بھیجا کہ وہاں دارالقضا ہے شاہی قاضی مقرر ہے جاؤ لے آؤ۔ خادم وہاں پہنچا تو انکو لوگوں نے کتاب نہیں دی الٹے آپکی شان میں گستاخی کی۔ خادم لوٹ آیا حضرت نے پوچھا کتاب لے آئے۔ خادم خاموش رہا تب حضرت نے سختی سے پوچھا تو خادم آبدیدہ ہو کر حال بیان کرنے لگا حضرت اس وقت بیگن کے درخت میں مٹی برابر کر رہے تھے۔ آپنے غصہ میں درخت اکھاڑ کر پھینکنا شروع کیا خلفا نے دوڑ کر روکنا چاہا۔ آپ نے جلال میں فرمایا میں درخت نہیں شیخ پورہ کی جڑ اکھاڑ رہاں ہوں۔ اتنا کہنا تھا کہ چند دنوں میں وبا آئی اور سارا علاقہ تہس نہس ہوگیا ایک بھی صاحب علم وہاں نہ بچا۔
نرمل ناتھ جوگی مقابلہ کے لئے آن پہنچا اور حضرت کو مبارزت کی دعوت دی حضرت نے ایک لکیر اپنے گرد کھینچ لی۔ وہ جو بھی وار کرتا تھا پلٹ کر اسی کو پڑتا تھا۔ وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

Scanned by CamScanner

راجہ کرن گڑھ کا حضرت کی شہرت سے خوف زدہ تھا کہیں میری حکومت کے لئے خطرہ نہ بن جائیں اس نے آپ کو ذلیل کرنے کے لئے اپنے محل پر بلایا۔ آپ جب محل کے قریب گئے غیبی آواز آئی۔ شہباز محمد حاکم کی نیت بد ہے حکم ہو تو محل کو زیر و زبر کر دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں نیت صرف حاکم کی بد ہے سزا سب کو کیوں دی جائے صرف حاکم کی نیت درست ہو جائے۔ آپ جب اس کے محل میں گئے تو اس نے معذرت کی اور کہا ان سے کہوانہوں نے کیوں تکلیف کی آپ لوٹ آئے خانقاہ میں آکر دیکھا تو سارے خلفا خادمان، شاگردان بہت پریشان ہیں سبب پوچھا تو کہا گیا ابھی مولنٰا محی الدین مصطفیٰ پور سے آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ راجہ نے آپ کو اذیت دینے کے لئے بلایا ہے تم سب نے حضرت کو تنہا کیوں جانے دیا اور وہ بہت غصہ میں خانقاہ سے نکل آئے آپ پھران کی تلاش میں نکلے تو دیکھا کہ کچھ دور پہ ایک کھجور کے درخت سے لیٹے ہیں ہوش کھوئے ہوئے ہیں اور زبان پر جاری ہے "لگے تیر شہبازی" آپ انہیں اپنے ہمراہ لیکر خانقاہ آئے ادھر خبر آئی کہ راجہ کے پیٹ میں درد اٹھا اور وہ مرگیا۔ آپ نے انہیں تنبیہ کی اور ناراض ہوئے کہ تم میرے معاملہ میں کیوں دواخلت کی۔

آپکی بارگاہ میں شہزادوں اور بادشاہوں کی آمد

شہزادہ خرم ۱۰۳۵ھ میں دعا کی غرض سے آپکی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپکی دعاؤں سے بادشاہ بنا، شاہجہاں کے لقب سے تخت نشین ہوا۔

دوسرا شاہ شجاع بن شاہجہاں بادشاہ ۱۰۵۲ھ میں آپکے بڑے صاجزادہ حضرت مولنٰا عبدالسلام المعروف دیوان صاحب کے دور سجادگی میں حاضر ہوا کئی مہینے مقیم رہا اسی کا نام پر شجاع گنج بازار ہے۔ وہاں اسکی ایک کم عمر بچی کی مزار بھی ہے۔

شاہزادہ عظیم الشان بن بہادر شاہ ۱۱۱۲ء میں آپ کے پوتے حضرت مولنٰا عاصم بن مولنٰا صفی سیالکوٹی بن مخدوم شہباز محمد قدس سرہ کے عہد سجادگی میں حاضر ہوا۔

شاہزادہ فرخ سیر بن عظیم الشان ۱۱۲۲ھ میں بعہد سجادگی حضرت مولنٰا عاصم قدس سرہ حاضر ہوا۔ آپ نے اسے دعا بھی دی اور حضرت مولنٰا شادمان بیگ جو حضرت کے خلیفہ تھے انہیں شہزادہ کی معاونت کا حکم دیا مولنٰا شادمان بیگ کے مرید میں صوبہ بہار و بنگال کے دونوں گورنر تھے۔ حضرت کے حکم پر ان لوگوں نے شاہزادہ موصوف کا ساتھ دیا اور فتح حاصل ہوئی

فرخ سیر تخت نشین ہوا

مزار رستم قندھاری ناظم مہمات صوبہ بہار بعہد جہانگیر بادشاہ حضور سلطان العارفین کی

Scanned by CamScanner

خدمت میں حاضر ہوا

جہاندار شاہ کی بیوی (مہربانو) اپنے شوہر کے قتل کے بعد عرصہ تک خانقاہ کے پناہ میں رہی یہ دور حضرت مولنٰا موحد قدس سرہ کی سجادگی کا تھا۔ اسکی ضروریات کفالت کیلئے دھلی سے کچھ جاگیر بھی تھی جیساکہ سند جاگیر سے پتہ چلتا ہے۔

ان کے علاوہ عاملین منصب دار شاہی برابر دعاکی غرض سے حاضر ہوتے ہی رہتے تھے۔ کھلگاؤں میں علاقہ بنگال کا شاہی خزانہ رہتا تھا۔ ہر سال خزانہ قوم برگیان کے افراد لوٹ لیاکرتے تھے۔ مسلسل شکایت پر شاہجہاں بادشاہ نے سخت باز پرس کی اور باقاعدہ فوج بھیجی ڈاکو تو نہ ملے مگر اس علاقے کے راجپوت زمینداروں کو گرفتار کر لیا گیا الزام تھاکہ ان کی مدد سے یہ لوٹ ہوتی ہے۔ زنجیر میں جکڑ کر دہلی لے جایا جانے لگا۔ راہ سے گزرتے وقت خانقاہ نظر آئی، زمین داروں نے التجا کی کچھ دیر ہمیں یہاں حاضر ہونے کا موقع دیا جائے ان کی عرضی قبول ہوئی وہ سب حاضر ہوئے پریشانی بتائی اور دعاکی درخواست کی، حضرت اس وقت پر زمین پر تشریف فرماتھے کچھ گھاس نوچ کر آپ نے انہیں دے دی اور کہا اسے اپنی پگڑی میں رکھ لو۔ جب یہ لوگ دہلی پہنچے تو اہل شہرا نہیں دیکھنے جمع تھے۔ دربار میں حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نہایت غصہ میں تھے۔ قاضی کو حکم سنانے کا اشارہ کیا جب سزائے موت تک قاضی پہنچا شاہجہاں نے روک دیا۔ اور ان سے پوچھا تم لوگ کیا جادو یا سحر بھی جانتے ہو ان سب نے انکار کیا، البتہ حضرت اقدس رح کے گھانس دینے کی سچائی بتادی وہ نام سنتے ہی مؤدب ہوا اور سب کو آزاد کر دیا اور نہایت عزت سے مع جاگیر کے واپس لوٹا دیا۔

حضرت خضر علیہ السلام اور حضور سلطان العارفین کی ملاقات

حضرت خضر علیہ السلام جو مشہور انبیائے کرام میں ہیں (اور بقول دیگر اولیاء اللہ میں ہیں) آپکی تشریف آوری اکثر ہوا کرتی تھی۔ ایکؔ مرتبہ آپ تشریف لائے تو ایک سنگ پارس آپکو تحفہ میں دیا اور آپ سے فرمایا کثیر العیال ہیں۔ وقت ضرورت اسکو استعمال کیا کریں۔ کچھ دنوں بعد پھر تشریف لائے تو آپکو پہلے ہی کیطرح پایا۔ آپ سے فرمایا غالباً آپ نے سنگ پارس کا استعمال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا طالب علم کو بلاؤ، طالب علم حاضر ہوا، فرمایا وہ پتھر کہاں ہے جو تجھے رکھنے دیا تھا۔ اس نے معذرت کے ساتھ کہا مجھ سے کنوئیں میں گر گیا۔ آپ دونوں حضرت کنوئیں پر تشریف لائے۔ کنوئیں میں جھانکا تو کنواں سنگ پارس سے بھرا تھا، خواجہ خضر علیہ السلام مسکرادیئے یہ ایک امتحان تھا........ حضرات اقدس نے خواجہ خضر علیہ السلام سے فرمایا "میری دعا ہے کہ میری اولاد میں وہ دولت باقی رہے جسے کوئی چور چرا نہ سکے"

Scanned by CamScanner

حضرت غوث الاعظم کی تشریف آوری

حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر تھا۔ جو عرصہ سے مرید ہونے کا آرزومند تھا۔ مگر اب تک درخواست قبول نہ ہوئی تھی۔ ایک روز حاضر مجلس تھا اچانک دیکھا کہ ایک نورانی صورت بزرگ مجلس کی طرف آرہے ہیں اور حضرت اقدس ان کے استقبال کے لئے سروقد کھڑے ہوجاتے ہیں۔ تمام حاضرین بھی آپ کی متابعت میں کھڑے ہوگئے۔ بزرگ مجلس میں تشریف لائے کچھ دیر تک قیام فرمایا پھر رخصت ہوئے، مریدی کے آرزومند شخص نے حضرت اقدس سے دریافت کئے یہ کون بزرگ تھے جنکی اتنی تعظیم کی گئی آپ نے فرمایا نہیں پہچانا۔ یہی حضرت سیدنا غوث اعظمؒ ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ آرزومند فوراً دوڑا اور کچھ ہی لمحے میں حضرت غوث اعظم تک پہنچ گیا قدم بوس ہوکر عرض کیا حضور مدت سے تمنا تھی آپ سے مرید ہونے کی مگر آپ کا زمانہ مجھے کہاں نصیب....... حضرت شہباز سے التجا کر رہا تھا مگر اب تو میرا مقدر چمک گیا کہ خود غوث اعظم تشریف لے آئے۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا۔ "جا حضرت شہباز محمد سے مرید ہو جا ہم اور شہباز تو ایک ہی ہیں۔

حضور سلطان العارفینؒ کا وصال۔

حضرت اقدسؒ نے پانچ بادشاہوں کا دور دیکھا، سلیم شاہ سوری بن شیر شاہ سوری کے عہد ۹۵۶ھ میں ولادت ہوئی پانچ ۵/ سال سوری حکومت میں عہد طفلی گذارا، ہمایوں کا عہد دو سال دیکھا اکبر کے حکومت (۹۶۳ھ /۱۵۵۶ء تا ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء) میں حضرت اقدسؒ نے سات برس سے کبر سنی (۵۷ برس) کا سفر حیات طے فرمایا عہد اکبر ہی میں رشد و ہدایت کا آغاز تیس سال کی عمر شریف میں ہوا۔ عہد اکبری ۲۷/ برس عہد جہانگیر (۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء تا ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء) کے مکمل ۲۳ سال شاہجہاں کے عہد (۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء تا ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء) میں آپ نے ۱۳ یا ۱۴ سال بھاگل پور میں گزار کر ۱۰۵۰ھ یا ۱۰۵۱ھ میں پردہ فرمایا۔ پروفیسر حسن عسکری نے بھی اپنے ایک مضمون میں ۱۰۵۰ھ میں وصال لکھا ہے دوسری جگہ ۱۰۷۷ھ اور گنج ارشدی میں ۱۰۶۰ کہا گیا ہے۔ مگر متواتر اور مستند ۱۰۵۰ کو ہی مانا گیا ہے۔ واللہ اعلم.......... مادہ تاریخ وصال "افضل الناس" "یکے از افضل الناس" "غمی" وغیرہ سے نکالا گیا ہے

بروز جمعرات بعد نماز عصر درس مشکوٰۃ المصابیح کی فراغت کے بعد آپ نے دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف سفر اختیار فرمائے۔

آسمان انکی لحد پر شبنم افشانی کرے

Scanned by CamScanner

شجرۃ طیبۃ من آل الکرام مسلسلۃ تتحقق فی النسب الطاہرۃ لاہل البیت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ السلام
سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام
سیدنا امام محمد ن الباقر علیہ السلام
سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام
سیدنا امام موسی کاظم علیہ السلام
سیدنا امام موسی علی رضا علیہ السلام
سیدنا امام محمد تقی جواد علیہ السلام
سیدنا اما علی نقی ہادی علیہ السلام
حضرت سید جعفر ثانی قدس اللہ سرہ
سید علی اصغر قدس اللہ سرہ
سید عبد اللہ قدس اللہ سرہ
سید احمد قدس اللہ سرہ
سید کمال اللہ قدس اللہ سرہ
سید عبد اللہ قدس اللہ سرہ

سید ابراہیم قدس اللہ سرہ
سید یوسف قدس اللہ سرہ
سید جلال الدین قدس اللہ سرہ
خدابخش قدس اللہ سرہ
سید احمد قدس اللہ سرہ
سید مسعود قدس اللہ سرہ
سید محمود قدس اللہ سرہ
سید محمد قدس اللہ سرہ
سید یعقوب قدس اللہ سرہ
سید اسحق قدس اللہ سرہ
سید اسمعیل قدس اللہ سرہ
سید علی اکبر قدس اللہ سرہ
سید علی اصغر قدس اللہ سرہ
سید خیر الدین قدس اللہ سرہ
سید محمد خطاب قدس اللہ سرہ
ابنہ مخدوم سید شہباز محمد قدس اللہ سرہ

کرامات

ایسی باتوں کا ظاہر ہونا جو عقل و شعور میں نہ آسکے اور انسانی عقل انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائے اسے کرامت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق اور حقانیت کی سربلندی کے لئے اور باطل کی سرکوبی کے لئے اپنے منتخب نیک بندوں کو یہ طاقت اور قوت عطا فرماتا ہے جنکی ذات سے اکثر ایسی باتیں صادر ہوتی رہتی ہیں۔

ایسی باتیں اگر انبیائے کرام اور رسولان عظام سے صادر ہوں تو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ اولیاء اللہ سے ظاہر ہو تو کرامت کہتے ہیں۔

حضور سلطان العارفین کی مکمل حیات کا مطالعہ کیجئے تو ہر صبح و شام کرامت ہی نظر آتی ہے ایک ایک لمحہ اتباع رسول، رضائے الٰہی عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا ہے نشست و برخاست، قیام و طعام گفتگو اور خاموشی ایک دفتر کرامت ہی ہے۔ اگلے صفحات میں کچھ واقعات آپ پڑھ چکے ہیں۔ میں اسی اختصار پر اس رسالہ کو تمام کر چکا تھا حضرت والدی الکریم حضور صاحب سجادہ مد ظلہ العالی نے رسالے کے مضامین کو سماعت فرمایا تو اسکی اہمیت سمجھائی اور رسالہ میں باب کرامت کو بھی شامل کرنے کا حکم فرمایا۔ کہ عوام الناس کے لئے ذریعۂ ہدایت ہو۔ بعد میں اکثر احباب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تو حضرت زیب سجادہ کا حکم اور انکی ہدایت کی اہمیت اور روشن ہو گئی۔ لہٰذا چند مشہور کرامتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) <u>شان دستگیری</u> ـــ حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ اپنے حلقۂ درس میں تشریف فرما تھے۔ اور طلباء درس میں حاضر۔ اچانک آپ کے چہرہ مبارک کے جلال کے آثار ظاہر ہونے لگے یکایک آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر زور سے مارا اور طاقت صرف کرنے لگے کچھ دیر کے بعد یہ کیفیت ختم ہوتی تو آپکی دونوں آستین پانی سے گیلی نظر آئی اور ہاتھوں سے ریت جھڑنے لگی۔ طلباء مارے خوف کے کچھ عرض نہ کر سکے مگر وقت تاریخ نوٹ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک تاجر مقیم سوداگر نامی جو آپکا مرید تھا حاضر ہوا اور قدم بوس ہو کر رونے لگا۔ حضرت اقدس نے اسے تسلی دی اور خریت دریافت کی تو اس نے عرض کیا۔ زندگی کی آس بالکل ختم ہو چکی تھی جہاز کے سارے لوگ دعا و التجا کر کے تھک چکے تھے طغیانی دریا کی اس شباب پر تھی کہ جہاز راں اور اس کے عملے ہتھیار ڈال چکے تھے اور

Scanned by CamScanner

اعلان کر دیا گیا کہ جہاز کو بچانے کی کوئی صورت نہیں ہے آخر کار میرے پاس صرف ایک سہارا یہی تھا کہ میں حضرت شیخ کو یاد کروں اور میری زبان پر یہ نارا جاری ہوگیا۔ المدد یا شہباز محمد! چند ہی لمحے گزرے ہونگے کہ جہاز ایک زبردست جھٹکے کے ساتھ موجوں سے باہر نکل آیا اور جہاز کے ساتھ ساتھ میں نے حضور کو موجود پایا۔ طلباء نے تاریخ اور وقت کا موازنہ کیا تو ٹھیک وہی وقت اور تاریخ تھی۔ جب مدرسہ میں آپ کی آستین مبارک بھیگی دیکھی گئی تھی اور بالو جھڑ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ نیت نیک ہو، یقین کامل ہو، اور رشتۂ ارادت مضبوط ہو تو انسان جہاں سے پکارے وہی اس کی مدد ہوتی ہے۔

(۲) شان توجہ۔ حضرت اقدس سلطان العارفین قدس سرہ وضو فرمارہے تھے۔ اچانک آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور جلال کے عالم میں آفتابہ (لوٹا) جو آپ کے دست مبارک میں تھا پوری قوت کے ساتھ فضا میں اچھال دیا دوسرا برتن طلب فرمایا وضو مکمل فرماکر مسجد میں تشریف لے گئے۔ خلفاء و مریدین سراپا سوال بن کر ایک دوسرے کا منھ تکتے رہ گئے مگر کسی میں کچھ پوچھنے کی ہمت نہ تھی کچھ دنوں بعد آپ کا ایک مرید حاضر خدمت ہوا اور نظر و ہدیہ پیش کیا آپ نے قبول فرماکر دعائے خیر دی۔ وہ اچانک بول پڑا۔ حضرت اقدس اس روز اگر میری دستگیری نہ ہوتی تو آج میں اس زیارت کی سعادت سے مشرف بھی نہ ہوتا اور پھر واقعہ دہرانے لگا کہ میں راہ سے گزر رہا تھا علاقہ بیابان و جنگل کا تھا۔ یکایک میرے سامنے ایک شیر ببر آگیا اور مجھ پر حملہ آور ہوا اور اتنی جلدی میں اور تو کچھ۔ بچاؤ کی تدبیر نہ سوجھی البتہ میری زبان پر آپ کا نام مبارک۔ آگیا اور میں زور زور سے چلانے لگا۔ یا شہباز المدد! پل بھر کا لمحہ بھی نہ گزرا ہوگا کہ ایک آفتابہ (لوٹا) نہ جانے کدھر سے آیا اور شیر کے جبڑے پر پوری قوت سے پڑا اور شیر چیختا ہوا جنگل کی طرف بھاگ گیا۔

طلباء نے وقت اور تاریخ ملائی تو وہی مواقع تھا جب آپ نے آفتابہ اچھالا تھا۔

آپ نے فرمایا ۔ سچوں کی صحبت دونوں جہاں میں کام آتی ہے۔

(۳) غرور کا سرنیچا۔ ایک روز ایک طالب علم جو آپ کی خدمت نہایت عقیدت و محبت سے کرتا تھا۔ اور آپ کا حقہ تازہ کرتا تھا۔ بہت مضمحل اور اداس نظر آیا آپ نے اسکی اداسی کی وجہ پوچھی تو اسکی آنکھیں اور بھر آئیں وہ رونے لگا۔ حضرت اقدس نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ تو بتا تو سہی

Scanned by CamScanner

تیرے دل کو کس چیز نے ملول کیا ہے؟ عرض کرنے لگا حضور والا! میں جس وقت یہاں حاضر بارگاہ ہوا تھا تو میرا ایک اور ساتھی تھا جو چند دنوں یہاں رکا اور پھر شاہ جہاں پور چلا گیا۔ جاتے وقت بہت مصر تھا کہ میں بھی ساتھ چلوں مگر میں نے صاف انکار کر دیا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا اچھا تو بتاؤ پھر کیا ہوا کہنے لگا آج وہ حضرت اقدس کی خانقاہ میں پھر آیا ہوا ہے کہتا ہے کہ میں نے حقہ بھرنے میں قیمتی عمر ضائع کر دی اور وہ عالم و فاضل کی سند اور دستار لے کر آ بھی گیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا اور تم جہاں تھے وہی رہ گئے۔ اسکی انہیں باتوں سے جی اداس ہو گیا باقی اور کچھ بھی نہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ اچھا جاؤ میرا حقہ لے آؤ۔ طالب علم نے حقہ لاکر پیش فرمایا آپ نے دو چار کش کھینچنے کے بعد اسے قریب بلایا اور فرمایا۔ حقہ کی کش پوری طاقت سے کھینچ۔ پہلے تو وہ ڈرا اور سہم گیا۔ حضرت اقدس نے دوبارہ باآواز بلند فرمایا۔ میں حکم دیتا ہوں حقہ میں کش لگا۔ اس نے تعمیل حکم میں کش لگایا آپ نے فرمایا اور۔ اس نے پھر کش لگایا۔ آپ نے فرمایا اور۔ اس نے پھر کش لگایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ ساتھی کو بلا لے آ۔ وہ دوڑا ہوا گیا۔ ساتھی کو بلا لایا آپ نے آنے کے بعد اس سے دریافت کیا کون کون سی کتابیں پڑھیں۔ اس نے تمام تفصیل بتائی۔ آپ نے ایک ابتدائی عربی کی کتاب سامنے رکھ دی اور فرمایا اسے پڑھاؤ جب پڑھانے کے لئے بیٹھا تو علم محو ہو چکا تھا۔ حکا بکا رہ گیا۔ آپ نے اپنے طالب علم سے فرمایا۔ اب تو پڑھا۔ اس نے شروع کیا تو تشریح و توضیح میں مختلف علوم و فنون کے موتی لٹانے لگا اس کا سینہ علم سے لبریز ہو چکا تھا۔ دونوں آپ کے قدم پر گر گئے۔ مغرور ساتھی معافی کا خواستگار تھا اور ندامت کے آنسو بہا رہا تھا۔ حقہ بھرنے والا خادم خوشی کے مارے چور تھا اور شکر کے آنسوں لٹا رہا تھا۔

آپ نے فرمایا ۔ عالم وہی ہے جو خاکساری رکھتا ہو۔ کبر و غرور کو شیطان کی فطرت ہے

(۴) علم کی لکیر ۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا عبد السلام عرف دیوان صاحب کی طبیعت شروع شروع میں علم و ریاضت کی جانب مائل نہ ہوتی تھی۔ لوگوں میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔ رفتہ رفتہ یہ باتیں حضرت اقدس تک پہنچنے لگیں۔ ایک روز آپ اپنی خانقاہ میں جلوہ افروز تھے حقائق و معارف کی گفتگو ہو رہی تھی اچانک آپ نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ادھر دیکھو وہ کیا ہے۔ سب کی نگاہیں اسی سمت اٹھ گئیں جدھر آپ نے اشارہ فرمایا دیوار پر دیکھا گیا تو

Scanned by CamScanner

مٹی کا ایک چھوٹا سا گھر تھا جو کسی کیڑے نے بنا ڈالا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا جانتے ہو اس کیڑے کو کمہار کہتے ہیں۔ اسکی مادہ نہیں ہوتی یہ صرف نر ہی ہوتا ہے نہ بچے دیتا ہے نہ انڈے۔

یہ کسی دوسرے کیڑے کہ نومولود بچے کو اٹھا لاتا ہے اور اس کو گھر میں رکھ کر اپنے طریقے پر اس کی پرورش و پرداخت کرتا ہے اور چالیس دن میں اپنا ہم شکل اور ہم فطرت بنا کر اڑا دیتا ہے خدا نے جب اپنی اتنی نازک اور کمزور مخلوق کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ غیر کے کیڑے کو اپنا جیسا بنا کر اڑادے تو کیا شہباز محمد کو یہ قوت عطا نہیں فرمائی کہ اپنی اولاد کو اپنا جیسا بنادے۔

اس پر جلال کلمات کو سن کر حاضرین کانپ اٹھے اور بیک زباں کہنے لگے "لاریب" بلاشک وشبہ۔ آپ نے فرمایا ملا عبدالسلام کو بلاؤ۔ وہ حاضر ہوئے آپنے اپنے عصا شریف سے ایک لکیر زمین پر کھینچ دی او رفرمایا ۔ اسے پار کر جاؤ۔ حضرت ملا عبدالسلام صاحب نے حکم پر عمل کرتے ہوئے لکیر پار کرلی۔ لکیر کیا پار کی علوم و فنون کے ساتوں سمندر پار کر گئے۔ آپ نے فرمایا اب ملا عبدالسلام سے شریعت و طریقت میں جسے جہاں سے جو پوچھنا ہو پوچھ لے ____

لکیر کھینچی دیکھ کر دوسروں نے بھی موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ آپ نے لکیر پہ دست مبارک رکھ دیا اور اسے چھپا دیا۔ فرمایا ۔ لکیر دکھائی نہ دیگی مگر اس کا اثر اور فیض قیامت تک رہے گا۔ خلفاء اور مریدین نے عرض کیا لکیر بھی ظاہر رہتی تو خلق بحیرہ مستفید ہوتی۔

آپ نے فرمایا ۔ اس سے علم کی ناقدری ہوگی بے محنت جو چیز حاصل ہوتی ہے اس کی قدر باقی نہیں رہتی۔ نیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نااہلوں میں علم کی زیادتی کو آثار قیامت فرمایا۔ میں اس کا سبب نہیں بننا چاہتا۔

(۵) بے مثال تحفہ ۔ حضرت اقدس کی ایک مریدہ لاہور کی رہنے والی تھی۔ بیعت وارادت حاصل کرنے کے بعد کچھ دنوں خانقاہ میں آداب خدمت بجالاتی رہی اس کے بعد اپنے گھر روانہ ہوگئی۔ ایک عرصہ دراز گزر گیا، مرشد کی خدمت میں حاضری کا موقع نصیب نہ ہوا مگر ایک لمحہ بھی اس کا دل آپکی یاد سے خالی نہ رہا۔ دوبارہ حاضری کی خواہش دل میں مچلتی رہی اسکی تسکین کے لئے اسنے یہ انتظام کیا کہ باوضو درود شریف کے ذکر میں مست ہو کر اس نے روئی سے دھاگا کاتا اور دوگانہ نفل نماز پر دھاگے کی تانی بھرنی چلائی سالوں سال میں ایک تھان خز کا کپڑا تیار ہوا۔ اسکی تکمیل کے بعد وہ

ہزاروں ارمان اور تمنا لے کر "پیر دستگیر" کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

خانقاہ بھاگلپور پہنچ کر وہ بے چین نگاہوں سے حضرت اقدس کو تلاش کرنے لگی۔ جب حضرت اقدس کو نہ دیکھا تو لوگوں سے دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ حضرت کچھ دن ہوئے کہ وصال پا چکے ہیں اب آپ کے جانشین و قائم مقام سجادہ اول مولانا عبدالسلام صاحب ہیں۔ انکی خدمت میں حاضری دو۔

یہ سنتے ہی صبر کا پیمانہ چھلک پڑا اور زار و قطار رونا شروع کیا اسے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے تفصیل سے اس کی روداد محبت سنی اور پھر فرمایا کہ میں سرکار اقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمہارا معاملہ پیش کرونگا مجھے جیسا حکم ملے گا اس پر عمل کرونگا۔ آپ نے روضۂ اقدس پر حاضری دی اور واقع عرض کیا حکم ہوا اسے میرے پاس بھیج دو۔ آپ نے اس مریدہ کو روضہ پر پہنچا دیا۔ مریدا جوں ہی آپکے مزار مبارک کے قریب پہنچی داد و فریاد، آہ و بقا مچانا شروع کیا۔ اپنی دیدار کی تڑپ اور خز کے تھان کے اہتمام و تیاری اور آپکو اس لباس کے پہنانے کی خواہش بتا بتا کر روتی جاتی تھی ـــــ

اچانک ایک بلند آواز آئی کیوں شور مچاتی ہے۔ لا میرا تحفہ مجھے دے۔ آپ نے دونوں دست مبارک قبر انور سے باہر نکال دیا مریدہ اس شان کرم پر ہوش کھو بیٹھی۔ نہ تھان بڑھانے کا ہوش نہ آنسوں بہانے کا ـــــ آپ نے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب سے فرمایا۔ میرا کفن تبدیل کر دو اور اس تھان سے بنالو۔ آپ نے حسب الحکم ویسا ہی کیا ـــــ اس پر علمائے ومفتیان دین و خلفائے کاملین معترض ہوئے۔ آپ نے سب کو خواب میں بشارت دی یہ کام میرے حکم سے ہوا ہے۔ عبدالسلام سے تعرض نہ کرو۔

آپ نے فرمایا ـ محبت ہی عین ایمان ہے۔ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـ الالا ایمان لمن لا محبة له۔ خبردار جسکے دل میں محبت نہیں ایمان نہیں۔

(۶) علمی نخوت ـ حضرت اقدس سلطان العارفین کے ہمشیر زادہ مولانا محی الدین صاحب ابتدائی تعلیم کے بعد دہلی گئے اور وہاں علمائے دھلی سے اکتساب فیض کیا اور زبردست عالم بن کر لوٹے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی سندیں پانے کے بعد گھر واپس آئے۔ ایک روز بغرض زیارت آپ

کے مدرسہ مبارکہ میں حاضر ہوئے سلام و قدم بوسی پیش کی۔ حضرت اقدس نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میاں آج تم ملا باقی (جون پوری) کو شرح وقایہ کا سبق پڑھا دو۔ مولانا محی الدین نے جواباً عرض کیا حضور یہ کتابیں تو ہمارے شاگرد پڑھایا کرتے ہیں۔ حضرت اقدس کو یہ جواب ناگوار گزرا کہ اس سے غرور و گھمنڈ کی بو ملتی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ ٹھیک ہے تمہارے شاگرد پڑھاتے ہونگے۔ مگر آج تم پڑھاؤ اور کتاب ان کے سامنے بڑھا دی۔ ملا باقی ان کے آگے بیٹھ گئے مولانا محی الدینؒ نے جیسے ہی کتاب شروع کرانی چاہی سکتہ لگ گیا۔ معنیٰ و مطالب تو کجا عبارت بھی نہیں پڑھ سکے۔ ان کا سارا علم سلب ہوگیا۔ بے چین و بے قرار ہوا ٹھے اور حضرت اقدس کے مدرسہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ تین دن کے بعد آپکی والدہ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ بھائی جان مولانا محی الدین کو آپ نے کیا کہہ دیا ہے کہ اس کی حالت بدل گئی ہے تین روز سے بھوکا پیاسا ہے۔ جان ہلاکت میں ڈال رہا ہے ایسا لگتا ہے اب مرجائیگا۔

بھائی جان آپ جانتے ہیں وہی ایک تنہا چراغ میرے گھر کی روشنی ہے وہ بھی بجھ گیا تو میری کیا ہوگا۔ میں اس کی طرف سے معافی مانگتی ہوں۔ آپ اسے معاف کردیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ بہن یہ کیا جیسا وہ تمہارا بچہ ہے ہمارا بھی ہے۔ بہن اپنے بچوں کی اصلاح میں زیادہ سختی سے کی جاتی ہے۔

محی الدین کو بلاؤ! ان کی والدہ بلالائیں آپ انہیں مدرسہ لے گئے بٹھایا اور ملا باقی جون پوری کو طلب فرماکر کہا۔ مولانا محی الدین شرح وقایہ کا سبق لے لو۔ کتاب کھلنے پر مولانا محی الدین صاحب نے سبق شروع کرایا اور اتنے علمی نکات بیان کئے کہ ہر طالب علم حیرت زدہ تھا۔ سبق ختم ہوتے ہی حضرت اقدس کے قدموں پر آگرے۔ معافی مانگی اور عرض کیا۔ سارا خزانہ تو آپ کے دامن میں ہے آپ نے مجھے اتنے دنوں کہاں کہاں کی خاک چھاننے بھیج دیا ایسا کیوں۔

آپ نے فرمایا ۔ تاکہ تجھے علم کی قدر معلوم ہو۔ علم سبز شجر ہے اس پر غرور کرنا درخت میں گھن لگانا ہے۔

تذکرہ عمارات خانقاہ و آستانۂ عالیہ شہبازیہ

جُلو خانہ یا گھڑی خانہ :- ریلوے لائن کی جانب پہلا بلند دروازہ ہے۔ جس سے آپ احاطہ آستانہ میں داخل ہوتے ہیں اسے جُلو خانہ بھی کہا جاتا ہے اور گھڑی خانہ بھی کہا جاتا ہے اور اسے نواب دلیل خاں نے فرخ سیر بادشاہ کے حکم سے تعمیر کرایا۔

شاہی حوض :- جُلو خانہ سے گزر کر سامنے شاہی حوض ہے، جسے مرزا ابراہیم حسین خاں عامل وقت نے تعمیر کرایا۔ اسکی جدید تعمیر حضرت الحاج مولٰنا سید شاہ صفی العالم سجادہ نشین کے عہد میں ہوئی

سہ درہ :- یہ سجادہ نشین کی نشست گاہ ہے اسکی تعمیر بھی مرزا ابراھیم حسین خاں عامل وقت کے ہاتھوں انجام پائی۔

شاھی جامع مسجد :- اسکی تعمیر کا آغاز شاہجہاں بادشاہ کے زمانے میں ہوا شاہ شجاع اور کئی بادشاہوں نے اسکی توسیع میں حصہ لیا، فرخ سیر کے زمانے میں آخری مرتبہ اسکی توسیع و تکمیل ہوئی تا حال اسی صورت میں موجود ہے۔

مدرسہ شہبازیہ :- اسکی تعمیر مرزا غلام حسین خاں عامل وقت نے اپنے بزرگوں کے دستور کے مطابق کرائی تھی۔ قدیم عمارت بالکل منہدم ہو چکی ہے۔ اس کی تعمیر نو (حضرت الحاج مولٰنا سید شاہ اشتیاق عالم صاحب) فقیر کے عہد نظامت میں بنیاد سے تکمیل کی منزل تک پہنچی ہے۔ حسب دستور قدیم حضرت صاحب سجادہ مدظلہ العالی ادارہ کے سرپرست ہیں۔ یہ تعمیر نو بھی آپ کے عہد میں ہوئی ہے۔ مدرسہ شہبازیہ آج بھی دائم و قائم ہے فی الحال حفظ و قرات و تجوید کی سند مع دستار دی جا رہی ہے دور دراز سے طلبا آرہے ہیں اور فیضیاب ہو رہے ہیں۔

شش درہ خانقاہ :- اسکی تعمیر راجہ بہرمند کھرگ پور نے کرائی لیکن چھت کی تعمیر سے پہلے ہی فوت ہو گئے انکے بعد مہاراجہ، راجہ کشب رام لکھنوی نے عمارت کی تکمیل کرائی۔

آستانہ شہبازیہ :- چاروں طرف دیوار کا حصار ہے اور درمیان میں مزار ہے۔ چاروں گوشہ میں خوبصورت برج ہیں۔ اسکی تعمیر مرزا محمد مقیم منصب دار شاہی نے کرائی ہے۔

مزارات مقدسہ کی نشان دہی

جُلو خانہ :- سلامی دروازہ سے داخل ہوتے ہیں تو پورب جانب شش درہ یعنی چھ محرابوں والی قدیم

عمارت ہے اور پچھم جانب چار مزارات مقدسہ ہیں۔

۱۔ مولنٰا شاہ عالم قدس سرہٗ ۲۔ مولنٰا شریف العالم قدس سرہ (ہردو برادران حضرت مولنٰا اشرف عالم قدس سرہ) ۳۔ حضرت مولنٰا سعید العالم قدس سرہ (جد امجد زیب سجادہ مولنا سید شاہ صفی العالم قبلہ) شاہی مسجد میں داخل ہونے سے پہلے سہ درہ نشست گاہ سجادگان ہے۔ دکھن جانب۔ اتر جانب اُونچے چبوترے پر حضرت مولانا اشرف عالم سجادہ نشین المعروف حضور بوڑھے میاں صاحب کی آرامگاہ ہے اور سامنے پچھم جانب دیوار سے گھری قبر شاہی حکیم سعیدؒ کی ہے۔ اسی کے پہلو میں زمین کے برابر دو قبر ہے۔ (۱) حضرت مولنٰا محترم قدم سرہ اور (۲) حضرت مولنٰا معتنم قدس سرہ کی ہے۔ اسی طرف سے قدم رسول جانے کا راستہ ہے۔

آستانہ شہبازیہ:- حضرت مولنٰا اشرف عالم قدس سرہ اور حکیم سعیدؒ کے مزارات کے درمیان آستانہ عالیہ کا داخلی دروازہ ہے جسے ڈیوڑھی کہتے ہیں۔ یہاں داخل ہوتے ہی روحانی سکون محسوس ہوتا ہے اور حاضرین کہہ اٹھتے ہیں۔

واہ کیا پر نور دیکھو روضۂ شہباز ہے
یاں کا ہر ذرہ کہیں خورشید سے ممتاز ہے
آفتاب چرخ وحدت پرتو افگن ہے یہاں
اس حقیقت کو وہ سمجھے جسکو کشف راز ہے

خوبصورت جالیوں کے اندر دو مزارات مقدسہ ہیں، پچھم جانب حضرت سلطان العارفین مخدومناو مولنٰا شہباز محمد قدس سرہ، اور پورب جانب حضرت مولنٰا عبدالسلام سجادہ اول المعروف "دیوان صاحب" جلوہ افروز ہیں۔ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے زیر پائین پورب سے پچھم چھ مزارات مبارکہ کی ایک قطار ہے۔ (۱) حضرت مولنٰا عاصم قدس سرہ (سجادہ چہارم) (یہ حضور سلطان العارفین کے خلف اصغر حضرت مولنٰا صفی سیالکوٹی قدس سرہ کے اکلوتے صاجزادے ہیں) (۲) حضرت مولنٰا موحد قدس سرہ (صجادہ ہشتم) آپ حضرت مولنٰا عاصم قدس سرہ کے نبیرہ (پوتا) ہیں (۳) حضرت مولنٰا عبداللطیف قدس سرہ، سجادہ دوم (آپ حضور سلطان العارفین کے دوسرے صاجزادہ ہیں) (۴) حضرت مولنٰا تقی قدس سرہ، سجادہ سوم، (آپ حضور سلطان العارفین کے تیسرے صاجزادے ہیں) (۵) حضرت مولنٰا صالح قدس سرہ (آپ حضرت مولنٰا عبدالسلام قدس سرہ کے اکلوتے صاجزادے ہیں) (۶) حضرت مولنا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ (آپ موجودہ صاحب سجادہ کے والد گرامی ہیں، اور خانقاہ شہبازیہ کے سجادہ سیزدھم،

Scanned by CamScanner

یعنی تیرہویں سجادہ نشین ہیں۔

بغدادی مسجد :-

آستانہ عالیہ کے اندر پچھم جانب بغدادی مسجد ہے۔یہ حضور سلطان العارفین کے مخصوص خلفا اور طلباء کے علوم تصوف و سلوک اور عرفان حاصل کرنے کی جگہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام اور حضور غوث اعظمؓ اکثر اسی جگہ تشریف لایا کرتے تھے۔ نواب مرشد قلی خاں نے از سر نو اسکی تعمیر کرائی اور حفاظ کی تلاوت کے لئے اپنے دست خاص سے قرآن کے تیس پارے لکھ کر وقف کئے (جو اب بھی حضرت صاحب سجادہ کے کتب خانہ میں **محفوظ** ہے) نیز چراغ افروزی اور ھدیہ حفاظ کے لئے کچھ جاگیر بھی وقف کی تھی۔

نوری دالان :-

اسکی تعمیر حضور صاحب سجادہ چہاردہم الحاج حضرت مولٰنا سید شاہ صفی العالم مدظلہ العالی نے کرائی ہے۔یہ جگہ کچھ دن قبل تک ایک چھوٹی سے باڑی تھی۔ جو حلقۂ آستانہ سے متصل اور حصار آستانہ سے باہر تھی۔ حضرت زیب سجادہ نے زائرین کی سہولت کے لئے یہ تعمیر جدید کی اور آستانہ عالیہ میں داخل و شامل کیا،اس عمارت کو حضرت سلطان العاشقین مولٰنا عابد عرف شاہ نوری قدس سرہ ابن مولٰنا صفی ثانی قدس سرہ کے نام نامی سے منسوب کیا گیا ہے۔آپ حضرت مولٰنا اشرف عالم قدس سرہ کے والد ماجد اور دسویں سجادہ نشین ہیں۔ دالان کے بغل سے ایک دروازہ نکالا گیا ہے جو اعراس کے موقعہ پر زائرین کے لئے بہت سہولت فراہم کرتا ہے۔

صحن مسجد کے دیگر مزارات مبارکہ

مسجد کے صحن میں دکھن جانب دیگر مزارات قطار سے ہیں، جسکے درمیان ایک تنگ سی راہ داری ہے۔اور چھوٹی سی کھڑکی ہے جس سے صاحب سجادہ مع اہل خاندان تشریف لاتے ہیں۔اس قطار میں خاندان کی مستورات کے بھی مزارات ہیں۔انکے علاوہ بزرگان بھی آرام فرما ہیں کل سولہ مزارات ایک قطار میں ہیں نویں مزار کی پائینتی میں ایک مزار حضرت مولٰنا محمد صفی ثالث عرف مولٰنا شعور تخلص "شہباز" (مصنف بہارستان شعور) کی ہے۔یہ فرزند مولٰنا قاضی طاہرؒ بن مولٰنا صفی ثانی قدس سرہ سجادہ نہم کے ہیں۔ دیگر مزارات کی تفصیل اس طرح ہے ــــ

(۱) اہلیہ مولٰنا عابد عرف شاہ نوری قدس سرہ (۵) اہلیہ مولٰنا صفی ثانیؒ (۶) مولٰنا عابد عرف شاہ نوریؒ

(۷) مولنٰا عابد اول رح (انکے سرہانے میں چراغ دان ہے) (۸) مولنٰا صفی ثانی رح (۹) مولنٰا سید قاضی طاہر رح بن مولنٰا صفی ثانی رح (۱۰) مولنٰا ہادی رح بن مولنٰا عابد اول قدس سرہ (۱۱) مولنٰا شعور قدس سرہ (۱۲) مولنٰا ابوالعاصم عرف ظہور قدس سرہ بن مولنٰا عابد ثانی قدس سرہ (۱۳)........... (۱۴) مولنٰا حافظ قدس سرہ (۱۵).......... (۱۶) مولنٰا رئیس العالم قدس سرہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احاطہ قدم رسول پاک :-

حضرت مولنٰا اشرف العالم المعروف حضور بوڑھے میاں صاحب رح کے مزار کے سامنے سے ایک چھوٹی سی راہ داری ہے جس سے احاطہ قدم رسول پاک میں پہنچتے ہیں۔ اس کے اندر حضرت مولنٰا سید شاہ محمد عاقل قدس سرہ کے مزار پر نقش قدم رسول پاک نصب ہے جسے آپ نے فرخ سیر کے شاہی خزانہ سے لایا تھا۔ اس کا دھوون شفائے امراض کے لئے نیز مہلک بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ بارہویں شریف کو خاص کر اسے غسل دیا جاتا ہے۔ اس مزار کے پورب جانب آپ کے صاحبزادہ مولنٰا عاسل اول رح (دیوان بنگالہ) اور انکی پائینتی میں انکے صاحب زادہ قاضی القضاۃ سید محمد لائق قدس سرہ آرام فرما ہیں۔ جن کے صاحبزادہ قاضی سید محمد فائق اول کا مزار مولنٰا عاقل رح کے پچھم جانب سیاہ پتھر سے بنا ہوا ہے اس کے سرہانے چراغ دان پر کتبہ لگا ہوا ہے۔ ان کے سرہانے میں اتر جانب ان کے صاحبزادہ قاضی سید محمد رافق رح اول آرام فرما ہیں ان کے سرہانے چراغ دان پر بھی کتبہ ہے۔ آپ کے برادر مولنٰا ناطق رح کا مزار قدم رسول کے صدر دروازہ کے پچھم جانب پہلا مزار ہے جن کی تصنیف سعید الکلام ہے۔ مولنٰا سید محمد حاذق رح اول جو قاضی فائق رح اول کے چوتھے صاحبزادہ تھے اور ان کے صاحبزادہ مولنٰا فائق (رجسٹرار) علیہ الرحمۃ کے مزارات صدر دروازے کے اندر اور باہر بترتیب حسب وصیت زمین میں ہموار واقع ہے۔

احاطہ مزار مولنٰا عاسل ثانی علیہ الرحمۃ

مع اہل خاندان :- صحن مسجد کے دکھن جانب کھڑکی سے گزر کر مولوی سید محمد نعیم علیہ الرحمۃ (ناناجان مؤلف غفرلہ) کے مکان سے متصل اونچے چبوترے پر حاجی الحرمین مولنٰا عاسل ثانی علیہ الرحمۃ کا مزار ہے آپ کے بغل میں آپ کی اہلیہ اور صاحبزادی کا مزار ہے۔ آپ کی پائینتی میں آپ کے نواسہ مولوی سید محمد فائق (رجسٹرار) کا مزار ہے اسی حلقہ میں حضور صاحب سجادہ مولنٰا سید شاہ صفی العالم مدظلہ کی دادی جان نیز دونوں ہمشیرگان اور چھوٹے صاحبزادہ آباد عالم مرحوم و مغفور کے مزارات ہیں نیز آپ کے چھوٹے ماموں جان مولوی سید محمد حاذق رح (جوڈیشیل مجسٹریٹ) بھی آرام فرما ہیں احاطہ

Scanned by CamScanner

کے باہر آپ کے بڑے ماموجان مولناسید محمد شاہقؒ (امام عید گاہ) کا مزار ہے ان کی پائینتی میں ان کی اہلیہ کا مزار ہے۔ مؤلف کی والدہ مخدومہ (اہلیہ حضور صاحب سجادہ موجودہ) کا مزار اسی کے بغل میں ہے اسی سے مطابق براد خور، مؤلف پروفیسر سید شاہ محمد اخلاق عالم صبا علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ مؤلف کی ہمشیرگان کا مزار بھی اسی کے قریب ہے پچھم جانب ایک احاطہ کے اندر مولناسید محمد بارق شہبازی وارثی رحمۃ اللہ علیہ اور انکی اہلیہ آرام فرماہیں۔ احاطہ کے باہر چند قدم کے فاصلے پر انکے والد گرامی مولناسید محمد شارقؒ بن مولنا شائقؒ بن مولنالائقؒ کا مزار مبارک ہے۔ مولنا بارق علیہ الرحمۃ کے گیٹ پر مؤلف کے ناناجان سید محمد نعیمؒ بن سید محمد آمنؒ بن سید محمد امن بن سید محمد ضامنؒ بن سید محمد عادلؒ بن سید محمد عاقلؒ سجادہ ششم کا مزار ہے۔ پورب جانب مولوی سید محمد نعیمؒ کا موروثی پختہ مکان ہے، جس سے متصل مولنا منتقم اور موحد ثانی قدس سرہ کے مزارات ہیں۔

لحد شریف حضرت سلطان العارفین قدس سرہ

یہ عمارت آستانہ عالیہ سے کچھ دوری پر پورب اور دکھن جانب واقع ہے یہاں حضرت سلطان العارفین کا وصال ہوا اور تجہیز و تکفین کی گئی یہ عمارت مقفل رہا کرتی ہے اس میں خانوادہ کے بیشمار بزرگوں کی تجہیز و تکفین کی گئی ہے۔ موجودہ صاحب سجادہ نے اس شکستہ عمارت کی از سر نو درستگی کرائی ہے۔ مختلف مواقع پر قرآن خوانی فاتحہ خوانی میلاد شریف محفل عاشور اور چراغ افروزی کا سلسلہ جاری رہتا ہے حضرت صاحب سجادہ کی سرپرستی میں تمام امورات کی ادائیگی ہوتی ہے۔ زمانۂ قدیم میں تبرکات کی زیارت اسی مکان میں کرائی جاتی تھی۔

بڑا محل

یہ پختہ عمارت بڑا محل کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں حضرت سلطان العارفینؒ کی اہلیہ اول کا بود و باش تھا یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے۔ اس کے طویل صحن میں گیارہویں شریف کے موقع پر بعد نماز ظہر درود پاک کے ورد کے دوران تبرکات پر غلاف پوشی اور عطر افشانی کی جاتی ہے۔

(۱) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک شیشے کے اندر محفوظ ہے

(۲) حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موئے مبارک بھی محفوظ ہے

(۳) حضور سلطان العارفین شہباز محمد قدس سرہ کی دستار مبارک اور عصا شریف کا دستہ

(۴) حضور سلطان العارفین قدس سرہ کی تسبیح اور اسی کے ہمراہ دیگر سجادگان کی تسبیح

Scanned by CamScanner

یہ وہ سارے تبرکات ہیں جن کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ حضور صاحب سجادہ کی قیادت میں اہل خانوادہ تبرکات لےکر آتے ہیں اور ولی عہد سجادہ کے ہاتھوں اسکی زیارت کرائی جاتی ہے

حجرہ تبرکات

بعد زیارت تبرکات کو اسی حجرہ میں بنی دیوار گیر الماری میں رکھ کر پردہ ڈالا جاتا ہے اور عطر افشانی کی جاتی ہے۔ اسی سے گیارہویں شریف کی تقریبات کا آغاز ہوتا ہے اور صبح صادق میں اسی جگہ محفل گیارہویں شریف پر حضور صاحب سجادہ نذر کے بعد تقریبات کا اختتام فرماتے ہیں۔

ملاجی کی درگاہ

لحد شریف کے پورب جانب یہ درگاہ واقع ہے جو ملاجی کی درگاہ سے مشہور ہے اس کی ڈیوڑھی سے داخل ہوتے ہی سامنے چبوترے پر دو مزارات ہیں پچھم جانب حضرت ملاّ احسن اللہ عباسی علیہ الرحمۃ نواسہ حضور سلطان العارفینؒ آرام فرما ہیں یہ حضرت قاضی شاہ محمد علیہ الرحمۃ کے فرزند اور مولنٰا صالح علیہ الرحمۃ کے خویش (داماد) ہیں۔ پورب جانب حضرت مولنٰا باز علیؒ بن مولنٰا ابو سعیدؒ بن مولنٰا عبد العلیؒ آسودہ ہیں۔ حضرت مولنٰا عبد العلیؒ حضور سلطان العارفین قدس سرہ کے خسر تھے۔ اسی احاطے کے پچھم اتر گوشہ میں مزار حضرت ملاّ جواد الحسنؒ بن حضرت ملاّ ابوالحسنؒ بن حضرت ملاّ طفیل علیؒ بن حضرت ملاّ فضل علیؒ بن حضرت ملاّ غلام محی الدینؒ بن حضرت ملاّ نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہے۔ حضرت ملاّ غلام محی الدین حضرت ملاّ احسن اللہ کے خویش (داماد) تھے۔ سہ درہ کے اندر اہلیہ مولنٰا رئیس العالمؒ اور مولوی ریاض الحسنؒ بن ملاّ سراج الحسنؒ بن ملاّ جواد الحسنؒ خواہر زادہ مولنٰا سید شاہ اشرف عالم قدس سرہ آرام فرما ہیں۔

(اہلیہ مولنٰا رئیس العالم دختر مولوی شہباز الحسنؒ برادر ملاّ جواد الحسنؒ تھیں)

ملاّ احسن اللہ علیہ الرحمۃ کی پائینتی میں اور سرہانا میں مزارات کی قطاریں ہیں جس میں اہلیہ مولانا شریف العالمؒ اہلیہ مولانا شاہ عالمؒ مولوی شہباز الحسنؒ ملاّ نور الحسنؒ ملاّ ضیاء الحسنؒ ملاّ سلام حسنؒ ملاّ سراج الحسنؒ وغیرہ کے مزارات ہیں

مزار حضرت مولنٰا بشیر قدس سرہ

آپکا مزار مبارک پختہ لحد شریف سے دکھن اور موصوف کے موروثی مکان کے سامنے پھلواری میں اشرف عالم لین کے بعد یہ درگاہ واقع ہے جس کے گرد وسیع میدان ہے۔ آپ کا جسد مبارک بیہ پور سے دفن کے عرصہ بعد لایا گیا تھا۔ وہاں جس علاقے میں آپ کا مزار تھا دریا اسی طرف کٹاؤ کر رہا تھا۔ بہت

Scanned by CamScanner

قریب تھا کہ آپ کے جسد کو بہا کر لے جائے آپ نے اپنے مریدوں کو اور حضرت صاحب سجادہ خانقاہ شہبازیہ کو خواب میں بشارت دی کہ میرا جسد دریا میں جانے والا ہے اسے فوراً ملاچک میری آبائی جگہ منتقل کیا جائے۔ جب آپ کا جسد مبارک بشارت کے مطابق منتقل ہوکر ملاچک آیا تو آپ کے جسم میں گرمی تھی۔ سر داڑھی کے بال اور ناخن وغیرہ بڑھ گئے تھے۔ جو آپ کی حیات بعد الموت کی زندہ نشانی اور کرامت تھی۔ اسی واقعہ کے تحت آپکا مزار مبارک دوبارہ تعمیر ہوا۔ آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے حضرت مولانا بشیرؒ بن حضرت مولانا رشید قدس سرہ بن حضرت مولانا مرشد قدس سرہ بن حضرت مولانا عابد اول قدس سرہ العزیز ــــ حضرت مولنٰا ہادی اور حضرت مولنٰا مرشد قدس سرہما سگے بھائی تھے۔ حضرت جواد الحسن علیہ الرحمۃ کے خسر تھے۔ حضرت جواد الحسنؒ کی ہمشیرہ حضرت مولنٰا اشرف العالم قدس سرہ کی والدہ تھیں۔

مزار مبارک حضرت مولنٰا سید شاہ محمد خطاب قدس سرہ

والد گرامی حضور سلطان العارفین

آپ کا مزار مبارک ملاّ چک چھوٹی مسجد کے نزدیک موجودہ پانی ٹینکی کے پاس اونچے ٹیلے پر واقع ہے۔ آپ حضور سلطان العارفین مخدومناو مولنٰا شاہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہ العزیز کے والد گرامی ہیں

نوٹ :۔ درگاہ قاضی شاہ محمد علیہ الرحمۃ، قاضی چک ــــ درگاہ قاضی شاہ معروف علیہ الرحمۃ، معروف چک ــــ درگاہ حضرت مولنٰا شاہ عبد الجبار علیہ الرحمۃ، جبار چک ــــ درگاہ حضرت مولنٰا شاہ معین الدین، معین الدین چک (مندی چک) ــــ درگاہ حضرت شاہ مہندی علیہ الرحمۃ، (سول سرجن کی کوٹھی کے اندر) مہندی چک ــــ درگاہ حضرت پیر شاہ اولیا علیہ الرحمۃ، لال باغ ــــ درگاہ حضرت پیر شاہ لطیف علیہ الرحمۃ، قاسم پور پربتی ــــ درگاہ حضرت شاہ مسکین علیہ الرحمۃ، مسکین چک (جبرلاہی) ــــ درگاہ حضرت شاہ کبیر علیہ الرحمۃ، کبیر پور ــــ درگاہ حضرت شاہ بدر عالم بدر منیر علیہ الرحمۃ، بدر عالم پور ــــ درگاہ حضرت شاہ عبد الغنی، غنی چک ــــ درگاہ حضرت شاہ سلیمان قادری، چمپیلی چک ــــ درگاہ حضرت شاہ حبیب، حبیب پور ــــ درگاہ حضرت مخدوم شاہ جلال علیہ الرحمۃ، کنار چمپا نالا، چمپا نگر ــــ درگاہ حضرات چوکی براری ــــ درگاہ شاہ فضل اللہ صاحب کمال، اندر قبرستان انگریزان، اسانند پور

یہ سبھی بزرگان حضور سلطان العارفین قدس سرہ کی بارگاہ سے متعلق ہیں۔ ان میں سے اکثر حضرات آپ کی بارگاہ سے خلافت واجازت اور نسبت شاگردی کے علاوہ قرابت قریبہ بھی رکھتے ہیں اور اس خاندان کے رشتہ مندوں میں ہیں۔ ان کے تعلق سے بھی کچھ مفید معلومات اس کتاب میں دینے کی خواہش

Scanned by CamScanner

تھی مگر طوالت کے خوف سے شامل نہیں کیا جا سکا انشاء اللہ ان سب کے تعلق سے جو بھی مفید معلومات فراہم ہونگی آنے والی دوسری کتاب "حالات بزرگان شاہبازی" میں یکجا کر دی جائیں گی۔

احوال خاندان شہبازی

"حدیقۂ شہبازی" دیگر قلمی نسخے نیز دستاویزات اور محضر نامہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہے کہ حضور سلطان العارفین قدس سرہ العزیز نے اپنی دینی و دنیاوی وراثت اپنی اولاد کے نام اپنی حیات مبارکہ میں ہی وقف کر دی تھی۔ اور یہ وقف کسی کی دیکھا دیکھی نہیں کیا گیا تھا۔ بھاگل پور کی سجادہ نشینی کے بارے میں آپ کا قول اور آپ کے دست خاص کی یہ تحریر آج تک موجود ہے۔ پہلے کچھ جملے فارسی میں ہیں اسکے بعد عربی میں۔ فارسی میں تحریر ہے ـــــ

ہمہ پسران برابر متولی شدند اگر پسران نباشند پس پسران پسران ـــــ

عربی عبارت اس طرح ہے

وقفت علی ابنائی ثم ابنای ابنائی و ان لم تکونوا والعیاذ باللہ فابنای اخی الاوسط و ان لم تکونو والعیاذ باللہ فابنای اخی الاصغر ثم ثم الا ماشاء اللہ تعالی

یہ تحریر بہت باریک خط میں ہے اسکے نیچے آپ کا دستخط اس طرح ہے۔ **شاہ باز محمد**

حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے چار صاحبزادے تھے۔ (۱) مولنٰا عبد السلام قدس سرہ (۲) مولنٰا عبد الطیف قدس سرہ (۳) مولنٰا تقی قدس سرہ (۴) مولنٰا صفی سیالکوٹی قدس سرہ ـــــ ان میں سے تین صاحبزادے اول، دوئم، سوئم مسلسل سجادہ نشین ہوئے

حضرت مولنٰا صفی سیالکوٹی قدس سرہ حضرت سلطان العارفین کے حکم سے سیالکوٹ کی ولایت پر معمور فرمادئے گئے تھے۔ اس لئے آپ کے اکلوتے صاحبزادہ حضرت مولنٰا عاصم قدس سرہ سجادہ نشین ہوئے آپ کے بھی چار صاحبزادہ تھے۔ (۱) حضرت مولنٰا حافظ قدس سرہ (۲) حضرت مولنٰا عابد قدس سرہ (۳) حضرت مولنٰا عاقل قدس سرہ (۴) حضرت مولنٰا نافع قدس سرہ ـــــ ان چاروں میں حضرت مولنٰا حافظؒ اور حضرت مولنٰا عاقلؒ یکے بعد دیگرے سجادہ ہوئے ان دونوں کے بعد حضرت مولنٰا عابد اول قدس سرہ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت مولنٰا موحد قدس سرہ ان کے بعد ان کے

صاحبزادہ حضرت مولنٰا صفی ثانی قدس سرہ پھران کے صاحبزادہ حضرت مولنٰا سید شاہ عابد ثانی عرف شاہ نوری قدس سرہ سجادہ نشین ہوئے آپ نے اپنی حیات پاک ہی میں اپنے بڑے صاحبزادہ ابرار زمانہ فقیہ العصر حضرت مولنٰا سید شاہ محمد اشرف عالم المعروف حضور بوڑھے میاں صاحب قدس سرہ کو تقریباً بائیس سال کی عمر شریف میں اپنی جگہ مسند سجادگی پر متمکن فرمادیا۔ حضرت مولنٰا اشرف العالم قدس سرہ تقریباً ۵۷ سال مسند سجادگی پر رہے آپ کے وصال کے بعد آپ کے برادر خرد حضرت مولنٰا سید شاہ رئیس العالم قدس سرہ ڈیڑھ سال کی مختصر مدت مسند سجادگی پر فائز رہے آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کے منجھلے بھائی حضرت مولنٰا سید شاہ شریف العالم قدس سرہ جو حضور مولنٰا اشرف العالم عرف بوڑھے میاں صاحبؒ سے چھوٹے اور تمام بھائیوں سے بڑے تھے ان کے نبیرہ (پوتا) یعنی مؤلف کے جد کریم ولی زمانہ حضرت مولنٰا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ سجاہ نشین خانقاہ شہبازیہ ہوئے آپ نے تقریباً ئیس سال مسند سجادگی کو رونق بخشا۔ اور سن ۱۳۶۱ھ میں بماہ رمضان المبارک بتاریخ ۲۵/ سفر آخرت فرمایا۔ آپ کا دور ماضی قریب میں انتہائی سنہرا اور تابناک دور گزرا علما صوفیا محققین ارباب علم و دانش صاحب وجد وحال او رہندوستان کے گوشہ گوشہ سے موسیقی کے اعلیٰ فنکار فنون لطیفہ کے ماہرین حاضر بارگاہ ہوتے رہے۔ آپ سب کی دل جوئی فرماتے حسن انتظام، جودو سخا، خوش خلقی، اور مہربانی و غربا پروری آپ کا وہ جوہر گراں مایہ تھا جس کے قائل اپنے تو اپنے بیگانے بھی رہے اور ہیں۔ کاش! مولائے قدیر آپ کی عمر پاک کو کچھ اور طویل فرماتا تو کارہائے نمایاں انجام پاتے۔ آپ کے وصال کے بعد سن ۱۳۶۱ھ میں مخدوم المخادیم مرشدی و والدی حضرت الحاج مولنٰا سید شاہ صفی العالم مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً گیارہ سال تھی۔ اس وقت خانقاہ شہبازیہ کے آپ ہی سجادہ نشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب لوگوں کے سروں پر دراز فرمائے ـ آمین۔

خانقاہ شہبازیہ کے سجادہ نشین تمام اہل خانوادہ کے سرپرست و مربی ہوتے ہیں۔ اور آستانہ سے متعلق تمام شعبہ خواہ وہ علمی ہو یا روحانی اوقاف سے جائداد سے متعلق ہو یا عرس و آستانہ جات سے سب کے متولی و مالک سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ آپ کی اجازت ہی سے کار پردازان اور معاونین اسے تصرف میں لاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ محضر نامہ سے ظاہر ہے۔

صاحب سجادہ خدمت خلق کے لئے وقف ہیں یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ اس خانقاہ کے سجادہ خلوت نشین ہوتے ہیں اور سوائے تین ضرورتوں کے ساری عمر حدود خانقاہ سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اول حج بیت اللہ دوم جہاد فرض سوم تحفظ جان۔ حضور صاحب سجادہ ہمہ وقت خدمت خلق کرتے رہتے ہیں۔ مارگزیدہ

Scanned by CamScanner

(سانپ کا کاٹا ہوا) سگ گزیدہ (کتے کا کاٹا ہوا) ان دونوں کے لئے خاص کر یہ جگہ جائے اکسیر ہے۔ ہر قوم مذہب ملت کے لوگ ہر موسم میں کسی وقت بھی آتے رہتے ہیں اور حضور صاحب سجادہ بلا تفریق سب کو شفا عطا فرماتے ہیں۔ یہ حضور سلطان العارفینؒ کا مخصوص فیضان ہے۔ جو سینہ بہ سینہ منتقل چلا آرہا ہے موت کے منہ میں جانے والے سانپ کے کاٹے مریض چند لمحوں میں زندگی کی طرف لوٹ آتے ہیں یہ خدمت بغیر اجرت و ہدیہ کے انجام دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ ہر طرح کے امراض والے پریشان حال آسیب و جنات سے شکستہ حال لوگوں کے لئے گیارہ بجے دن سے تین بجے تک کا وقت مخصوص ہے۔ حضور صاحب سجادہ سب کی دستگیری فرماتے ہیں۔ اور آپ کی بارگاہ فیض سے ہزاروں مریض شفایاب ہوتے ہیں حضور صاحب سجادہ گورنمنٹ کے کسی عدالت میں نہیں جاتے۔ عدالت نے اس کے لئے مخصوص رعایت دی ہے۔ آپ ہمیشہ علاقے کی روحانی سرپرستی اور دینی رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ کا لقب عوام الناس میں "میاں صاحب" سے مشہور ہے۔ مغل بادشاہوں کے وقت سے سجادگان کو "امام المسلمین" کا خطاب اور مقام حاصل ہے۔ آپ دارالقضا اور دارالافتا کے امین بھی ہوتے ہیں۔ رویت ہلال میں آپکا اعلانیہ علاقہ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

خانقاہ شہبازیہ پانچ سو سال سے قدیم اسلامی روحانی علمی مرکز رہتا چلا آرہا ہے اور بحمد اللہ آج تک قائم و دائم ہے اس کے زیر سایہ مختلف شعبے میں کام جاری ہے۔ درس و تدریس، تبلیغ و ارشاد، خدمت خلق وغیرہ کی ذمہ داریوں کو بحسن خوبی انجام دیا جارہا ہے۔ حفاظ و قرا کی دستار بندی طلباء علوم دین کی پرورش جامعہ شہبازیہ کے ذریعہ جاری ہے۔ علاقہ کے اکثر مساجد میں اور دور دراز علاقوں میں یہاں سے فارغ ہونے والے حفاظ و قرا امام و خطیب اور مدرس کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ سب دعا فرمائیں مولائے قدیر حضور سلطان العارفین، گیارہویں صدی ہجری کے عظیم مجدد مولانا شہباز محمد قدس سرہ کے مشن کو جاری و ساری رکھے۔ اور دیگر شعبے جات کا افتتاح ہو اور پلان کے مطابق اس کی تعمیر و ترقی عمل میں آسکے۔ آمین

حضور صاحب سجادہ حضرت الحاج مولانا سید شاہ صفی العالم اپنے بزرگوں کی یادگار اور ان کا عکس جمیل ہیں۔ آپ کی ذات مجمع ہمہ اوصاف و خوبی ہے مولائے قدیر آپ کا سایہ عاطفت ہم حلقہ بگوشوں اور تمامی امت مسلمہ پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آپ کے تفصیلی حالات بھی "تاریخ بزرگان شہبازی" میں انشاء اللہ جلد پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

Scanned by CamScanner

نسب نامہ خانوادہ شہبازیہ من اولہ الیٰ الحال

حضرت سلطان العارفین مخدوم مناو مولنٰا قطب العالم

سید شہباز محمد بھاگلپور قدس سرہ

- مولنٰا عبدالسلام قدس سرہ
  - مولنٰا محمد صالح قدس سرہ
    - دختر (اہلیہ مولنٰا احسن اللہ)
- مولنٰا عبداللطیف قدس سرہ
- مولنٰا محمد تقی قدس سرہ
- مولنٰا محمد صفی قدس سرہ
  - مولنٰا محمد عاصم قدس سرہ
    - مولنٰا محمد حافظؒ
    - مولنٰا محمد نافعؒ
    - مولنٰا محمد عاقلؒ
      - مولنٰا عاسلؒ
      - مولنٰا عاجلؒ
      - مولنٰا عادلؒ
    - مولنٰا محمد عابد قدس سرہ
      - مولنٰا موحدؒ
        - مولنٰا معتصمؒ
          - معتمدؒ
            - مستعدؒ
              - رابطؒ
                - معابدؒ
              - ثابتؒ
                - امجدؒ
                - اسدؒ
                - یعقوبؒ
                - وجیہؒ
              - عاقلؒ
                - مشاہدؒ
              - عاسلؒ
        - حضرت مولنٰا صفی ثانیؒ
      - مولنٰا حمیدؒ
      - مولنٰا ہادیؒ
      - مولنٰا مرشدؒ

- حضرت مولنا صفی ثانیؒ
  - قاضی طاہرؒ
    - مولوی شعورؒ
  - حضرت مولنا عابد شاہ نوریؒ
    - حضرت مولنا اشرف العالم
    - مولنا شریف العالم
      - مولنا سعید العالمؒ
        - مولنا ولی العالمؒ
          - حضرت مولنا صفی العالم مدظلہ العالی زیب سجادہ
            - مولنا اشتیاق عالم وابنائہ وبناتہ
      - حمید العالمؒ
    - مولنا شاہ عالمؒ
    - ابولعاصم عرف ظہورؒ (محل اولیٰ)
    - مولنا رئیس العالم

Scanned by CamScanner

بقیة السلف امام المسلمین حضرت الحاج مولٰنا سید شاہ صفی العالم دامت برکاتہم القدسیہ

"زیب سجادہ چہاردہم، خانقاہ شہبازیہ"

حسب دستور قدیم نجیب الطرفین سادات خاندان شہبازی میں سجادہ نشین ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بحمد اللہ یہ سلسلہ ہنوز قائم و دائم ہے۔ حضرت سلطان العاشقین مخدوم مولٰنا صفی سیالکوٹی قدس سرہ، جو حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے چھوٹے صاحبزادہ ہیں آپکی اولاد سے سلسلۂ سجادگی جاری و ساری ہے۔ اور یہ حضور سلطان العارفین قدس سرہ، کی پیشن گوئی کے عین مطابق ہے۔

سجادگان خانقاہ شہبازی مسند سجادگی پر جلوس فرمانے کے بعد خلوت نشین ہوتے ہیں۔ اور حدود خانقاہ سے باہر تین امر کے علاوہ کبھی نہیں ہوتے ہیں۔ ١۔ حج بیت اللہ ٢۔ جہاد فرض ٣۔ تحفظ جان (اگر معالج مشورہ دے اور حفظان صحت کے لئے کسی دوسری جگہ جانا ضروری ہو جائے) ان تین حالتوں کے علاوہ حدود خانقاہ سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سجادہ نشیں مسند سجادگی پر آنے کے ساتھ ساتھ مسند ریاست کے بھی مالک ہوتے ہیں۔ اوقاف خانقاہ کی تمام جائداد، موروثی زمین و مکانات، آستانہ، مسجد، مدرسہ، دیگر تمام مزارات و آثارات و تبرکات کے متولی و مالک ہوتے ہیں۔ بلا شراکت احدے و مداخلت دیگر ہے۔ یہ تولیت و ملکیت بحق سجادہ نشین ہے جیسا کہ حضرت مولٰنا عابد عرف شاہ نوری قدس سرہ، و حضرت مولٰنا اشرف العالم قدس سرہ کے رجسٹرڈ محضر نامہ سے عیاں ہے۔ ان تمام امورات کے انتظام و انصرام کے لئے نمائندے و کار پرداز کا تقرر سجادہ نشین کرتے چلے آئے ہیں۔ جو سجادہ نشین کے حکم کے مطابق تمام کاموں کی دیکھ بھال اور حسن انتظام کیساتھ جملہ امور کو انجام دیتے رہے ہیں۔ وہ اپنے ہر فعل کے لئے سجادہ نشین کے آگے جواب دہ ہیں بغیر مرضی سجادہ نشین کسی نمائندے اور کارندہ کو تصرف بیجا کا حق نہ کبھی رہا ہے نہ ہے نہ رہیگا۔

خانقاہ کے جملہ اعراس و تقاریب سجادہ نشین ہی کے حکم سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔ آستانہ، مسجد خانقاہ، مدرسہ و دیگر متبرک مکانات و مزارات کی تعمیر و تحفظ و نگرانی سجادہ نشین ہی کی جانب سے ہوتی چلی آرہی ہے۔ اسمیں تغیر و تبدل بغیر اجازت سجادہ نشین نہیں کیا جا سکتا۔

سجادہ نشین بعد نماز عصر آستانہ عالیہ پر تشریف لاتے رہے ہیں۔ نماز مغرب و عشا و نماز جمعہ و

Scanned by CamScanner

عیدین کی امامت خود سجادہ نشین فرماتے رہے ہیں۔ کسی مجبوری یا علالت کے سبب کچھ امور انہیں کے منتخب کردہ ولیعہد سجادہ یا دیگر اہل خانوادہ بوقت ضرورت انجام دیتے ہیں۔

دن میں گیارہ بجے سے قبل ظہر تک (موسم کے لحاظ سے اوقات میں کمی و بیشی بھی ہوتی ہے) حاجت مندوں، پریشان حال مریضوں، نیز آسیب و جنات کے خلل میں گرفتار لوگوں کی چارہ گری فرماتے ہیں اور ہزاروں افراد شفایاب ہوتے رہتے ہیں۔ صرف جمعہ کے دن گدی بند رہتی ہے۔ ان اوقات میں محلہ مولانا چک میں واقع آپ کی خانقاہ پر مریضوں کا ہجوم رہتا ہے۔ سانپ، بچھو اور دیگر موذی جانوروں کے ڈسے ہوئے لوگوں کے لئے آپ کا در دولت شفا خانہ کا درجہ رکھتا ہے۔ ہر موسم میں ہر وقت بالا تفریق مذہب و ملت یہ خدمت سجادہ نشیں انجام دیتے ہیں۔ اور موت کے منھ میں جانے والے چند لمحوں میں زندگی پاتے ہیں یہ خدمت مفت انجام دی جاتی ہے۔

ہر سجادہ نشین کے لئے عدالت کی حاضری میں حکومت وقت کی جانب سے برائت ہے کہ وہ کسی عدالت میں حاضری سے معذور ہیں بہ سبب شرائط سجادہ نشینی کے۔ اسکا پاس و لحاظ اپنے اپنے وقت کی تمام حکومتوں نے کیا ہے اور اب بھی کیا جارہا ہے۔

بطور اعزاز اور ادائی خدمت خلق پر ہر سجادہ نشین کو ایک مختصری رقم بطور پنشن ملتی رہی ہے اور اب بھی یہ اعزازی نذر جاری ہے یہ صرف منصب کے احترام و اعزاز کے طور پر ہے۔

حضرت الحاج مولانا سید شاہ صفی العالم شہبازی متولی و سجادہ نشین چہار دہم (چودھویں) حسب روایات قدیم و اختیارات و امورات و اعزاز مندرجہ بالا کے ساتھ منصب سجادگی و مسند ریاست پر ۱۳۶۸ھ میں بعمر ۱۰ سال جلوس فرما ہوئے۔ آپ کے والد گرامی عارف باللہ ولی حق آگاہ حضرت مولانا سید شاہ ولی العالم شہبازی قدس اللہ سرہ کا وصال ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ میں ہوا۔ آپ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ آپ کے والد گرامی کی سجادگی کا سنہرا دور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو مجمع ہمہ اوصاف و خوبی بنایا تھا۔ جامہ زیبی، سیر چشمی، خوش گلوئی، خوبصورتی، سیرت کی پاکیزگی، صابر و شاکر فیاض و سخی، بندہ نوازی، عطا و بخشش، خودداری و رواداری اور حسن سلوک جیسے گوہر گراں مایہ آپ کے دامن حیات میں بھر دئے تھے۔ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حب اہل بیت و عقیدت اولیا آپ کی ذات میں بدرجۂ اتم موجود تھی۔

مسجد شاہجہانی و آستانہ عالیہ کی تعمیر و تزئین، اعراس کی دھوم دھام، محفل میلاد شریف کی آرائش، علما و مشائخ کی آمد، فقرا کا قیام، ہندوستان کے بڑے بڑے موسیقار و فنکار کی حاضری، فنون لطیفہ کے ہنر

Scanned by CamScanner

مندوں کا جمگھٹا، رستم زماں گاما پہلوان کی قدم بوسی، جیسے شب ور ز کے مناظر آپکے عہد سجادگی میں تاریخ پر منقش ہوتے رہے۔

حضرت مولٰنا سید شاہ ولی العالم شہبازی اسم با مسمّیٰ تھے، صورت و سیرت سے آپکی شان ولایت کا ظہور ہوتا تھا۔ خوش رُو خوش گلو و خوش خُو بزرگ جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ عشق رسالت سے آپکا سینہ لبریز تھا۔ بارہویں شریف کے موقع پر ۷/۸/ ربیع الاول کو آپ محافل میلاد کا انعقاد اس شان و شوکت سے فرماتے کہ دور دور تک اسکی نظیر و مثال نہیں ملتی تھی۔ ساری خانقاہ، شاہی مسجد و آستانہ آرائش و زیبائش سے جنت کا نمونہ نظر آتا تھا اور جھاڑ فانوس سے بقعہ نور بن جاتا۔ ۱۲ من کھانے کا لنگر تقسیم کراتے، علما و مشائخین، رؤسا شہر و اعلیٰ حکام، امیر و غریب سب کو مدعو فرماتے اور یکساں دسترخوان بچھاتے تھے۔ صبح تک خود میلاد و مبارک پڑھتے۔ سامعین پر بیخودی طاری ہو جاتی کتنے سرشار از خود رفتہ ہو جاتے۔ صبح میں مخصوص مریدین ساتھ کے بچی ہوئی تہہ دیگی نوش فرماتے اور بہت خوش ہوتے۔ رمضان المبارک اور گرمی کے ایام میں انواع واقسام کے شربت بنوا کر نمازیوں میں تقسیم کراتے۔ مہمانوں کی تواضع، مسافروں کی مدد، سیکڑوں غربا کی کفالت جیب خاص سے فرماتے تھے۔

دوست دشمن سب کے ساتھ خوش خلقی کا مظاہرہ فرماتے۔ سخت باتوں کا جواب بھی نرمی سے دیتے، رشتہ کے اعتبار سے ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک فرماتے تھے۔ اپنے خادموں اور غلاموں کیساتھ بھی انتہائی لطف و محبت سے پیش آتے خطائیں درگزر فرماتے، عطاو بخشش کرتے۔ حتی کہ انکی شادیات بھی عیال کی طرح شان و شوکت سے انجام دیتے تھے۔

علما و مشائخین سے انتہائی محبت سے پیش آتے، آپ کے عہد میں بڑے بڑے صاحب مقام صلحا و مجاذیب خانقاہ میں قیام فرما ہوتے۔ دور دراز حتی کہ افغانستان، پیشاور، لاہور وغیرہ سے مقام سلوک کے طے کرنے والے حاضر دربار ہوا کرتے تھے۔ آپ کی خوبی یہ عجیب و غریب تھی کہ ایسے لوگوں سے آپ انہیں کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔

آپ اوقات کی پابندی کا نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ صبح کی نماز ادا فرمانے کے بعد آپ وظائف و اوراد میں مشغول ہوتے، ۹/ بجے صبح ناشتہ نوش فرماتے۔ ۱۰/ بجے حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے گدّی پر تشریف لے جاتے۔ ظہر سے قبل تک حاجت روائی فرماتے پھر ظہر کی نماز کے بعد دن کا کھانا تناول فرما کر تھوڑی دیر قیلولہ فرماتے تھے۔ عصر سے قبل بیدار ہوتے اور عصر کی نماز ادا فرما کر آستانہ عالیہ حسب معمول تشریف لے جایا کرتے تھے۔ مغرب اور عشاء کی امامت فرماتے۔ خانقاہ میں مجلس علمی برپا رہتی

تصوف و معرفت کی گفتگو ذکر اللہ اور ذکر رسول کی گرمی سے بزم آراستہ رہتی۔ ۱۱/ بجے شب آستانہ عالیہ سے خانقاہ واپس تشریف لاتے۔ رات کا کھانا تناول فرماتے، کتابوں کا مطالعہ فرماتے اوقاف اور زمینداری کے ضروری امور پر گفتگو فرماتے، حساب وکتاب کا جائزہ لیتے، خطوط کے جواب لکھتے پھر آرام فرماتے۔

• دینی معاملات میں آپ بہت سختی فرماتے، اگر کسی کے تعلق سے یہ یقین ہو جاتا کہ وہ بدعقیدہ ہوگیا ھے تو سختی کیساتھ اس سے احتراز فرمانے کا حکم دیتے۔ چوڑیاں فروخت کرنے والی ایک عورت کے بارے میں یہ یقینی طور پر معلوم ہوا کہ وہ قادیانیت قبول کر چکی اور مرتد ہو گئی ہے تو آپنے حویلی میں اسکے داخلہ کو ممنوع قرار دیدیا۔

نوابان ڈھاکہ آپ کی خدمت میں دستار اور ڈھاکہ کا بیش قیمت ململ کا تھان وغیرہ بطور ہدیہ پیش فرماتے تھے۔ آپ بھی خانقاہ کی شیرنی کے تبرکات و آم وغیرہ کا تحفہ ارسال کراتے اور ہدیہ کے جواب میں ہدیہ بھیجتے۔

الغرض ہر چھوٹا بڑا، امیر و غریب، محتاج و تونگر یکساں طور پر آپ کے حسن سلوک خوش خلقی و بندہ نوازی کا معترف تھا۔

حق اللہ اور حق العباد دونوں کی ادائیگی ہمت و استقامت کے ساتھ فرماتے رہے۔ جن دنوں آپ کی علالت نے طول کھینچا آپ نے صبر و شکر کیساتھ اسکا سامنا کیا۔ اکثر آپکی زبان مبارک پر یہ شعر جاری رہتا تھا:-

اس درد میں لذت ہے حیات ابدی کی
یارب کبھی اچھا نہ ہو بیمار .... محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبلۂ عاشقاں، کعبۂ مریداں، حجۃ الخلف، بقیۃ السلف، عارف باللہ ولی حق آگاہ حضرت مرشدی مولائی، مطاعی رجدی مولنا سید شاہ ولی العالم شہبازی قدس سرہ نے اپنا دور سجادگی اسی شان و عظمت کیساتھ گزارا باوجودیکہ یہ دور نہایت انتشار و پراگندگی کا تھا، مگر حضرت والا کے حسن انتظام، صبر و تحمل قوت برداشت، جود و سخا نے ردّ بلا کا کام کیا اور خانقاہ کی عظمتوں کو چار چاند لگایا۔ خانقاہ کا تحفظ، عمارات کی تجدید کاری، اعراس کا تجمل و وقار، علماءٔ مشائخین سے روابط، اوقاف و جائداد کا نظم و نسق، غرض کہ ہر شعبہ اور گوشہ پر آپکی گرفت مظبوط رہی اور ہر پہلو پر آپ نے اپنی توجہ منعطف کی۔ تیس سال آپ نے مسند سجادگی کو رونق بخشا۔ ۱۳۶۸ھ میں مالک حقیقی سے جا ملے۔ ہزار جان گرامی فدا بہ نام ولیؒ

موجودہ زیب سجادہ حضرت الحاج مولنا سید شاہ صفی العالم شہبازی اسلاف کی اُن ہی امانتوں کے

امین ہیں۔ انہی اختیارات کلّی کے مختار، تولیت خانقاہ کے متولی اور سجادہ شہبازی کے چودہویں سجادہ نشین ہیں۔ آپکی ولادت ۱۳۵۸ھ میں ہوئی۔ بچپن ہی میں والدین کریمین کا سایۂ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ دادی جان کی سرپرستی اور نانا جان کی نگرانی میں پرورش ہوئی، ابتدائی تعلیم والد گرامی اور نانا جان سے لی، بقیہ درسیات کی کتابیں، مولنٰا عبدالرؤف، مولینٰا محمد احمد اللہ، مولینٰا .... وغیرہ سے پڑھیں۔ حضرت والد گرامی کے وصال کے بعد دس سال کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے۔

اوقاف کی جائداد نیز موروثی زمینات وغیرہ کے نظم و نسق اور مقدمات وغیرہ کی پیروی کیلئے آپکے بڑے ماموں جان مولوی سید محمد شاہق (علیہ الرحمۃ) مختار عام مقرر کئے گئے، اور انکی زندگی تک یہ مختار نامہ برقرار رہا۔

حضرت صاحب سجادہ جنہیں "حضرت میاں صاحب" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے آپ انتہائی حساس، خوددار، بالغ نظر ہیں، زمانے کے مدو جزر کا بغور جائزہ لیتے ہیں، حالات کے تیور سے بخوبی واقف ہیں آپ اظہار رائے برملا فرماتے ہیں، اس میں غیر ضروری مصلحتیں کبھی آڑے نہیں آتیں۔ تصلب فی الدین آپکا چٹان کی طرح متحکم ہے۔ عقیدہ اور مسلک میں کبھی کسی طرح کا سمجھوتہ گوارا نہیں کرتے۔ رویت ہلال کے مسئلہ پر آپکا موقف شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہے۔ آپ اکثریت اور اقلیت کی پرواہ کئے بغیر فقہی اصول پر مبنی رویت ھلال کا اعلان فرماتے ہیں۔ دو ایک بار آپ نے مختصر سی جماعت کے ساتھ نماز عید ادا فرمائی مگر اپنے موقف میں ذرہ برابر لچک بھی برداشت نہیں کی۔ جب جب عوام الناس کو فرقۂ باطلہ کے دام فریب میں الجھتے دیکھا آپ نے اس کا تحریری و تقریری طور پر سد باب فرمایا۔ ان کے عقائد باطلہ کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ چھوٹے چھوٹے کتابچہ اور پمفلٹ کے ذریعہ بڑے بڑے عقیدوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔

آپ کی ذات سے تبلیغ وارشاد کے دروازے کھلے۔ آپ نے سیرت النبی کے دو روزہ اور سہ روزہ اجلاس، کی بنیاد ڈالی۔ اور ہندوستان کے مشاہیر علماو مشائخ کو مدعو فرماتے رہے۔ آپکی رہنمائی میں کئی سال تک متواتر تاریخ ساز اجلاس ہوتے رہے۔ آپ خود والہانہ انداز میں انتہائی خوش گلوئی کے ساتھ میلاد شریف پڑھتے رہے۔ کئی مرتبہ آپ کی محفل میں سامعین پر وجد و کیف طاری ہوگیا۔ آپ اس رنگ میں اپنے والد گرامی کی یادگار ہیں۔

جب تک صحت اجازت دیتی رہی آپ نے خانقاہ کے تمام امورات اور سجادگی کے جملہ مشاغل کی ادائیگی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ نماز مغرب وعشا کی امامت، جمعہ و عیدین کی امامت، آستانہ عالیہ کی شبانہ

Scanned by CamScanner

روز حاضری آسیب زدگان کا حصار، خانقاہ کی مجلس، عوام و خواص سے ملاقات، سارے امورات بخوبی انجام دیتے رہے۔ حتی کے شدید علالت کے عالم میں بھی جمعہ و عیدین کی امامت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت ممدوح کا نمایاں وصف شان خودداری ہے۔ آپ نے اس پر کبھی آنچ نہ آنے دی، خانقاہ کی تعمیر، جدید لائبریری، لحد شریف، حجرہ تبرکات یا دیگر تعمیرات خانہ، یہ سب کے سب آپ نے اپنے صرف کثیر سے تعمیر فرمائی۔ اہل خانہ کی پرورش و پرداخت و دیگر ذمہ داریاں حضرت والا ہی کے دست و بازو کی رہین منت ہے۔

حضرت کے علمی مشاغل میں آپکی خرابئ صحت برابر رکاوٹ بنی رہی۔ ادھورے مضامین، ناتمام انشائیے، اور تاریخ شہبازی کے نامکمل مسودات اسکی گواہی دیتے ہیں۔ جب ذرا فراغت نصیب ہوئی کام شروع کیا گیا، کچھ دور چل کر پھر کوئی نہ کوئی الجھن درپیش ہوئی اور کام رک گیا۔ خدا کرے یہ ناتمام علمی شہہ پارے مکمل ہو جائیں!

ماضی قریب کے سجادگان میں حضرت ممدوح کو ہی یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ ۱۹۶۵ء میں حج بیت اللہ شرف و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں آپ بغرض علاج ویلور تشریف لے گئے معالجین نے تمام جائزہ کے بعد جب آپکو رخصت دیدی، تو آپ نے، دہلی، اجمیر شریف، آگرہ بنارس، لکھنو، بہار شریف، پٹنہ، مظفرپور، کلکتہ، وغیرہ تمام درگاہوں پر حاضری دی، اور خانقاہوں میں تشریف لے گئے۔ تقریباً تین ماہ بعد اس مبارک سفر سے واپسی ہوئی اس سفر میں والدہ مخدومہ (مرحومہ) اور فقیر شامل تھا۔

آپ کی معلومات سے از حد مستفیض ہوا بہت سارے بزرگوں کے مزارات جن سے میں ناواقف تھا حضرت ہی کے طفیل میں واقف بھی ہوا اور حاضری کی سعادت بھی میسر ہوئی۔

حضرت کا قوت حافظہ نہایت قوی ہے، تاریخی حوالے، کتابوں کے مندرجات شجرہ انساب، حالات خاندان شہبازی کے تعلق سے ایک کمپیوٹر معلوم ہوتا ہے۔ جتنا کچھ کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ملتا حضرت والا کو سننے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

حضرت والا کو فن شاعری سے گہرا شغف رہا ہے، جتنا اچھا شعر کہتے ہیں اتنا ہی عمدہ پڑھتے بھی ہیں۔ آپکا اپنا مخصوص انداز ہے جو اثر کو دوبالا کر دیتا ہے۔ آپ نے مشق سخن کا آغاز باضابطہ طور پر ۱۹۵۴ء سے کیا، ابتدا نعت سے ہوئی۔ پھر نعت و غزل کہنے کا ایک سلسلہ بندھ گیا۔ حضرت فائق رحمۃ اللہ علیہ آپکی تخلیقات پر اصلاح فرماتے تھے۔ آپکی غزلیں، روزنامہ، الحق، کتابچہ، کہکشاں، ماہنامہ، پگڈنڈی، امرتسر، سہیل، گیا، تاج، کراچی، المجیب، پھلواری شریف، سیرت، بنارس، سنی، لکھنو وغیرہ میں شائع ہوتی

Scanned by CamScanner

رہی ہیں۔ آپکا تذکرہ کراچی کی مطبوعہ کتاب "تذکرہ مسلم شعرائے بہار" (جلد ۳ ص ۳۷) پر آیا ہے۔ جس میں آپکی ایک غزل بھی شامل ہے۔ جسکا مطلع ہے۔

درد کا روگ ملا، درد کا حاصل نہ ملا
اپنے غم زیست کوئی رحم کے قابل نہ ملا

آپکی ایک نظم بعنوان "خواب گراں بار سے اٹھ" تقریباً ڈیڑھ سو اشعار پر مشتمل ہے۔ نظم کیا ہے افکار و خیالات کا ایک سیل رواں ہے۔ جس کے مدو جزر میں سامع گم ہو جاتا ہے۔ ماضی حال مستقبل کی مربوط کڑیاں ایک دوسرے میں پیوستہ ملتی ہیں۔ ضرورت ہے ایسی تخلیق کی اشاعت کی۔ اگر حضرت نے اجازت مرحمت کی تو فقیر اس نظم کو تشریحات سے مزین کر کے اشاعت کی سعادت حاصل کریگا۔

حضرت نے اپنے افکار بلند کو شعرو سخن کے سانچے میں ڈھال کر زبان و ادب کی خدمت کیساتھ ساتھ لوگوں کی ذہنی تربیت کا فریضہ بھی اپنے خاص رنگ میں بحسن و خوبی انجام دیا ہے۔

حضرت کی زبان منجھی ہوئی، سلاست و روانی، خیالات پاکیزہ اور افکار میں تصوفانہ تعلیمات کے نقوش ملتے ہیں، سادگی، سنجیدگی، متانت خلوص سے آپکے فن کا رنگ و آہنگ مزین ہے۔

الغرض آپکی بافیض ہستی ملت اسلامیہ کے لئے شجر سایہ دار ہے۔

آج آپ ہی سے ہماری ساری امیدیں وابستہ ہیں، کہ آپکی ذات مجموعہ ہمہ خوبی اوصاف بڑی مغتنم و محتشم ہے ــــ

باعث افتخار ہیں یہ لوگ — فضل پروردگار ہیں یہ لوگ
رونق میکدہ ، بہار چمن — موسم خوشگوار ہیں یہ لوگ
قدر کرائے جہان رنگ و بو — وقت کی یادگار ہیں یہ لوگ
سایۂ زندگی سلامت باد — حاصل صد بہار ہیں یہ لوگ

پے در پے حادثات، ستم روزگار، اور ذہنی تفکرات نے حضرات والا میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کیں۔ مثلاً آپ کی خوش لباسی، ہر چیز کی کیفیت و کمیت میں خوب سے خوب تر کی تلاش، اعلیٰ دسترخوان کی پسندیدگی، خوش مزاقی، جو ایک مدت دراز تک آپ کا خاصہ رہی، اسکی جگہ قناعت اور سادگی نے لے لی۔ آپ صبر جمیل کر پیکر ہیں، جتنے جانی و مالی صدمے آپ نے برداشت کئے اور وکفی باللہ نصیراً کو حرز جاں بنائے رہے۔ عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ نمودو نمائش اور ریاکاری سے آپ کو سوں دور ہیں۔ اچھی غذا، اچھالباس اچھی رہائش پر جس طرح خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ سوکھی غذا، پھٹے لباس اور معمولی بود

وباش پر بھی اسی طرح خوش نظر آتے ہیں۔ عسرت وسیرت دونوں کا ایک ہی طرح خیر مقدم کرتے ہیں۔

آج کا دور ظاہرداری کا ہے، ہر چھوٹا بڑا ظاہری کروفر اور خدم وچشم کا پرستار ہے، ظاہری چہرہ مہرہ لباس پوشاک کی تڑک بھڑک تاثیر کرتی ہے اور ممدوح کی زندگی میں ہی کرامتوں کی کتابیں چھپ جاتی ہیں۔ یہاں معاملہ برعکس ہے۔ "درویشی وصد پردہ پوشی" کے اصول پر اٹل ___ نہ کرامت کا اظہار نہ ولایت کا دعوی.........

ایک واقعہ جس نے مجھے آج تک محو حیرت بنا کر رکھا ہے اس کو بیان کر کے اس باب کو مکمل کرنا چاہتا ہوں.........

جن دنوں حضور صاحب سجادہ دامت برکاتہم العالیہ بغرض علاج ویلور تشریف لے گئے تھے۔ اور واپسی میں اجمیر شریف میں قیام فرماکر دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد بھاگل پور تشریف فرما ہوئے تھے انہیں دنوں میں ایک شب کی بات ہے کہ حضرت حویلی کے اندر صحن میں اہل خانہ سے محو گفتگو تھے کہ اچانک باہر کسی کے دستک دینے اور پکارنے کی آواز ملی، باہر جاکر دروازہ کھولا گیا تو دیکھا کہ ایک دراز عمر مسافر ایک خاتون کے ساتھ خانقاہ کے دروازے پر کھڑا ہے اور بہت بے چین و مضطرب نظر آرہا ہے.....

جیب سے ڈائری نکال کر بے ترتیب انداز میں لکھے ہوئے پتے اور نام بار بار پڑھتا ہے، گویا کہ وہ اپنی تشفی چاہتا ہے کہ یہ نام اور پتہ جو میں پڑھ رہا ہوں اسکے مطابق صحیح جگہ پر پہنچا کہ نہیں۔

وہ بار بار پڑھتا_ صوبہ بہار، شہر بھاگل پور، مولانا چک، سید شاہ صفی العالم، جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے تو بہت خوش ہوا، اور خانقاہ میں آکر بیٹھ گیا۔

خوردونوش کے نظم کیلئے بہ اصرار پوچھا گیا کچھ بھی کھانے کو تیار نہ ہوا۔ وہ صرف حضور صاحب سجادہ کی زیارت کا مشتاق نظر آتا تھا۔ حضرت کو اطلاع کی گئی، کچھ دیر بعد حضرت باہر تشریف لائے، آپکے آتے ہی وہ دونوں بیتابانہ حضرت کے قدموں پر گرے اور رونے لگے۔ حضرت نے انہیں تسلی وتشفی دی اور عرض حال کیلئے فرمایا.........

آنے والے اجنبی مسافر نے اس طرح عرض مدعا کیا۔ حضور میں گجرات کا باشندہ ہوں میرے ساتھ میری اہلیہ ہے۔ ہم لوگ کافی عرصہ سے اجمیر شریف میں مقیم تھے۔ حاضری کی غرض وغایت یہ تھی کہ براہ راست خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ ہمیں مرید ہونے کی بشارت دیں، اور سرکار خواجہ ہی میرے سلسلہ اور شیخ کا تعین فرماکر نام اور پتہ سے آگاہ کریں۔ یہی تمنا کئی سال لئے میں جوار خواجہ میں پڑا تھا اور ہر صبح وشام یہی التجا کرتا تھا۔ ہمارے بچے ہرماہ اخراجات کی رقم آکر پہنچا جاتے تھے۔ ایک شب

قسمت بیدار ہوئی ہملوگ تہجد کے بعد نورانی دلان میں عرضیاں کرتے کرتے سوگئے، اچانک ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور کہا، جا بھاگل پور صوبہ بہار وہاں مولنا چک کے خانقاہ میں سید شاہ صفی العالم سے مرید ہو جا۔ اور جاکر ان سے کہنا کہ ہمیں سلسلۂ چشتیہ میں بیعت کریں کہ میرا سلسلہ وہی ہے۔ ابھی کچھ ہی دنوں پہلے وہ یہاں سے حاضری دے کر گئے ہیں۔۔۔

حضور میں یہ خواب دیکھتے ہی بیدار ہوا تو دیکھا کہ اہلیہ بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھی ہے۔ میں نے پوچھا تو اس نے بھی وہی بیان کیا جو میں نے دیکھا تھا۔ اسی وقت اپنے ڈائری میں یادداشت۔ کے سہارے نام اور پتہ نوٹ کیا اور چل پڑا۔ میرا نصیب ہے کہ میرا خواب سچا نکلا اور میں اپنی منزل پر آگیا۔

حضرت آپ سلسلہ چشتیہ میں میری بیعت لے لیں۔ اسکی بیتابی و بے چینی کو دیکھ کر حضرت نے خلاف معمول رات ہی میں ان دونوں کو مرید کیا، اور صبح کو وہ دونوں روانہ ہوگئے۔

ایں راز عاشقاں را کے عقل شوخ داند
پیغامِ اُو کجا، کے، باد صبا .... رساند

نسب نامہ سجادہ عالی مرتبت فلک رفعت حضرت الحاج مولنٰا سید شاہ صفی العالم مدظلہ العالی

سید السادات سلطان العارفین حضرت مخدوم سید شاہ باز محمد قدس سرہ اللہ العزیز

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ صفی سیالکوٹی قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ مولنٰا عاصم قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ محمد عابد اول قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ محمد موحد قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ محمد صفی ثانی قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ محمد عابد عرف شاہ نوری قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ شریف العالم قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ سعید العالم قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ

↓

حضرت مولنٰا الحاج سید شاہ صفی العالم دامت برکاتہم

حضرت مولنٰا الحاج سید شاہ اشتیاق عالم ضیاء شہبازیہ ولی عہد سجادہ خانقاہ شہبازیہ	پروفیسر سید شاہ محمد اخلاق عالم صبا علیہ الرحمۃ

شہباز ، صفی ، عاصم وعابد ، شہ دینی ۔ رنگش چوں موحد شدہ ،بویش صفی ثانی

عابد و شریف است وسعید است وولی است ۔ از گلشن سادات کشید عطر زمانی

مرشد صفی مجموعہ گل حاصل نکہت ۔ از نسل حسینی شدہ ایں خانہ نشانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابۃ وفرعہا فی السماء

ہر کہ خواہد از جناب کبریا دار السلام ــ پس بخواند شجرہ پیران قادریہ مدام

خداوند مرے جرم و خطا بخش	بحق مصطفےٰؐ خیرالورےٰ بخش
گناہوں سے بھرا ہے میرا دامن	پئے مولا علیؑ مشکل کشا بخش
جیوں حق پر مروں حق پر خدایا	حسین ابن علیؑ کی وہ ادا بخش
شکنجے میں ہوں نفس بد کے ہردم	رہائی از پئے زین العباؒ بخش
امام باقرؒ نوری نسب کے	وسیلے سے میرے دل کو جلا بخش
امام موسیٰ کاظمؒ کا تصدق	مجھے آل نبی کا تو ولا بخش
علی موسیٰؒ رضا کا واسطہ ہے	الٰہا تو مجھے اپنی رضا بخش
بحق حضرت معروف کرخیؒ	اماں از آفت ارض و سما بخش
سری سقطیؒ جنیدؒ جند حق کے	کرم سے عشق آل مصطفےٰ بخش
سخی بوبکرؒ عبداللہ شبلیؒ	پئے شیخ ابوالقاسمؒ سخا بخش
طفیل شیخ احمدؒ راہ دکھلا	تو یوسفؒ بوالفرح سا رہنما بخش
بحق بوالحسنؒ علی القریشی	عذاب قبر سے مولیٰ رہا بخش
خدایا خاتمہ بالخیر فرما	بحق بوسعید اپنی عطا بخش
طفیل عبد قادرؒ قادری کر	محی الدینؒ کے قدموں میں جا بخش
بحق شاہ دوراں عبدرزاقؒ	حلال و پاک روزی اور غذا بخش
بہ عبداللہؒ و ابراہیمؒ و جعفرؒ	لحد میں خلد کی ٹھنڈی ہوا بخش
پئے احمد حسینیؒ و علیؒ اب	مرے قدموں کو راہ اولیا بخش
محمد عبد غفارؒ شیخ محمودؒ	پئے عبدالرؤفؒ اپنی لقا بخش
برائے شیخ قاذن قادریؒ تو	حیات زار کو حسن صفا بخش
بحق ھدیۃ اللہؒ شیخ سرمست	مجھے بھی مستئ جام وفا بخش
غلام درگہہ شیخ ظہورؒ ام	حضوری قلب کو میرے خدا بخش
محمد غوثؒ شیخ دوجہاں کی	اطاعت کا عبادت کا صلا بخش

Scanned by CamScanner

علوم شہ وجیہ الدینؒ کا یارب
مرے دامن میں بھی گنجِ عطا بخش

برائے میر سید شاہ یسینؒ
غلامی کا سلیقہ اے خدا بخش

بحق شاہبازؒ عرش رفعت
مجھے پرواز دے اوج ہما بخش

پئے شاہ صفیؒ نور دیدہ
نبی کے زلف کی ٹھنڈی ہوا بخش

شہ عاصمؒ کی نسبت کا تصدق
دلوں کو نور ایماں کی ضیا بخش

عطا ہو جام کوثر بہر عابدؒ
سروں پر وہ طہارت کی ردا بخش

موحدؒ کی محبت کا نچھاور
زباں کو حمد ہونٹوں کو ثنا بخش

صفی ثانیؒ کی الفت میں ہمہ دم
مسلسل نور کی یارب فضا بخش

طفیل حضرت عابد شاہ نوریؒ
مجھے داد و دہش دست سخا بخش

بہ چشم پاک حضرت اشرف عالمؒ
دل روشن نگاہ آشنا بخش

رئیس العالمؒ ذاکر کا صدقہ
طلب سے تو مری یارب سوا بخش

ولی العالم شیریں زباں کی
دعاؤں سے مجھے حسن نوا بخش

مرے مرشد صفی عالم کو مولیٰ
حیات خضر، فضل واتقا بخش

ہے مسکین اشتیاق عالم بھی تیرا
اسے بھی سلسلہ در سلسلا بخش

دعائیہ

بحرمت یا الٰہی جملہ مذکورین قادریہ
شیوخ کامل واکمل یہ محبوبین قادریہ

طفیل مرشد برحق کرم کی شان دکھلادے
ہماری عاقبت اور خاتمت کی خیر فرمادے

تمامی مسلمین ومسلمات اس خیر میں شامل
جمیع مومنین ومومنات اس فضل میں داخل

نبی آل نبی پر ہو درود پاک سبحانی
الٰہی خیر گرداں ، خیر گرداں . خیر گردانی

حامداللہ تعالی مصلیا و مسلما و مبارکا لرسولہ و علی آلہ الامجاد الکرام

نوٹ:- مریدین سلسلہ اس شجرہ کو باوضو پڑھیں۔ پڑھتے وقت مؤدب رہیں۔ اول آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں درمیان میں شجرہ۔ شجرہ ختم کرنے کے بعد اخلاص دل کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگیں۔ بزرگان شجرہ کے وسیلے سے نیکی اور بھلائی طلب کریں دعا میں اپنے مرشد اور اپنی خانقاہ کو ضرور شامل رکھیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبۃ اصلہا ثابۃ و فرعہا فی السماء

ہر کہ باید جنت الماوی بہشت — پس بخواند شجرہ پیران چشت

فضل کر یا رب محمد مصطفیٰؐ کے واسطے — سید کونین ختم الانبیاؐ کے واسطے
بخش دے میرے گناہوں کو تو اے رب غفور — فاتح خیبر علی مرتضیٰؑ کے واسطے
اپنی الفت کر عطا اپنی محبت دے مجھے — شاہ حسن بصریؒ امام اولیا کے واسطے
یا الٰہی معرفت اپنی تو میرے دل کو — خواجہ عبدالواحدؒ پیر ہدیٰ کے واسطے
راز سے آگاہ کر اپنے مجھے اے ذوالمنن — حضرت خواجہ فضیل مجتبیٰؒ کے واسطے
آشنا راہ حقیقت سے خدایا کر مجھے — شاہ ابراہیم ادہمؒ رہنما کے واسطے
اپنی رحمت بخش دے اپنی عنایت بخش دے — حضرت خواجہ حذیفہؒ پیشوا کے واسطے
پاک کر اعمال میرے عجب و نخوت سے خدا — حضرت خواجہ ہبیرہؒ بے ریا کے واسطے
کر سعادت مند مجھکو اے خداوند جہاں — خواجہ ممشاد علوؒ فرخ لقا کے واسطے
کر عطا وہ علم جو دکھلائے سیدھا راستہ — شہ ابو اسحاق چشتیؒ حق نما کے واسطے
ہر قدم ہر گام میرا راہ حق پر ہو رواں — شاہ ابو احمدؒ امام اصفیا کے واسطے
نور عرفاں سے مرے سینے کو روشن کر خدا — بو محمدؒ پیشوائے اتقیا کے واسطے
حشر میرا کر خدایا پیر کے زیر لواء — خواجۂ حاجی شریفؒ ذی لوا کے واسطے
ماسوا کی فکر سے آزاد رکھ اور شاد رکھ — خواجۂ عثمانؒ تاج اولیا کے واسطے
عشق کی سرمستیاں دے مست کر سرشار کر — شاہ معین الدینؒ چشتی ذوالعلیٰ کے واسطے
رکھ شریعت اور طریقت میں مجھے ثابت قدم — خواجہ قطب الدینؒ کاکی باخدا کے واسطے
دے خزانہ غیب سے انعام کا اکرام کا — شہ فرید الدیںؒ شکر گنج عطا کے واسطے
دہر میں ممتاز کر مجھ کو تو خلق نیک سے — شہ نظام الدیںؒ امام اذکیا کے واسطے
دے مجھے توفیق طاعت بندگی کا ذوق دے — شہ نصیر الدینؒ شاہ اولیا کے واسطے
رزق میں میری کشائش کر تو اے رزاق خلق — خواجہ محی الدیںؒ حُسام ذی عطا کے واسطے
دے ہمیں صبر و قناعت اور توکل اے خدا — خواجہ فتح اللہؒ شاہ دوسرا کے واسطے

Scanned by CamScanner

نور بھر دے قبر میں تو کھول دے جنت کی راہ — شاہ عیسیٰؒ معدن نور وہدیٰ کے واسطے
دور کر تنگی و تاریکی تو میری قبر سے — سید زاہدؒ گل کہف الوریٰ کے واسطے
سختئ جاں کندنی سے دے رہائی اے رحیم — ہدیت اللہ مستؒ شیخ باخدا کے واسطے
غیر کا محتاج مت کر اپنا ہی محتاج رکھ — شہ ظہورؒ حاجی حبیب کبریا کے واسطے
نزع کے دم شر شیطاں سے بچا یارب مجھے — غوث بے لوث حمیدؒ مقتدا کے واسطے
پاک کر کبر و حسد سے دل کو بھردے نور سے — شہ وجیہ الدیںؒ امام اتقیا کے واسطے
حب دنیا دل سے میرے دور کر دے اے الہٰ — شاہ یٰسیںؒ صاحب صدق و صفا کے واسطے
دے اماں مجھکو تو شر سے حاسدوں کے اے حفیظ — شاہ شہباز محمدؒ خوش لقا کے واسطے
کر میری حاجت روائی اے میرے حاجت روا — حضرت سید صفیؒ مہتدا کے واسطے
دور کر تو تنگ دستی مجھ سے اے رب کریم — شاہ عاصمؒ مظہر بدر الدجیٰ کے واسطے
عابد اولؒ کا صدقہ دے عبادت کا شعور — لذت سجدہ بھی دے اس بے ریا کے واسطے
لوٹ کر آؤں نہ میں پھر راہ ظلمت کی طرف — حضرت سید موحدؒ رہنما کے واسطے
راہ حق پر میں رہوں اور ساتھ کل اہل و عیال — شہ صفی ثانیؒ شہ زہد و تقیٰ کے واسطے
نور کی تنویر سے روشن ہو میری زندگی — حضرت عابدؒ شہ نوری ادا کے واسطے
دین و دنیا میں مجھے با آبرو رکھنا خدا — اشرف العالمؒ ولی کبریا کے واسطے
ذکر تیرا نقش دل ہو نقطہ نقطہ حرف حرف — شہ رئیس العالمؒ شیریں نوا کے واسطے
ان کے حسن پاک کا صدقہ مجھے کر دے حسیں — شہ ولی العالمؒ ماہ ولا کے واسطے
خاتمہ بالخیر کر میرا نبی کے نام پر — شہ صفی عالم صفی حق نما کے واسطے
صدقۂ پیران چشت ، اہل ولا اہل بہشت — اشتیاق عالم پہ رحمت ہو خدا کے واسطے

دعائیہ

بحرمت خرقۂ و تاج خلافت — الٰہی دو جہاں میں رکھ لے عزت
شیوخ چشت سے رکھتے ہیں نسبت — مرید چشتیاں پر فضل و رحمت
بخیر اب عاقبت اور خاتمت کر — عیاں شان رحیمی کی صفت کر
الٰہی تا بود خورشید و ماہی — چراغ چشتیاں را روشنائی

اللھم صلی علی سیدنا محمد بعدد کل زرۃ الف الف مرۃ وعلی الہ الامجاد الکرام

نوٹ:۔ اول آخر چھ مرتبہ باوضو درود پڑھ کر شجرہ پڑھیں اور پیران چشت کے وسیلے سے دعا کریں۔

Scanned by CamScanner

عکس جمیل

از، حضرت مولانا الحاج سید شاہ صفی العالم دامت برکاتہم سجادہ نشیں

قصیدہ درشان حضرت مخدومنا و مولانا شاہباز محمد قدس اللہ سرہ العزیز

جسنے دیکھا آپ کو وہ آپ ہی کا ہوگیا — کوئی سودائی بنا تو کوئی شیدا ہوگیا
فقر کی پرتاب نظروں کا ہی یہ اعجاز تھا — ایک ذرہ ہمسراوج ثریا ہوگیا
روئے زیبا کی ضیا پر گر پڑے پروانہ وار — عشق کی دنیا میں اک ہلچل سے پیدا ہوگیا
پی لیا جی بھر کے جس نے ساغر شہباز سے — بے خودی میں آشنائے راز مولیٰ ہوگیا
فقرو درویشی کے آگے جھک گئی شاہنشہی — شاہ خرم آپکے در کا گدا سا ہوگیا
ائے گل خوبی تری رعنائیوں کے ہم نثار — دل مرا صحن گلستان تمنا ہوگیا
دل بھی تحفے میں دیا اور جاں بھی ہدیہ کر دیا — سب کے مالک آپ ہیں سب آپ ہی کا ہوگیا
آپ نے جس پر بھی ڈالی اک مسیحانہ نگاہ — کیسا ہی بیمار ہو دم بھر میں اچھا ہوگیا
موسویٰ اعجاز دکھلایا عصائے پاک نے — جوگی نرمل ناتھ کا جادو ہوا سا ہوگیا
مامن آفات و غم ہے آپکی چادر حضور — سر پہ جس نے اوڑھ لی رحمت کا سایا ہوگیا
کوئی شمس العارفیں کوئی سراج السالکیں — پر تو انوار سے ذرہ ستارہ ہوگیا
ایک تاجر نے پکارا المددیا شیخ من — اس کا طوفان بلا سے پار بیڑا ہوگیا
اک مرید خاص پر جب شیر نے حملہ کیا — آفتابہ کھینچ مارا شیر سیدھا ہوگیا
ایک خادم کو کسی مارسیہ نے ڈس لیا — پانی دم کر کے دیا پی کر وہ اچھا ہوگیا
بوحنیفہ وقت کے ہیں سب کو یہ اقرار ہے — قول عالمگیر سے حق آشکارا ہوگیا
زیب بستان ولایت ناز بزم دلبراں — حسن معنی آیت حق جلوہ آرا ہوگیا
حکم حضرت سے جو مارا سنگ پر اس نے کلوخ — دیکھا جوگی نے کہ پتھر دم میں سونا ہوگیا
دیکھ کر اعجاز حق رخ پھیرتا کیونکر بھلا — ایک حق نا آشنا حق کا شناسا ہوگیا
صوبۂ بنگال کا رستم گورنر تھا جسے — حکم وقت باریابی ان کا ایسا ہوگیا
پاک ہوکر بدعت سیئہ سے آنا پھر کبھی — مدرسہ آنا ہی مشکل سے گوارا ہوگیا
نعرہ حق برق بن کر زعم ناحق پر گری — شیخ پورہ کی رعونت کا صفایا ہوگیا
کیجئے کیا کیا ستائش حسن جلوہ ساز کی — جلوہ گاہ شوق جلوؤں کا منارا ہوگیا

Scanned by CamScanner

ترانہ شہبازی

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

تاجدار کشور عرفاں شہ ملک یقیں
غوث عالم قطب اعظم ہادی دنیا ودیں
آسماں پر تیرا پرچم کہکشاں تیری زمیں
بجتا ہے نقارہ گھر گھر آج بھی شام وسحر

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

قادریوں کی امانت چشتیوں کی یادگار
گلشن شطاریہ کی خندہ رو فصل بہار
باغ فردوسی کی خوشبو طلعت سید مدارؒ
بحر میں پنہاں ترے چودہ سلاسل کے گہر

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

بوعلی کی پیش گوئی حضرت یٰسیں کے لال
آسمان معرفت کے آپ ہیں بدر کمال
اولیائے وقت میں ملتی نہیں جس کی مثال
رفعت پرواز میں ہفت آسماں اک رہگذر

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

کس قدر حق آشنا ہے قول عالمگیر کا
بوحنیفہ وقت کے ہیں شاہباز مقتدا
بادشاہان زمانہ ہورہے ہیں جبہ سا
خرم و دارا ہو عالمگیر یا فرخ سیر

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

صدقہ مل جائے خدا را صدقۂ ابن بتولؓ
اپنے شہزادوں کا صدقہ دیجئے آل رسول
اشتیاق عالم کو بھی کر لیجئے آقا قبول
ہم بھٹکتے پھرتے ہیں کوچہ بہ کوچہ دربدر

شاہباز لامکاں ازلطف سوئے من نگر   طائر عرش آشیاں ازلطف سوئے من نگر

Scanned by CamScanner

سلام

شاہباز محمد سلام علیک　　راحت جان احمد سلام علیک
ہادیٔ انس و جاں قطب و غوث جہاں　　دین حق کے مؤید سلام علیک
ہم غلاموں پہ آقا ہمیشہ رہے　　آپکا لطف بیجد سلام علیک
وارث مصطفیٰ ؐ جانشین علیؑ　　میرے سلطان و سید سلام علیک
لاج رکھنی پڑے گی حضور آپکو　　آپ مرشد میں ارشد سلام علیک
قبۂ نور ہے جلوہ طور ہے　　آپ کا نوری گنبد سلام علیک
آپ گیارہ صدی کے مجدّد بھی وہ　　عرش پر جسکی مسند سلام علیک
یا کریم الخصائل ، رشید الکرم　　المدد یا مجد سلام علیک

اشتیاق گنہ گار کی لیں خبر
اے میرے جد امجد سلام علیک

Scanned by CamScanner

تاریخ		وقت تقارب	مقام
١٥/ صفر المظفر	پہلی روشنی	بعد نماز مغرب افتتاح عرس شہبازی	اندرون آستانہ عالیہ
		بعد نماز عشاء ۔ مجلس قرآن خوانی	اندرون آستانہ عالیہ
		منقبت خوانی	صحن شاہی مسجد
		قل شریف	اندرون آستانہ
١٦/ صفر المظفر	بڑی روشنی	٩/ بجے صبح قرآن خوانی و شجرہ خوانی و قل	جامعہ شہبازیہ
		١١/ بجے دن ۔ خاص لنگر بدولت کدہ صاحب سجادہ	بڑی حویلی
		بعد نماز مغرب لنگر مہمانان	جامعہ شہبازی
		بعد نماز مغرب چادر پوشی	اندرون روضۂ
		بعد نماز عشا قرآن خوانی	اندرون آستانہ
		١/ بجے شب جلسۂ دستار جامعہ شہباز	صحن شاہی مسجد
		تقاریر علمائے کرام ۔ و منظوم خراج عقیدت	
		قل ٣/ بجے شب و تقسیم تبرک	اندرونی آستانہ
١٧/ صفر		بعد نماز عشاء مجلس قرآن خوانی و قل	اندرون آستانہ
٧۔٨/ ربیع الاول		محفل میلاد شریف	اندرون شاہی مسجد
١٢/ ربیع الاول		غسل نقش قدم رسول پاک	احاطہ قدم رسول
١١/ ربیع الثانی		صبح ٩/ بجے شجرہ خوانی و داخل سلسلہ مریدین	بدولت کدہ صاحب سجادہ
		بعد نماز ظہر زیارت تبرکات	بڑا محل
		بعد نماز مغرب قرآن خوانی	شاہی مسجد
		بعد نماز عشاء محفل گیارہویں تقاریر و	شاہی مسجد
		منظوم خراج عقیدت	
		٣/ بجے شب اختتامی مجلس گیارویں شریف	حجرہ تبرکات
			بڑا محل

Scanned by CamScanner

تاریخ وصال بزرگان شہبازیہ قدس سرہ

سید العارفین امام المتشرعین حضرت مخدومنا و مولانا شاہباز محمد قدس سرہ کا وصال ۱۶/ صفر المظفر بروز پنج شنبہ (جمعرات) مشکوٰۃ المصابیح ۱۰۵۰ ھجری کو ہوا۔ حضرت کا بڑا عرس اسی دن بصد شوکت و شان منایا جاتا ہے۔ ۱۵، ۱۶، اور ۱۷ صفر المظفر تینوں دن عرس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دیگر بزرگان شہبازیہ کے ایام وصال جہاں تک راقم الحروف کو حاصل ہو سکے انھیں قلمبند کر رہا ہوں۔ حلقہ بگوشان و عقیدت مندان شہبازیہ ان تاریخوں میں حسب مقدور ایصال ثواب فرما کر داخل حسنات ہوں۔ اسمائے گرامی کی ترتیب بہ اعتبار ماہ کی گئی ہے۔

۱. حضرت مولانا سید شاہ محمد حافظ قدس سرہ ۷ صفر المظفر
۲. حضرت مولانا سید شاہ فائق ثانی قدس سرہ ۸ صفر المظفر
۳. حضرت مولانا سید شاہ قاضی طاہر قدس سرہ ۱۴ صفر المظفر
۴. حضرت مولانا سید شاہ الحاج محمد عاسل ثانی قدس سرہ ۱۵ صفر المظفر
۵. حضرت مولانا سید شاہ قاضی محمد حاذق اول قدس سرہ ۲۲ صفر المظفر
۶. حضرت مولانا سید شاہ محمد حاذق ثانی علیہ الرحمۃ ۳/ ربیع الاول
۷. حضرت مولانا سید شاہ محمد ظہور قدس سرہ ۲۲/ ربیع الثانی
۸. حضرت مولانا سید محمد نعیم علیہ الرحمۃ ۲۲/ ربیع الثانی
۹. حضرت مولانا سید شاہ محمد عادل قدس سرہ ۸/ جمادل الاول
۱۰. حضرت مولانا سید شاہ سعید العالم قدس سرہ ۱۲ جمادل الاول
۱۱. حضرت مولانا سید شاہ صفی اول (سیالکوٹی) قدس سرہ ۷/ جمادی الثانی
۱۲. حضرت مولانا سید شاہ صفی ثانی قدس سرہ ۸/ جمادی الثانی
۱۳. حضرت مولانا سید شاہ محمد عابد اول قدس سرہ ۱۷/ جمادی الثانی
۱۴. حضرت مولانا سید شاہ محمد عاصم قدس سرہ ۷/ رجب المرجب
۱۵. حضرت مولانا سید شاہ سراج الحسن قدس سرہ ۱۸/ رجب المرجب
۱۶. حضرت مولانا سید شاہ محمد بشیر قدس سرہ ۲۷/ رجب المرجب

Scanned by CamScanner

۱۷. حضرت مولانا سید شاہ رئیس العالم قدس سرہ ۷/ شعبان المعظم

۱۸. حضرت مولانا سید شاہ شریف العالم قدس سرہ ۲۲/ شعبان المعظم

۱۹. حضرت مولانا سید شاہ محمد شاہ عالم قدس سرہ ۵/ رمضان المبارک

۲۰. حضرت مولانا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ ۲۵/ رمضان المبارک

۲۱. حضرت مولانا سید شاہ عبد السلام قدس سرہ ۲۷/ رمضان المبارک

۲۲. حضرت مولانا سید شاہ محمد شعور قدس سرہ ۷/ شوال المکرم

۲۳. حضرت مولانا سید شاہ محمد عاجل قدس سرہ ۹/ شوال المکرم

۲۴. حضرت مولانا سید شاہ قاضی محمد وجیہ قدس سرہ ۹/ شوال المکرم

۲۵. حضرت مولانا سید شاہ محمد موحد قدس سرہ ۱۱/ ذی قعدہ

۲۶. حضرت مولانا سید شاہ محمد فائق قدس سرہ ۲۵/ ذی قعدہ

۲۷. حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف عالم قدس سرہ ۱۰/ ذی الحجہ

۲۸. حضرت مولانا سید شاہ محمد جواد الحسن قدس سرہ ۱۷/ ذی الحجہ

۲۹. حضرت مولانا سید شاہ محمد شاہق علیہ الرحمۃ ۱۹/ محرالحرام

Scanned by CamScanner

اسمائے مبارک حضرات سجادگان سلطان العارفین

حضرت مخدوم مولنٰا شاہباز محمد قدس سرہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	سن وصال	مدت سجادگی
۱.	حضرت مولنٰا سید شاہ عبد السلام قدس سرہ	۱۰۵۵ھ	۵ سال ۸ ماہ
۲.	حضرت مولنٰا سید شاہ عبد اللطیف قدس سرہ	۱۰۸۷ھ	۱۵ سال ۳ ماہ
۳.	حضرت مولنٰا سید شاہ تقی قدس سرہ	۱۱۰۲ھ	۳۲ سال
۴.	حضرت مولنٰا سید شاہ محمد عاصم قدس سرہ	۱۱۳۳ھ	۳۰ سال
۵.	حضرت مولنٰا سید شاہ محمد حافظ قدس سرہ	۱۱۳۶ھ	۳ سال ۵ ماہ
۶.	حضرت مولنٰا سید شاہ عاقل قدس سرہ	۱۱۴۰ھ	۴ سال
۷.	حضرت مولنٰا سید شاہ عابد اول قدس سرہ	۱۱۸۱ھ	۴۰ سال
۸.	حضرت مولنٰا سید شاہ محمد موحد قدس سرہ	۱۲۱۵ھ	۳۵ سال ۱۰ ماہ
۹.	حضرت مولنٰا سید شاہ محمد صفی ثانی قدس سرہ	۱۲۵۶ھ	۳۸ سال ۶ ماہ
۱۰.	حضرت مولنٰا سید شاہ عابد عرف شاہ نوری قدس سرہ	۱۲۹۰ھ	۲۵ سال ۶ ماہ
۱۱.	حضرت مولنٰا سید شاہ اشرف العالم قدس سرہ	۱۳۳۸ھ	۵۲ سال
۱۲.	حضرت مولنٰا سید شاہ رئیس العالم قدس سرہ	۱۳۴۰ھ	۱ سال ۷ ماہ
۱۳.	حضرت مولنٰا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ	۱۳۶۱ھ	۳۰ سال
۱۴.	حضرت مولنٰا سید شاہ صفی العالم متعنا اللّٰہ المسلمین فی طویل صیانۃ		

منظوم ابیات۔

نبا تخت شہباز عرش بریں — سلام و اطیف و تقی مہر دیں
ہیں عاصم وہ حافظ وہ عاقل نگیں — تو عابد موحد صفی ہیں امیں
کوئی عابد، اشرف، کا ثانی نہیں — رئیں و ولی و صفی، جانشیں

Scanned by CamScanner

ماخذ ومراجع

القرآن الکریم — سہ شہبازان عالم ضخیم کتاب (فارسی قلمی)

مشکواۃ شریف — شیخ ولی الدین — مرتب شیخ فضل اللہ بنگال کے ایک صاحب نے چند لمحہ کیلئے مطالعہ کرایا تھا

ستین شریف (قلمی) مخدوم شہباز محمدؒ

کوکب دری (شرح ستین قلمی) ملا احسن اللہ عباسی — تاریخ اولیائے گجرات — ابو ظفر ندوی

اخبار الاخیار — شیخ عبدالحق محدث دہلوی — نزھتہ الخواطر — عبدالحی بن فخرالدین حسینی

خزینۃ الاصفیا — مفتی غلام سرور لاہوری — ملفوظات مالنا ابوالبرکات فائض

اشراف عرب — نجم الحسن — مرتب مولنا سید غلام محمدؒ

جہانیاں جہاں گشت — ایوب قادری — بھاگل پور کا موجودہ ادبی ماحول نمبر ماہنامہ سہل گیا

تحفۃ المجالس — محمود بن سعید ایرجی — بھاگل پور ڈسٹرکٹ گزیٹیر ١٩٦٣ھ

صد حکایات (فارسی قلمی) جعفر بن بدر عالم شاہی — کمپری ہن سو ہسٹری آف بہار پروفیسر حسن عسکری و قیام الدین احمد

چہل حکایات (فارسی قلمی) — کمال الدین بخاریؒ — آل انڈیا ہسٹاریکل کانفرنس ١٩٦٨ء

شمس بازغہ (فارسی قلمی) — مولنا شاہ عالم شہبازیؒ — آل انڈیا فلاسوفیکل کانفرنس ١٩٨٠ء

سعید الکلام — مولنا ناطق شہبازیؒ — منعقدہ بھاگلپور یونیورسیٹی پروفیسر ڈاکٹر ابھے کانت چودھری

صحیفۂ شہبازی — پنڈی بہاالدین گجرات پاکستان

ہندو پاکستان کے اولیا مفتی شوکت علی فہمی — حدیقۂ شہبازی — محمد شاہ شہرت عظیم آبادی

بیاض مولنا خواجہ علیؒ بقبضہ شیخ اشارت علی مرحوم تگھرہ — بھاگلپور درپن — جھار کھنڈی جھا

نفوس قدسی (فارسی قلمی) مولنا موحد قدس سرہ

بقبضہ غلام علی چشتی بارک پور کلکتہ

نقل مظہر العجائب (فارسی قلمی) مصنفہ مولنا اشرف بہاریؒ بہار تھرو دی ایجز آر۔ آر۔ دیواکر، سابق گورنر، بہار

تاریخ فرشتہ ملا قاسم فرشتہ
نقش دوام مولانا سید اکمل اعلیٰ الہ آبادی
امپیریل گزیٹیر آف انڈیا
ڈسٹرکٹ گزیٹیر آف بھاگل پور جے برنے
ایسٹرن انڈیا اے۔ مارٹن
این اکاؤنٹ آف دی ڈسٹرکٹ آف بھاگل پور
ایف بکانن
مقدمہ فتاویٰ عالمگیری اورنگ زیب
تذکرہ ابو جیہ پیر حسینی علوی
اولیائے احمد آباد نور الزماں مصباحی
یاد ایام عبدالحی لکھنوی
ازاد کی کہانی ابوالکلام آزاد
بیاض قلمی شاہ نجیب اللہؒ معرفت فضل احمد
جمال جہاں آرا قلمی مصنفہ۔ دیوان سید راجہؒ
بہ ملک حاجی بڑے صاحب چندن نگر
تذکرہ غوثیہ شاہ محمد غوثی شطاری
گلزار ابرار ترجمہ
نجوم و کواکب (قلمی قدیم اردو) شاہ طفیل علی
جہاں نما (قلمی فارسی نثر اد اردو)
شیخ طیب جی چشتی کھکدولیؒ

(''شہبازیہ اِسپریچول اینڈ ایجوکیشنل اِسٹیٹ کا شعبہ نشرواشاعت'')

(حضرت مولیناولی العالمؒ اکیڈمی کی منظر عام پر آنے والی مطبوعات)

(۱) مرشد السلوک: مصنفہ ''علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی'' یہ کتاب ہدایت و معرفت کا خزانہ ہے روزمرّہ کے اعمال واشغال، بارہ مہینوں کے فضائل ونوافل، شب برات، شب قدر، شب عاشورہ وغیرہ کی نمازوں اور روزوں کے علاوہ خانقاہ شہبازیہ کے بزرگوں کے اوراد واشغال، وظائف و تسبیحات سے مزین ہے۔ اس کا رکھنا ہر مسلمان گھرانے کیلئے مفید ہے۔

(۲) سبز حروف کے شجر: نعتیہ کلام کا مجموعہ:۔ ''حضرت علامہ ضیا شہبازی'' منظوم نذرانہ عقیدت پاکیزہ حمد وثنا، خوبصورت نغموں کا گلدستہ اس مجموعہ میں بیشتر نعتیں ایسی ہیں جو سرزمین حجاز میں لکھی گئی ہیں اور بارگاہ رسالتمآب میں پیش کی گئی ہیں جدید لب ولہجہ میں عشق نبوی اور آداب نعت سے مزین منفرد اسلوب کی نعتوں کا شاہکار۔

(۳) مناہج اشرف: سات سوالوں کے فقہی جوابات:۔ ''مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی'' ''خانقاہ شہبازیہ میں رائج شب جمعہ کی سات اذانوں، نیز روز جمعہ کی تین اذانوں، ودیگر معمولات خانقاہ پر اعتراضات کے جواب میں۔ مدلل و مستند حوالوں سے مزین

(۴) یہ کیسے اَسرار کھلے: مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی۔ قصائد کی تشریح۔ انداز بیاں شگفتہ، دعوت فکر دینے والی بے نظیر ولاجواب کتاب جو اچھوتے انداز میں مختلف حقیقتوں سے پردہ اُٹھاتی ہے۔ عظمت حسین علیہ السلام اور حقائق کربلا کو صحیح رخ سے پیش کرتی ہے۔ اہل ایمان کیلئے نعمت، عاشقوں کیلئے جنت ہے۔

(۵) تاریخ بزرگان شہبازی: مصنفہ حضرت علامہ سید اشتیاق عالم شہبازی، حضور سلطان العارفین مخدوم مولنا شہباز محمد بھاگلپوری قدس اللہ سرہ العزیز کے سجادگان ودیگر اہل خاندان نیز خلفایان وشاگردان و فیض یافتگان کا مختصر تذکرہ موجودہ زیب سجادہ دامت برکاتہم القدسیہ کی حالات زندگی کا مرقع۔

Scanned by CamScanner